ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور

احتجاجی دھرنا

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور

احتجاجی دھرنا

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

اہتمام
علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40-اُردو بازار، لاہور۔
فون: 37352332'37232336 فیکس: 37223584
www.ilmoirfanpublishers.com
E-mail: ilmoirfanpublishers@hotmail.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس کتاب کو تجارتی مقاصد کے لئے فوٹو کاپی کرنے، PDF یا کسی اور فارمیٹ میں انٹرنیٹ کے ذریعے ویب سائیٹ، سوشل میڈیا وغیرہ پر مہیا کرنے یا کسی اور طریقے سے مارکیٹ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلا تحریری اجازت ایسا کرنا غیر قانونی ہوگا۔ خلاف ورزی کرنے پر قانونی کارروائی کا حق محفوظ رہے گا۔

کتاب کا نام	:	ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور احتجاجی دھرنا
مصنف	:	ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب
اہتمام	:	علم و عرفان پبلشرز، لاہور
مطبع	:	تایا پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ	:	دلدار حسین
سن اشاعت	:	مئی 2018ء
قیمت	:	-/600 روپے

......ملنے کا پتہ......

علم و عرفان پبلشرز

40۔الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ

اُردو بازار، لاہور

فون نمبرز: 042-37223584-37232336-37352332

کتاب بذریعہ ڈاک/کوریئر منگوانے کے لیے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

0331-1170080

0335-4252889

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اُس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اُس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے پوری طرح متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کر دیا جائے گا۔ (ناشر)

انتساب !

دھرنے والے

اور غیر دھرنے والے

ان دوستوں کے نام

جنہوں نے کتاب لکھنے میں

ہٹ کر مدد کی

فہرست

-1	ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا قیام	9
-2	غازی آباد میں ویٹرنری ڈاکٹر سے بدتمیزی	14
-3	فیصل آباد میں اجلاس اور قرارداد	16
-4	بہاولنگر میں ویٹرنری ڈاکٹر سے بدتمیزی	20
-5	سرگرمیوں میں تیزی اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کا واقعہ	22
-6	ایسوسی ایشن کا پہلا صوبائی سطح کا احتجاج	24
-7	کمالیہ میں اسسٹنٹ کمشنر کا تھپڑ	39
-8	ایسوسی ایشن کا فرینڈلی رویہ	43
-9	نیب میں دی گئی درخواست سے اعلانِ لاتعلقی	48
-10	وی ڈی اے کی لڑائی کا دوبارہ آغاز	49
-11	ADL اوکاڑہ پر الزامات	51
-12	سیکرٹری لائیوسٹاک کا انٹرویو	57
-13	انٹرویو پر ردِعمل اور سیکرٹری لائیوسٹاک کے نام خط	76
-14	ویٹرنری افسر کا قتل	87

پیشِ لفظ

بہت مبارک ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے لئے اور اس کے قائدین کے لئے کہ ان کی ایسوسی ایشن پر کتاب لکھی جا چکی ہے۔خاص طور پر مبارکباد کے مستحق وہ دوست ہیں جو ایسوسی ایشن کے اہم عہدوں پر فائز ہیں یا رہے۔ان دوستوں کے نہ صرف نام بلکہ ان کے کام بھی کسی نہ کسی شکل میں اس کتاب میں محفوظ ہو چکے ہیں۔

ہماری عادت ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں اور اسی عادت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فائدہ اٹھانے والے یو ٹرن لیتے ہیں۔کوشش کی ہے کہ جو ہوا، اسے محفوظ کرلیا جائے تاکہ جس جس نے جو جو کیا اسے بھی یاد رہے اور جن کے لئے کیا اور جنہوں نے ہوتے دیکھا وہ بھی یاد رکھیں۔یاد بھی ایسی کہ اسے نہ بھلایا جا سکے اور نہ مٹایا جا سکے۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا قیام، ایسوسی ایشن لوگوں کی امیدوں کا مرکز، اس کا مختلف مواقع پر کردار، پہلا صوبائی سطح کا احتجاج، احتجاج کے بعد کا رویہ، دھرنے کا اعلان، دھرنے کی اندر کی کہانی، پس پردہ حقائق اور دھرنے کا خاتمہ۔۔کوشش کی ہے کہ ایک ایک چیز کو کتاب میں شامل کیا جائے۔

کسی بھی قسم کی پیچیدگی سے بچنے کے لئے یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ایک غیر رجسٹرڈ تنظیم ہے جس کی رجسٹریشن کے لئے کوششیں آغاز ہی سے جاری ہیں مگر کامیابی نہیں ہو سکی۔اس کے ساتھ ساتھ اس کے عہدیداران بھی کسی الیکشن کا نتیجہ نہیں ہیں۔

ممکن تھا کہ یہ کتاب تھوڑا پہلے آپ کے ہاتھ میں ہوتی مگر میری ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ جو بھی لکھا جائے اس کا ایک ایک لفظ حقائق پر مبنی ہو اور اس کے پیچھے ٹھوس شواہد موجود رہیں۔بس ان شواہد اور سپورٹنگ میٹریل کو اکٹھا کرنے میں وقت لگا۔

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد جہاں واقعات کو تاریخ کا حصہ بنانا ہے وہاں لوگوں کو حقائق سے آگاہ کرنا بھی ہے۔اسی لئے حقائق کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تا کہ لوگ الجھن کا شکار نہ رہیں۔کتاب لکھنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ ایسوسی ایشن والوں نے جو کیا وہ ان کے ہاتھ میں ہو اور انہیں ماضی سے سیکھنے میں کوئی دشواری نہ رہے۔سیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ یہی وہ عمل ہے جو سمت کو درست کرنے میں مدد کرتا ہے اور اہم بات کہ سمت کسی وقت بھی درست کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا قیام

سوشل میڈیا نے ہر ایک کو اپنی بات کرنے، اسے پھیلانے اور اس بات پر لوگوں کو اکٹھا کرنے کا کام آسان بنا دیا ہے۔ فیس بک اور وٹس ایپ پر لائیوسٹاک سے متعلقہ بہت سے گروپس ہیں لیکن ویٹرنری آفیسرز پر مشتمل ایک گروپ گزشتہ ایک برس میں کافی اہمیت کا حامل رہا۔ اس گروپ کے بانی کے مطابق اسے بنانے کا مقصد محکمہ کے افسران کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا جہاں مسائل پر گفتگو ہونے کے ساتھ ساتھ باہمی تعاون اور میل جول کو فروغ ملے، اور اس مقصد کے لئے یہ گروپ کافی حد تک کامیاب رہا۔

گزشتہ تین سالوں میں جیسے جیسے محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب کی محکمانہ سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ افسروں کے کام میں اضافہ ہوتا گیا ویسے ویسے سوشل میڈیا پر محکمانہ امور پر گفتگو اور اس ضمن میں اظہار بھی بڑھتا چلا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہم خیال لوگ ملتے گئے اور سوشل میڈیا پر گروپس واضح ہونے لگے۔ انہی گروپس کے ذریعے پھر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نام کی تنظیم ابھر کر سامنے آئی۔

پنجاب میں ویٹرنری ڈاکٹرز پچھلے کچھ سالوں سے اپنی نمائندہ تنظیم کے قیام کو شدت سے محسوس کر رہے تھے۔ اس کی بڑی وجہ پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن کے ساتھ ساتھ پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل سے مایوسی تھی۔ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کچھ لوگوں نے مارچ 2017 میں باقاعدہ ایک ایسوسی ایشن بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس نئی ایسوسی ایشن بنانے میں دیگر دوستوں کے ساتھ ساتھ فعال کردار ڈاکٹر عبدالقدوس نے بھی ادا کیا۔ انہوں نے اس سلسلے میں بہت بھاگ دوڑ کی۔ لاہور میں ایک خصوصی ملاقات کے دوران میرے ساتھ اس معاملے پر ان کی تفصیلی گفتگو بھی ہوئی۔

ایسوسی ایشن بنانے کا باقاعدہ آغاز سوشل میڈیا کے ذریعے ہوا جہاں ہاتھ سے لکھے کچھ صفحات لوگوں سے شیئر کیے گئے۔ اس کے بعد غیر معمولی ردِعمل سامنے آیا اور ایسوسی ایشن بننے کا سلسلہ تیزی سے شروع ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے مختلف اضلاع میں ویٹرنری ڈاکٹرز کی میٹنگز ہونے لگیں۔ اس میں بہت سے لوگوں نے اپنی اپنی سطح پر کام کیا۔ اسی مناسبت سے اپریل 2017 کے وسط میں بہاولپور میں ڈویژنل سطح کا ایک

اجلاس ہوا جس میں مختلف ڈویژنوں سے نمائندہ ڈاکٹروں نے شرکت کی۔اس اجلاس کے سلسلہ میں ڈاکٹر یونس بھلہ کی کاوشوں کو خصوصی طور پر سراہا گیا۔

مئی 2017 کے آغاز میں یہ نئی ایسوسی ایشن رسمی شکل میں سامنے آگئی۔اس کا نام ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (VDA) (وی ڈی اے) رکھا گیا۔اسے پنجاب میں ویٹرنری ڈاکٹروں کی نمائندہ جماعت قرار دیتے ہوئے تمام ویٹرنری ڈاکٹرز اور خصوصاً سرکاری ڈاکٹروں کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔

ڈاکٹر عبدالقدوس، ڈاکٹر سجاد سلطان، ڈاکٹر سہیل عظمت، ڈاکٹر یونس بھلہ، ڈاکٹر ریاض اور دیگر کا شمار تنظیم کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ابتدا میں صوبائی سطح پر ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر محمد ریاض، سینئر نائب صدور ڈاکٹر سہیل عظمت اور ڈاکٹر عبدالقدوس، نائب صدور ڈاکٹر حافظ جاوید اور ڈاکٹر حافظ رضوان، جنرل سیکرٹری ڈاکٹر پرویز پرکاش کمار، لیڈی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر فریحہ مریم، کنوینر ڈاکٹر محسن سبطین، جائنٹ سیکرٹری ڈاکٹر محسن علی، فنانس سیکرٹری ڈاکٹر آصف نسیم اور میڈیا سیکرٹری ڈاکٹر یونس بھلہ تھے۔اس کے ساتھ ساتھ مختلف اضلاع میں اس کی ذیلی تنظیمیں بھی قائم ہوئیں۔بعد میں اس عبوری کابینہ کے نام اور عہدوں میں ردوبدل ہوتی رہی۔

ایسوسی ایشن کے قیام کے آخری دنوں میں نے ایک کالم لکھا، پیشِ خدمت ہے۔اس کالم کو پڑھنے سے اندازہ ہوگا کہ کس قسم کی ایسوسی ایشن کے قیام کی ضرورت تھی، کیوں ضرورت تھی اور اس سے کیا توقعات وابستہ تھیں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز کی نئی ایسوسی ایشن کا قیام۔۔ آخری مراحل میں

نقطہ نظر

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

خوش آئند ہے کہ گزشتہ چند ماہ سے جاری کوششیں آخر کار رنگ لے آئیں۔آج یہ بات خفیہ نہیں رہی کہ پنجاب کے محکمہ لائیوسٹاک سے منسلک ویٹرنری ڈاکٹر اپنی ایک ایسوسی ایشن بنانے جا رہے ہیں۔اس سلسلے میں پنجاب کے اکثر اضلاع میں ہلچل مچ چکی ہے۔مطالبات سامنے آچکے ہیں۔ عبوری تنظیم سازی مرکز کے ساتھ ساتھ ضلعی سطح پر بھی مکمل ہے۔ذیلی کمیٹیاں تشکیل پانے کے بعد اپنی اپنی ذمہ داریاں زوروشور سے نبھا رہی ہیں۔اب یہ ڈاکٹر اتنا آگے جا چکے ہیں کہ واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔انتظامیہ کو اعتماد میں لینے کے بعد اگلے چند

ہفتوں میں اپنی قانونی حیثیت کے ساتھ ایک فارمل ایسوسی ایشن سب کے سامنے ہو گی۔ بہت بہت مبارک۔

دو آراء ہیں۔۔ پہلی یہ کہ صرف نوجوان ویٹرنری ڈاکٹرز پر مشتمل ینگ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن بنائی جائے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ ہمیں ینگ کے چکر میں نہیں پڑنا چاہئے۔ چونکہ پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن جسے عام طور پر PVMA کہا جاتا ہے پنجاب میں اپنا وجود کھو چکی ہے۔ لہٰذا آخری فاتحہ پڑھ کر اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھول جانا چاہئے اور ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے نام سے ایک نئی تنظیم کھڑی کر لینی چاہئے۔ میں ذاتی طور پر دوسری رائے کا احترام کرتا ہوں مگر اتفاق پہلی رائے سے کروں گا۔

بلاشبہ اس موقع پر PVMA کو بھلا کر نئی ویٹرنری ایسوسی ایشن بنا لینے میں بہت فائدہ ہوگا کہ محکمہ کے افسران کی ایک بڑی تعداد بہت جلد اس پلیٹ فارم پر جمع ہو جائے گی اور ظاہری طور پر یہ نئی ایسوسی ایشن بڑی مضبوط نظر آئے گی۔ اچھی بات ہے مگر یہ وقتی طور پر اچھی ہے۔ یہ مسئلے کا دیرپا حل نہیں۔ میں اس سلسلے میں تھوڑی سی گزارش کر دیتا ہوں کہ ہوگا کیا یا پھر کیا ہوسکتا ہے۔

جب ایک نئی جنرل ایسوسی ایشن قائم ہوگی تو اس کے رہنما سامنے آئیں گے۔ پھر الیکشن ہوں گے اور سیاست بھی ساتھ ساتھ۔ الیکشن کے بعد کچھ دوست ناراض ہوں گے۔ اسی دوران پرانی سوئی ہوئی PVMA کو بھی ہوش آجائے گا اور ناراض دوست اس کا حصہ بن کر ایک نئی طاقت کے ساتھ میدان میں اتریں گے۔ اب ایک ہی جگہ پر دو تنظیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ ہوسکتا ہے کہ اس سے فائدہ ہو کہ دو تنظیموں کے ایک ہی جگہ ہونے سے طاقت میں اضافہ ہو جائے مگر پریکٹیکل گراؤنڈز پر ایسا ہوتا نہیں۔ جہاں دو گروپس ہوں، وہاں نظریات، مقاصد اور مفادات میں تفریق فطری ہوتی ہے۔ دوسری جانب جب ایک ہی لیول کی دو تنظیمیں ہوں گی تو وہ پروفیشن کے لئے آواز بلند کرنے کی بجائے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے، ایک دوسرے سے زیادہ طاقتور ہونے یا ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی دوڑ میں اپنے آپ کو

ضائع کرتی رہیں گی۔ آپ کسان، وکلاء، صحافی، تاجر کسی بھی برادری کی مثال اٹھالیں ان کی ناکامی کی وجہ دھڑے بندی ہے اور دھڑے بندی کی بنیادی وجہ تنظیم کے متوازی تنظیم کا قیام ہوتا ہے۔

فرض کریں کہ یہ پی وی ایم اے دوبارہ نہیں اٹھ پاتی اور ایک نئی تنظیم اس کی جگہ لے لیتی ہے تو بھی یہ مستقل حل نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آج کام کرنے والی ٹیم جو کہ مثبت سوچ کے ساتھ منزل کی جانب گامزن ہے، چند سالوں بعد منفی طاقتوں کے ہاتھوں مجبور ہوکر پیچھے ہٹ جائے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس نئی تنظیم پر بھی مفاد پرست ٹولا غالب آجائے۔ جب کسی تنظیم پر کوئی دباؤ نہیں ہوتا تو پھر اس کا من مانی کرنا اور اس میں مافیا کا وجود پا جانا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔

اس کے برعکس اگر صرف نوجوان ویٹرنری ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن بن جائے تو اس میں معاملات مختلف ہوں گے۔ پہلی بات کہ اس کے قیام پر کسی کو بھی اعتراض نہیں کیونکہ ایسا پلیٹ فارم موجود ہی نہیں اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ دوسری جانب اس ایسوسی ایشن میں کبھی مافیا نہیں بنے گا کہ ہر سال نوجوانوں کی کیٹگری سے نکل جانے والے اس کا حصہ نہیں رہیں گے اور نئے لوگ بھی آتے رہیں گے۔ سب سے بڑھ کر یہ ایسوسی ایشن پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن کو متحرک کرنے میں کردار ادا کریگی، اس میں سے مافیا کا خاتمہ کرے گی، صحیح معنوں میں الیکشن کروانے پر اسے مجبور کرے گی اور سب سے بڑھ کر مفادات کے ایک بہت بڑے نیٹ ورک کو توڑ کر پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) کے ساتھ ساتھ پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل (PVMC) کو ویٹرنری پروفیشن کے لئے درست فیصلے کرنے پر مجبور کرے گی۔

کتنا اچھا سسٹم بن جائے گا کہ PVMC جوابدہ ہو PVMA کو، PVMA جوابدہ ہو ینگ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کو اور ینگ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو جوابدہ ہو۔ ہر سال ہر سطح پر نئے لوگ آتے رہیں گے اور کسی جگہ کوئی مافیا نہیں بن پائے گا۔

جب مافیا نہیں بنتا تو بات سنی جاتی ہے، حقائق پر مبنی دانائی والے مطالبات پیش کئے جاتے ہیں، مشاورت کے بعد مدبرانہ فیصلے ہوتے ہیں۔ اس طرح کی ایسوسی ایشن ویٹرنری ڈاکٹرز کے چند مفادات کی بات نہیں کرے گی بلکہ ویٹرنری پروفیشن کی مضبوطی کی بات کرے گی۔ جب ویٹرنری پروفیشن مضبوط ہوگا تو ویٹرنری ڈاکٹرز کو کام کرنے کا موقع ملے گا، کام کرنے والے ڈاکٹرز آگے آئیں گے۔ جب کام ہوگا تو ویٹرنری ڈاکٹرز کی وقعت ہوگی۔۔ وقعت معاشرے میں، وقعت افسر شاہی میں، وقعت سیاسی ایوانوں میں۔ جب وقعت ہوتی ہے تو پھر مطالبات نہ ماننا تو دور کوئی اُس شعبہ کی حق تلفی کرنے کا سوچنے سے پہلے بھی ہزار دفعہ سوچتا ہے۔

دوسری رائے کے غالب آنے کی صورت میں اگر ایک نئی جنرل ایسوسی ایشن بنتی ہے تو بھی برا نہیں۔ اس صورت میں معاملات کو manage کرنے کے لئے ینگ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی ضرورت اپنی جگہ موجود رہے گی۔ بہت ضروری ہوگا کہ نئی ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے قیام کی صورت میں ینگ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے لئے کام شروع کیا جائے۔ سسٹم کو درست سمت میں چلانے کے لئے صرف نوجوانوں پر مشتمل ینگ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کنٹرول گروپ کا کام کرے گی۔

خیر نئی ایسوسی ایشن جس انداز میں بھی بنے، مجھے اس بات کی قوی امید ہے کہ یہ چند مفادات کے تحفظ کے لئے کام نہیں کرے گی، یہاں بڑے مختلف لوگ ہیں۔ جہاں ویٹرنری پروفیشن کی ڈیویلپمنٹ کی بات ہوگی، کام کی بات ہوگی، محنت کی بات ہوگی، ایمانداری کی بات ہوگی، معاشرے میں عزت اور وقعت کی بات ہوگی۔۔ وہ ایسوسی ایشن کبھی بدحال نہیں ہوگی۔

اس نئی ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے ابتدائی دنوں ہی میں بہت نام کمایا اور بہت جلد نہ صرف اس نے اپنی حقیقت کو تسلیم کروالیا بلکہ بڑی تعداد میں لوگوں کی امیدیں بھی اس سے وابستہ ہو گئیں۔

غازی آباد میں ویٹرنری ڈاکٹر سے بدتمیزی

مئی 2017 کے آغاز میں جب وی ڈی اے بھی اپنے آغاز میں تھی، غازی آباد ساہیوال میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا جس میں کچھ بااثر لوگوں نے گندم ڈیوٹی کے دوران ایک ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بدتمیزی کی۔ اس وقت اس نئی تنظیم نے اس پر شدید ردعمل کا اظہار کیا اور اس کی بھرپور مذمت کی۔ یہ وہ پہلا واقعہ تھا جہاں سے ایسوسی ایشن ڈاکٹروں کی خصوصی توجہ کا مرکز بننے لگی۔

افضال اعوان پر غنڈہ گردی کی شدید مذمت کرتے ہیں، ڈاکٹر آصف

[illegible]

اس واقعہ کی تفصیلات اس کالم میں موجود ہیں۔

گندم ڈیوٹی والے ایک اور ڈاکٹر پر تشدد۔۔ سیکرٹری لائیوسٹاک نوٹس لیں!

نقطہ نظر

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

غازی آباد، چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں ڈاکٹر صاحب بطور سینٹر کوآرڈینیٹر فرائض سرانجام دے رہے تھے، فرائض وہ، جوان کے فرائض میں شامل نہیں۔ گندم خریدنے پر لگایا ہوا تھا حکومت نے۔ مبینہ طور پر سیاسی اثر ورسوخ والا ایک شخص چند افراد کے ہمراہ سنٹر پر آیا اور ڈاکٹر کو اپنی مرضی کا سکرول بنانے کا کہا۔ ڈاکٹر صاحب نے انکار کیا اور اپنی ایمانداری اور اصول پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرٹ کی بات کی۔ صاحب کو پسند نہیں آئی میرٹ کی بات، گالی گلوچ اور پھر ہاتھوں کے استعمال سے جسمانی تشدد ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے بقول اسلحہ دکھا کر ڈرایا گیا اور جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ اسی دوران ڈیوٹی پر مامور باقی افراد نے بیچ بچا کروا کر ڈاکٹر صاحب کی جان بچائی۔

اس سے پہلے ساہیوال ہی میں ہڑپہ کے قریب ایک اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ ادھر بھی مقامی سیاسی شخص اپنی مرضی اور اپنے حق سے زیادہ باردانہ لینے پر بضد تھا۔ انکار پر گالی گلوچ اور دھمکیوں پر آ گیا۔ ادھر ڈاکٹر صاحب اپنے کمرے کی کنڈی لگا کر جسمانی تشدد سے تو بچ گئے لیکن انہیں گندی زبان، دھمکیوں اور سخت ترین رویے کا سامنا ضرور کرنا پڑا۔ اسی طرح کے ایک واقعے کی اطلاع جھنگ سے بھی ملی ہے۔

شریف آدمی ہی پھنستا ہے، ایماندار افسر پر ہی کرپشن کے کیسز بنتے ہیں۔ جو ہاں میں ہاں ملا لے اور سسٹم کے ساتھ گھل مل کر اس کا حصہ بن جائے اسے گالیاں بھی نہیں پڑتیں، اس پر تشدد بھی نہیں ہوتا، اس پر کرپشن کے کیسز بھی نہیں بنتے اور اس معاشرے کی نظر میں وہ کامیاب بھی ہوتا ہے۔ کامیاب۔۔ اچھا گھر، اچھی گاڑی، Branded ڈریسنگ، اور مہنگے سکولوں میں بچوں کی تعلیم۔

خیر یہ تو ایسے ہی رہے گا بلکہ اور برا ہوگا، ایماندار سرکاری افسر کے لئے سرکاری نوکری کرنا مزید مشکل ہوتا چلا جائے گا۔ ابھی گزارش سیکرٹری لائیوسٹاک نسیم صادق سے یہی ہے کہ ان واقعات کا نوٹس لیں۔ خصوصی طور پر اس غازی آباد والے واقعے کا جہاں مقامی چیئرمین نے مبینہ طور پر ڈاکٹر کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس طرح کے واقعات کی بنیاد اصول پسندی ہوتی ہے۔ یہ اصول پسند افسر اپنے اصولی موقف اور اپنی ایمانداری کی بنیاد پر ہی اس طرح کے ظلم کا نشانہ بنتے ہیں۔ اگرچہ سسٹم میں اس طرح کے افسران کی قدر نہیں لیکن میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ آپ کے دل میں اس طرح کے افسران کی قدر بھی ہے اور عزت بھی۔

بطور سیکرٹری محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب نہیں بلکہ ایک ٹیم کے قائد کی حیثیت سے آپ کو ان ایماندار اور اصول پر ڈٹ جانے والے افسران کے ساتھ کھڑے ہونا چاہئے۔ آپ کی طرف سے متعلقہ ضلعی انتظامیہ کو پہنچنے والا ردِعمل نہ صرف ظالموں کو نکیل ڈالنے میں مدد دے گا بلکہ اس طرح کے افسران کے لئے حوصلہ افزا بھی ہوگا۔ ہاں اگر اس طرح کے افسران اپنی لڑائی خود ہی لڑتے رہے تو ایک حد تک تو لڑیں گے مگر پھر ایک وقت کے بعد یا تو خاموش ہو جائیں گے یا پھر سسٹم کا حصہ بنتے ہوئے ''کامیاب'' لوگوں کی فہرست میں شامل ہو کر پر آسائش زندگی بسر کریں گے، یہ کہتے ہوئے کہ عزت اور جان تو سب کو پیاری ہوتی ہے۔ مختصراً گزارش یہ ہے کہ ہمیں ان کو سپورٹ کرنا ہے اور موثر انداز میں کرنا ہے۔ سر! پیغام یہ جانا چاہئے کہ "ایناں دے سائیں تگڑے نیں"۔

فیصل آباد میں اجلاس اور قرارداد

آغاز میں مختلف اضلاع میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے اجلاس ہوتے رہے اور ہر نیا دن کسی نئے ضلع میں تنظیم سازی کا اعلان کرتا۔ انہی دنوں مئی 2017 کے آخری عشرے میں فیصل آباد میں بھی ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس کی خاص بات یہ تھی کہ اس اجلاس میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے عہدیداران کے ساتھ ساتھ پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس کے بعد مبینہ پریس ریلیز بھی جاری کی گئی۔

پریس ریلیز

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کے زیراہتمام ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ضلع فیصل آباد نے اپنے مقامی ہوٹل میں منعقدہ اجلاس میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کی کاوشوں کو سراہا اور انہیں اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ اس موقع پر پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) کے سینئر رہنماؤں جناب ڈاکٹر محمد رزاق صدر پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) ضلع فیصل آباد، جناب ڈاکٹر سجاد ارشد، جنرل سیکرٹری پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) پنجاب، جناب ڈاکٹر آصف بٹ، جناب ڈاکٹر اعجاز خان، ڈاکٹر وقار عظیم اور جناب ڈاکٹر قیصر خلیق صاحب بھی موجود تھے۔ پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) کے سینئر رہنماؤں نے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کی قیادت کو فیصل آباد آمد پر خوش آمدید کہا اور اس امر کو خوش آئند قرار دیا کہ ویٹرنری ڈاکٹرز اپنے پروفیشن کی عزت اور توقیر کیلئے جو کاوشیں جاری کئے ہوئے ہیں۔ وہ قابل ستائش ہیں۔ اور پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) کے سینئر رہنماؤں نے نومنتخب عبوری قیادت ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کو اپنے تعاون اور رہنمائی کی بھرپور یقین دہانی کروائی اور نومنتخب عبوری قیادت ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کو نیک خواہشات کو اظہار کرتے ہوئے مبارک باد پیش کی۔

اس موقع پر نومنتخب عبوری قیادت ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب ضلع فیصل آباد کے صدر ڈاکٹر ندیم مقبول نے پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) کے سینئر رہنماؤں کی آمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب اپنے تمام سینئرز ڈاکٹر صاحبان کی مشاورت سے ضلع فیصل آباد میں جلد باضابطہ الیکشن کا انعقاد کروائے گی۔ اور ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب ضلع فیصل آباد کی قیادت کو منتخب کیا جائے گا۔

شرکاء سے اپنے خطاب میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کے صدر ڈاکٹر محمد ریاض، ڈاکٹر سجاد سلطان (سپیکر) ڈاکٹر سہیل عظمت سینئر نائب صدر پنجاب نے پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) کے سینئر رہنماؤں کی محبت اور اُن کے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کو سراہتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ان رہنماؤں کی ان تھک جدوجہد کے سلسلے کو بھرپور طریقے سے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کے پلیٹ فارم سے جاری وساری رکھا جائے گا۔ اور اپنے پروفیشن کی عزت وتوقیر کیلئے ہر ممکن اقدام کو بروئے کار لایا جائے گا۔

اجلاس کا اختتام جناب ڈاکٹر آصف بٹ نے حاضرین کی آمد کے شکریہ اور خیر سگالی کے کلمات سے کیا۔

وی ڈی اے نے آغاز ہی سے اپنا نعرہ یہ رکھا کہ ویٹرنری ڈاکٹرز کے حقوق کو حاصل کرنا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف مطالبات ترتیب دیے گئے اور پھر انہیں انتظامیہ تک پہنچانے کی کوشش بھی کی گئی۔ اسی ضمن میں ایک نوٹس جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ تمام اضلاع کی کابینہ مطالبات پر مشتمل قرارداد متعلقہ ADL کو جمع کروائیں۔

اہم نوٹس

منجانب: ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (VDA)، پنجاب

بجانب: تمام ویٹرنری آفیسران، صوبہ پنجاب

دوستو! السلام علیکم!

طریقے سے اپنے جائز حقوق کے حصول کی کوشش کریں گے جس میں فیصلہ ہوا کہ ہم ایک قرارداد (Resolution) پنجاب کی ہر تحصیل کی VDA کی کابینہ اپنی تحصیل کے تمام APVO/SVO/VO کے دستخطوں کے ساتھ DDL صاحب سے Onward forward کروائیں۔ جیسا کہ میں اپنی تحصیل سے یہ قرارداد کروا چکا ہوں اس کا نمونہ آپ سے شیئر بھی کر رہا ہوں۔ Resolution کے ساتھ Same stage والے Same Basic Salary والے میڈیکل آفیسر اور ویٹرنری آفیسر کی Salary Slip لف کریں۔

دوستو! یہ قرارداد جو میں آپ سے شیئر کر رہا ہوں یہ پہلے ہی DDL صاحب نے اٹک سے بھیجی تھی اور اس میں انہوں نے کچھ تبدیلی کر کے Forward Onward کیا ہے۔

دوستو! اپنی اس قرارداد کی کاپی بطور ریکارڈ اپنے پاس رکھیں اور اس کا عکس یہ دیکھا گیا ہے کہ جب پنجاب کی تمام تحصیلوں سے یہ قرارداد Through prpoer channel سیکرٹری لائیو سٹاک کی میز پر پہنچ جائے گی تو VDA پنجاب کی طرف سے ڈاکٹروں پر مشتمل ایک کمیٹی سیکرٹری صاحب سے وقت لے کر اپنے ان جائز مطالبات کے لئے ملاقات کرے گی۔

دوستو! یقین رکھیں! کہ اگر ہم میں سے کچھ ڈاکٹرز حوصلہ اور جرأت سے آگے بڑھنے میں لگے رہے اور باقی Wait اینڈ see کی پالیسی میں رہے تو ہم سب ناکام رہیں گے۔ آگے بڑھنے والوں کا تو نقصان ہو سکتا ہے لیکن wait اینڈ see والے بھی موجودہ crisis سے کبھی باہر نہیں نکلیں گے۔

نتیجہ: آگے بڑھنے والے اور wait اینڈ see والے دونوں ناکام۔

لیکن اگر ہم میں سے ہر کوئی یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ ہم سب نے مل کر اپنے جائز حقوق کے لئے آگے بڑھنا ہے تو بھی 100% یقین رکھیں کہ اللہ کے حکم سے پنجاب تو کیا؟ پاکستان کی بھی کوئی طاقت آپ کو آپ کے حقوق سے محروم نہیں رکھ سکتی۔

نتیجہ: سب کامیاب، سب نفع میں

دوستو! جو ہمارے مسائل ہیں کیا آپ کا خیال ہو سکتا ہے؟ کہ وہ مسائل آپ سے زیادہ کسی اور کو معلوم ہوں اور ان مسائل سے جو درد ہوتا ہے وہ آپ سے زیادہ کسی اور کو ہو۔ نہیں! نہیں! قطعاً نہیں! ہمارے مسائل کا ہم کو ہی سب سے زیادہ پتہ ہے اور ہم ہی کو اس کا درد ہوتا ہے۔ اور ہم ہی ان مسائل سے نکلنے کی غور و فکر کریں گے تو اس درد سے نکلیں گے۔ ورنہ کوئی دوسرا نہیں، جو آپ کے حقوق کی فکر کرے گا کیونکہ خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ اگر ہم ہی اپنا فائدہ نہیں چاہیں گے، ہم ہی اپنے حقوق کے لئے غور و فکر نہیں کریں گے، ہم ہی اپنے آپ کو مسائل سے نکالنے کی کوشش نہیں کریں گے، ہم ہی اپنے جائز مطالبات کے لئے نہیں اٹھیں گے، تو یقین رکھیں! نہ آسمانوں سے ہمارے مسائل کے حل کے لئے فرشتے آئیں گے اور نہ ہی ہمارے ہمسایوں سے کوئی آئے گا کیونکہ خدا اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جسے اپنی حالت بدلنے کی خود فکر نہ ہو۔ اس لئے دوستو! اگر ہم اکیلے اکیلے اپنے حقوق کو حاصل کرنے اور اپنے اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں گے تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ ہماری حالت بدلے لیکن اگر ہم سب مل کر کوشش کریں گے تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ ہماری حالت نہ بدلے کیونکہ ہم سب ایک ہیں، ہمارے مسائل ایک ہیں اور ان کا حل بھی ایک ہی اصول سے ہوگا۔

"United we stand

United we win"

والسلام!

ڈاکٹر محمد یونس بھلہ

پریس سیکرٹری، VDA پنجاب

اہم نوٹس

منجانب: ڈاکٹر محمد یونس بھلہ، پریس سیکرٹری، VDA پنجاب

بجانب: تمام ویٹرنری آفیسران، صوبہ پنجاب

VDA پنجاب کی صوبائی کابینہ کی طرف سے تمام ویٹرنری آفیسران سے التماس ہے کہ آپ کو ایک قرارداد (Resolution) اور VO, MO کی سیلری سلپ بھیجی جا رہی ہے۔ صوبہ پنجاب کی ہر تحصیل کی VDA کابینہ سے گزارش ہے کہ اس کو پرنٹ کروا کر متعلقہ تحصیل میں موجود تمام آفیسران کو اعتماد میں لے کر دستخط و مہر کروا کر DDL صاحب کے ذریعے افسران بالا محکمہ لائیو سٹاک کو بھیجا جائے اور اپنے اس Document کی ایک کاپی بطور ریکارڈ اپنے پاس رکھی جائے اور اس کا بھرپور پیچھا کیا جائے تا کہ وہ سیکرٹری لائیو سٹاک کے غیر ملکی دورے سے واپسی پر ان کی میز پر پہنچ جائے۔ اس طرح صوبہ پنجاب کی تمام تحصیلوں سے یہ Document بذریعہ Proper Cahnnel انشاء اللہ ان کی میز پر پہنچ جائے گا۔ اور افسران بالا محکمہ لائیو سٹاک کو ہمارے جائز مطالبات کا ادراک بھی ہو جائے گا اور VDA پنجاب کی طرف سے ایک کمیٹی سیکرٹری صاحب سے وقت لے کر ملاقات کر کے اپنے یہ جائز مطالبات پیش بھی کر سکے گی۔

ڈاکٹر محمد یونس بھلہ، ویٹرنری آفیسر
MVD فورٹ عباس، ضلع بہاولنگر

بہاولنگر میں ویٹرنری ڈاکٹر سے بدتمیزی

مئی 2017 کے آخر میں ہارون آباد، بہاولنگر میں بلدیہ افسر کے برے رویے کے خلاف بہاولنگر اور دیگر اضلاع میں وی ڈی اے کی جانب سے احتجاج کیا گیا جسے مذاکرات کی کامیابی کے بعد کر دیا گیا۔ اس وقت جاری ہونے والی خبر سے تفصیلات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

چیف آفیسر بلدیہ کے خلاف احتجاج کے بعد ویٹرنری ڈاکٹروں کے انتظامیہ سے مذاکرت کامیاب

بہاولنگر (ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب) ہارون آباد کے رمضان بازار میں چیف آفیسر بلدیہ کی جانب سے پہلے محکمہ لائیوسٹاک کے AIT اور پھر ویٹرنری آفیسر سے مبینہ طور پر بدتمیزی کی گئی۔ جب معاملہ اسسٹنٹ کمشنر کے نوٹس میں لایا گیا تو بلدیہ کے عملے کی سرزنش کی بجائے محکمہ لائیوسٹاک کے عملہ کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ بلدیہ کے افسر کے اس نازیبا سلوک اور اسسٹنٹ کمشنر کے متعصبانہ رویے کے خلاف ضلع بھر کے ویٹرنری ڈاکٹر اور پیرا ویٹرنری سٹاف متحد ہو گئے۔ گزشتہ روز فوراً رمضان بازاروں سے لائیوسٹاک کے سٹال بند کرنے کے بعد مورخہ 29 مئی کو ضلع بھر کے لائیوسٹاک افسران اور عملہ سڑک پر نکل آئے۔ ریلی نکالی اور احتجاجی کیمپ لگایا۔ اس روز ضلع بھر کے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں بند رہیں۔ سلاٹر ہاؤسز کی بندش اور چکن میٹ شاپ والوں کی احتجاج میں شمولیت کے بعد ضلع بھر میں گوشت کی فراہمی بھی نہ ہوسکی۔ بہاولنگر کے ڈاکٹر کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لئے دیگر اضلاع سے بھی احتجاج کی خبریں موصول ہوئیں۔

محکمہ لائیوسٹاک کے اس کامیاب احتجاج کے بعد انتظامیہ نے مذاکرات کئے۔ متعلقہ افسران کی جانب سے معذرت کے بعد ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے اپنا احتجاج کر دیا۔ بہاولنگر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر محمد یونس بھلہ نے اس کامیاب احتجاج پر ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیرا ویٹ سٹاف کو مبارکباد دی ہے۔

اپنے اس احتجاج اور اسکے نتیجہ میں انتظامیہ کی جانب سے معذرت کرنے کو وی ڈی اے نے ایک بڑی کامیابی قرار دیا۔ اس سے یہ تاثر بھی دینے کی کوشش کی گئی کہ ایسوسی ایشن صرف فیس بک پر نہیں بلکہ حقیقت میں بھی موجود ہے۔

احتجاج
احتجاج

احتجاج احتجاج احتجاج
احتجاج احتجاج احتجاج

سرگرمیوں میں تیزی اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کا واقعہ

جون کے آغاز سے وی ڈی اے نے اپنے مطالبات کی منظوری کے لئے جدوجہد کا باقاعدہ آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں 3 جون 2017 کو مرکزی قیادت اور ضلعی نمائندوں پر مشتمل ایک میٹنگ کا انعقاد ہوا جس میں وی ڈی اے کی رجسٹریشن کو تیز کرنے، باقی اضلاع میں تنظیم سازی، محکمانہ امور بارے مستقبل کی پلاننگ اور دیگر امور زیرِ بحث لائے گئے۔ اسی دن ایسوسی ایشن کے ایک رہنما کی جانب سے سوشل میڈیا پر سٹیٹس دیا گیا:

''وی ڈی اے نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیا ہے جو پچھلے تین سال میں آج تک ڈائریکٹر سمیت لائیوسٹاک کے کسی افسر نے سرانجام نہیں دیے۔ اب ہم سب ایک وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان تک اپنے مطالبات پہنچا چکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے ہم اپنے اس موقف پر تذبذب کا شکار تھے۔ اب اگر وہ ٹال مٹول کریں گے تو اتحاد کی روح سے احتجاج کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ بس تیل دیکھیں تیل کی دھار دیکھیں اور حوصلے سے اگلی ضرب کا انتظار کریں۔ شکریہ''

وی ڈی اے کی اس میٹنگ اور اس کے بعد فیس بک کے اس سٹیٹس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ اب ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں میں شدت آئے گی۔ اس کا اظہار دو تین دن بعد ہی ہو گیا جب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں رمضان بازار کی ڈیوٹی کے دوران اس وقت کے اسسٹنٹ کمشنر نے ویٹرنری ڈاکٹر سے بدتمیزی کی۔ وی ڈی اے نے اس پر شدید ردعمل کا اظہار کیا اور ڈپٹی کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نام خط لکھ کر اسسٹنٹ کمشنر کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ویٹرنری آفیسران، ویٹرنری اسسٹنٹ اور جمیع عملہ ہر سال کی طرح اس سال بھی تن دہی اور جانفشانی سے رمضان المبارک کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

ہمارے فرائض میں شامل ہے
(i) کہ شیڈول کے مطابق عوام کو حکومت پنجاب کی طرف سے طے کردہ طریقہ کار کے مطابق سہولت فراہم کریں۔
(ii) صحت مند معیاری گوشت اور انڈے وافر مقدار میں فراہمی کو یقینی بنانا۔
(iii) ہم غریب لوگوں کے قیمتی جانوروں کے علاج معالجے اور محکمہ کی طرف سے تمام پراجیکٹ بھی ساتھ ساتھ چلا رہے ہیں۔
(iv) ہم تمام ایکسٹرا ڈیوٹیز بغیر کسی اضافی الاؤنس اور چارج / Honraria کے ادا کرتے ہیں۔

جبکہ ان تمام فرائض کو نبھانے کے ساتھ ہمیں رمضان بازار میں۔
(i) سٹال لگانے، سٹالوں پر بینرز لگانے، جالی، شیشے لگوانے کا بار بار زبردستی مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اپنی جیب سے تمام اخراجات کرنے کیلئے بار بار دھمکیاں دی جاتی ہیں۔
(ii) سٹالوں پر ریفریجریٹر اور ایئر کولر بھی اپنی طرف سے زبردستی لگوانے کا روزانہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔
(iii) سیکرٹری لائیو سٹاک کے نوٹیفکیشن کے مطابق صبح 9 سے 11:30 بجے تک گوشت کو فراہم کیا جائے گا۔ جبکہ ہم سے زبردستی شام 6 بجے تک فراہمی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

لہذا گزارش ہے کہ سٹال لگانا، بینرز لگانا، ریفریجریٹر لگانا، جالیاں، شیشے لگوانا تمام تر انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ویٹرنری آفیسران کے پاس کوئی بجٹ نہیں ہے۔ جبکہ رمضان بازار میں لگائے جانے والے دیگر تمام سٹالز کا اخراجات بشمول حکومت کی طرف سے فراہم کردہ گرانٹ میں سے لگائے گئے ہیں۔
(iv) قصاب حضرات کو کسی قسم کی کوئی سبسڈی نہیں دی جا رہی۔

ان تمام مندرجہ بالا حالات کے پیش نظر کل مورخہ 06-06-2017 کو دن تقریباً 1:00 بجے کے قریب A.C. گوجرہ جناب حافظ نجیب الرحمن صاحب نے رمضان بازار سدھو پورہ کا دورہ کیا تو وہاں ڈیوٹی پر موجود ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال کے ساتھ انتہائی دھمکی آمیز رویہ اختیار کرتے ہوئے دھمکیاں دیں۔ یہاں سے دفعہ ہو جاؤ [redacted] (Get lost from my Ramzan Bazar) میرے رمضان بازار سے [redacted]

لگوائی۔ حالانکہ جالی لگی ہوئی تھی۔ لہذا A.C. گوجرہ دھمکیاں دیتے رہے اور مذکورہ بالا ویٹرنری ڈاکٹر ظفر اقبال خاموشی سے سٹال سے باہر آ گیا۔

ہم ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی جانب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر جناب حافظ نجیب الرحمن صاحب کے رویہ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور جرم ثابت ہونے پر ضلع بدر کیا جائے۔

العــــــــــــــارض

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(۱) ڈاکٹر محمد نواز بٹ صدر 0300-7685040 S.V.O.

(۲) ڈاکٹر اکبر علی نائب صدر 0334-6292882

(۳) ڈاکٹر محمد حبیب سلطان جنرل سیکرٹری 0346-7643352

(۴) ڈاکٹر نعمان علی فنانس سیکرٹری 0347-7589651

(۵) ڈاکٹر اسد مومن انفارمیشن سیکرٹری 0313-6292635

(۶) ڈاکٹر ظفر اقبال۔ (۷) ڈاکٹر عثمان (۸) ڈاکٹر عتیق احسان SVO (۹) ڈاکٹر APVO

(۱۰) ڈاکٹر محمد سلیم SVO (۱۱) ڈاکٹر APVO (۱۲) ڈاکٹر V.O. (۱۳) ڈاکٹر

DDLO

ایسوسی ایشن کا پہلا صوبائی سطح کا احتجاج

10 جون 2017 کو بہاولپور میں وی ڈی اے کی ڈویژنل سطح کی میٹنگ ہوئی جس میں وی ڈی اے کے عہدیداران کے ساتھ ساتھ پیراویٹس ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔ اس کے بعد اگلے دن سوشل میڈیا کے ذریعے اعلان کیا گیا کہ ویٹس اور پیراویٹس ایسوسی ایشن کی مشترکہ ہڑتال 14 جون 2017 بروز بدھ کو ہوگی جس میں تمام ہسپتال بند رہیں گے اور دیگر سرگرمیاں بھی معطل کی جائیں گی۔ احتجاج پرامن رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام اضلاع کے عہدیدران اپنے ضلع کے افسر سے مل کر انہیں بتائیں گے کہ ایسوسی ایشن سے تعلق کی بنیاد پر کسی کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ مزید یہ کہ روزانہ ایک گھنٹہ علامتی ہڑتال کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا جائے گا۔

انہی دنوں پیراویٹس کے سروس سٹرکچر کی منظوری کی خبر سامنے آئی جس کے جواب میں پیراویٹس کی تنظیم کی میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ کے بعد وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے نام ایک تحریر پبلک کی گئی جس میں کہا گیا کہ اگر ہمارے مطالبات منظور نہ ہوئے تو 3 جولائی سے ہم احتجاج کا حق رکھتے ہیں۔

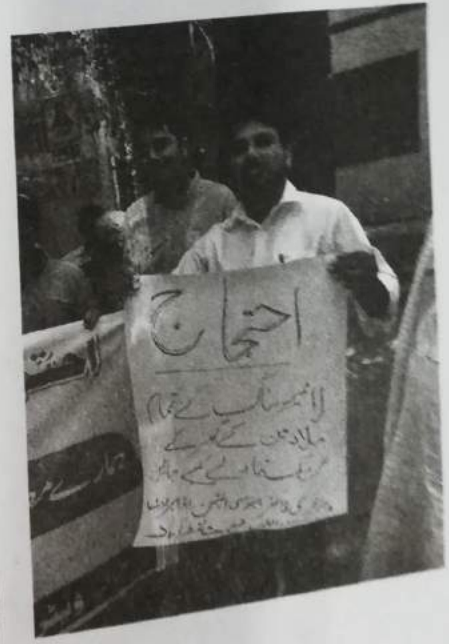

حضور والا جناب خادم اعلیٰ پنجاب صاحب

گزارش ہے کہ قبل مورخہ 11-06-2017 کو ایک پریس ریلیز جاری کی گئی جس میں پیراویٹس کے سروس اسٹرکچر کے منظور ہونے کی نوید سنائی گئی ہم پیراویٹس ایسوسی ایشن پنجاب امید کرتے ہیں کہ عیدالفطر کے قبل سروس اسٹرکچر کا نوٹیفیکیشن جاری و نافذ کر دیا جائے گا۔

2: حضور والا رسک کی لاؤنس کی بھی نوید 8 جنوری 2016 کو سنائی گئی مگر اب تک ایک سال 6 ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا اس پر جلدی سے جلدی عمل درآمد کروایا جائے۔

3 V.A، AIT کا کام ویکسینیشن اور انسیمینیشن کرنا ہے یہ ڈیوٹی ضرور لی جائے مگر اضافی ڈیوٹی (ٹنگ وٹڈا) بیچنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

4: V.A, AIT جو کہ ضلع بدر کیے گئے ہیں انہیں فوری طور پر اپنے ضلع واپس ٹرانسفر کیا جائے۔

5: ہیلتھ، پروفیشنل الاونس دیا جائے۔

6: جن ملازمین کے خلاف محکمہ کو کوئی درخواست موصول ہو اس کی موثر انکوائری کے بعد اس کے خلاف ایکشن لیا جائے اور پیراویٹس ایسوسی ایشن کو اعتماد میں لے کر متعلقہ ملازم کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

7: کنٹریکٹ ملازمین کو فوری طور پر مستقل کیا جائے۔

8: ڈیوٹی کا ٹائم فریم دیا جائے بصورت دیگر اضافی ڈیوٹی کا معاوضہ ادا کیا جائے۔

درج ذیل مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں پیراویٹس پنجاب 03-07-2017 سے مکمل ہڑتال کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

منجانب: ایکشن کمیٹی لائیوسٹاک ایمپلائیز ایسوسی ایشن پنجاب

1: چیئرمین محمد الیاس V.A لودھراں — ڈپٹی چیئرمین راجہ جاوید اختر ستی AIT راولپنڈی

ممبران: تحسین فیصل وڑائچ V.A لیہ — مقبول حسین ڈوگر V.A قصور

مشتاق احمد A.I.T حافظ آباد — خالد نعیم V.A ٹوبہ ٹیک سنگھ

محمد عرفان V.A بہاولپور/ننگر — منیر شامی V.A پاکپتن

کاپی برائے اطلاع:

1: چیف منسٹر پنجاب
2: منسٹر لائیوسٹاک آف پنجاب
3: چیف سیکرٹری لائیوسٹاک آف پنجاب
4: سیکرٹری لائیوسٹاک آف پنجاب
5: ڈی جی لائیوسٹاک آف پنجاب
6: ڈویژنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک
7: ایڈیشنل ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک

11 جون 2017 کے بعد احتجاج کی تیاریاں جاری رہیں اور مختلف اضلاع میں میٹنگز ہوتی رہیں۔ اسی دوران سیکرٹری لائیوسٹاک کا ایک خط بعنوان ''محکمہ لائیوسٹاک آج اور کل''، منظر عام پر آ گیا۔

محکمہ لائیوسٹاک۔۔۔کل اور آج

نسیم صادق سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب

محکمہ لائیوسٹاک نے گزشتہ تین سالوں کے اندر بے شمار ایسے اقدامات کئے ہیں جس سے محکمہ اور اس سے وابستہ افراد کی عزت و وقار میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے ایک طرف تو غریب مویشی پال حضرات کو جعلی ویکسین، جعلی ادویات کے علاوہ بھیڑیا صفت عطائی ڈاکٹروں سے نجات ملی ہے اور دوسری طرف نیک نیتی اور محنت سے کام کرنے والے عملہ کو عوام اور محکمہ کی طرف سے بھرپور عزت اور احترام سے نوازا گیا ہے۔

پہلے مرحلے کی ویکسین مہم میں تمام عملے کی بھرپور شرکت محکمہ کا اعزاز بنا کیونکہ یہ مویشی پال حضرات کے ساتھ ہمارا پہلا باضابطہ رابطہ تھا۔ یہ درست ہے کہ 2014 کی اس مہم میں سرنج اور سوئی تک کے حصول کی مشکلات بھی پیش آئیں لیکن کیا 2017 میں عملہ کو دستیاب سہولیات بمعہ تمام ادویات، ویکسین، سفری سہولیات اور عوام کی طرف سے پزیرائی کا مقابلہ 2014 سے کیا جا سکتا ہے؟

کیا کوئی افسر، ویٹرنری اسسٹنٹ، اے آئی ٹیکنیشن یا کوئی بھی شخص درج ذیل حقائق سے انکار کر سکتا ہے؟

(الف) مختلف ترقیاتی سکیموں بشمول فیلڈ لاٹ فیٹننگ، سیو دا کاف، اے آئی اعزازیہ، کمیونٹی فیسلیٹیٹر ٹریننگ اعزازیہ، تمام ویٹرنری اور پیراویٹرنری سٹاف کو اعلیٰ ٹریننگ بمعہ ٹی اے ڈی اے کے لئے تقریباً ایک ارب روپے کا مختص ہونا عملہ کی خدمت کا اعتراف نہ ہے؟

(ب) وی اے اور اے آئی کے لئے دو ہزار روپے فکس ٹی اے اور دو ہزار روپے ماہانہ پی او ایل کی منظوری اور عمل درآمد۔

(پ) تمام گریڈ 9 کے پیراویٹس سٹاف کے لئے چار درجاتی سروس سٹرکچر جس میں گریڈ 12، گریڈ 14 اور گریڈ 16 میں درجاتی ترقی۔

(ت) بطور ٹیم ممبر، ضلع کونسل کے 3850 ملازمین کو ''سول سرونٹ'' یعنی سرکاری ملازم کا درجہ ملنا۔

(ٹ) ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، وہاڑی اور خانیوال اضلاع میں پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر بڑے جانوروں میں منہ کھر ویکسین کے لیے 10 روپے فی جانور اور چھوٹے جانوروں میں کاٹا کی ویکسین کے لئے 3 روپے فی جانور کا اعزازیہ مقرر ہونا۔

(ٹ) بروقت ترقی اور پینشن کے معاملات کی بلا تاخیر تکمیل۔

(ث) چار ہزار سے زائد نئے ڈاکٹرز / لیڈی ڈاکٹرز / وی اے / اے آئی ٹی و دیگر عملے کی بھرتی کے لئے محکمہ کی بھرپور کوشش اور خصوصی اجازت و ریکارڈ مدت میں تعیناتی۔ ہماری ٹیم 14000 سے تجاوز کر کے 19000 کیسے ہوگئی؟ اس کے علاوہ وی اے کی 900 اور ڈاکٹرز صاحبان کی 500 مزید اسامیاں بڑھنے کی امید۔

(ج) عملہ کو دفاتر کے چکروں سے نجات

(چ) ہیلتھ انشورنس، RISK اور HARD AREA ALLOWANCE کی وزیر اعلیٰ سے اصولی منظوری جو کہ اب حتمی اطلاق کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔

(ح) ٹی اے کی مد میں رواں سال تقسیم ہونے والی 7 کروڑ 50 لاکھ روپے کی رقم جو کہ 2014 میں صرف 3 کروڑ تھی۔ جبکہ اگلے مالی سال کے لئے اس مد میں 9 کروڑ 14 لاکھ مختص ہوئے ہیں جو کہ 300 فیصد زیادہ ہے۔

(خ) اس سال اعزازیہ کی مد میں 3 کروڑ 45 لاکھ تقسیم کئے جا رہے ہیں جو کہ ایک ریکارڈ ہیں اور پچھلے سالوں سے 600 فیصد زیادہ ہے۔

(د) فیڈ لاٹ فیٹننگ اور سیو دی کاف میں ڈاکٹرز صاحبان اور وی اے کی خدمات کے عوض بالترتیب 200 روپے اور 250 روپے فی جانور اعزازیہ اور اے آئی ٹی کے لئے 500 روپے فی مصنوعی نسل کشی اعزازیہ۔

(ڈ) دفتری عملہ کی سہولت کے لئے 750 موٹر سائیکل جو بلا سود ہائر پرچیز پر فراہم کئے جا رہے ہیں 250 موٹر سائیکل کی پہلی کھیپ کی تقسیم کی جا چکی جبکہ بقایا 500 خوش نصیب عید سے قبل شعبہ جات اور سنیارٹی کے حساب سے مستفید ہونگے جبکہ

بقایا تمام عملہ اگلے مرحلے میں اس سہولت کا فائدہ اٹھائیں گے۔

(ذ) انمول ونڈا، منرل مکسچر، نمک اور یوریا مولیسس کی تقسیم کے لئے 40لاکھ روپے کی خطیر رقم بطور اعزازیہ عملہ و متعلقہ اخراجات (اگر کوئی ہیں) منظور شدہ ہیں جن کی تقسیم بل وصول ہونے پر اندر 7 یوم کی جائے گی۔ضرورت پڑنے پر اعزازیہ اور متعلقہ اخراجات کی یہ رقم مزید بڑھائی جاسکتی ہے۔

(ر) موبائل ویٹرنری ہسپتالوں پر خدمات دینے والے ڈاکٹرز صاحبان وعملہ کے لئے پی اوایل، ٹی اے ڈی اے کے لئے 46 کروڑ50لاکھ کی ریکارڈ رقم کا مختص کیا جانا۔

(ڑ) موجودہ سال میں منہ کھر ویکسین کی تیاری شتر مرغ فارمنگ اور دیگر ریسرچ کی میں25ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی بیرون ملک ٹریننگ کا پروگرام۔

(ز) تمام ٹریننگ پروگرام میں 61 ہزار لوگوں کو ریفریشر کورس کرانے کے لئے محکمہ کے ڈاکٹرز اور پیراویٹرنری سٹاف کی بطور ماسٹر ٹرینز وٹرینز خدمات کا حصول جو کہ قبل ازیں آؤٹ سورس کرنے کی روایت تھی۔

یقیناً
محکمہ غریب مویشی پال حضرات کی خدمت کے لئے وہ ہر کام سرانجام دے گا جس کی اس کو پچھلی بہت سی دہائیوں سے ضرورت تھی مثلاً انمول ونڈا، منرل مکسچر اور دیگر ضروری لوازمات ہمارے کسان کی پہلی ضرورت ہے لیکن چند مفاد پرست عناصر اپنے مخصوص کاروباری عزائم کی تکمیل کی خاطر ان غریب اور بے کس مویشی پال کو جعلی ونڈا، کھل، ادویات، ویکسین مہیا کر کے ان کا خون چوس رہے تھے۔

محکمہ اس بات پہ نازاں ہے کہ اس کے تمام عملہ نے اپنی شب وروز محنت سے محکمہ کا نام ''انمول'' بنادیا ہے۔

آپ کو علم ہوگا کہ پتھر سے حاصل کردہ ڈی سی پی اور ہڈیوں سے نکالی گئی ڈی سی پی کی قیمت میں 70 روپے کا فرق کیوں ہے؟ مجھے یقین ہے کہ آپ کبھی بھی اپنے فارمر کو مزید دھوکہ کھانے اور پتھر سے حاصل ہونے والے ڈی سی پی نامی پاؤڈر کے ونڈا اور مکسچر میں استعمال سے منع کریں گے کیونکہ ہم میں سے بہت سے لوگ یا تو خود مویشی

پال ہیں یا انہی گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں جس کی وجہ سے چند مفاد پرست عناصر ہمیں کسی طور بھی ان سے الگ نہیں کر سکتے۔ چند بے ضمیر لوگ جو جانوروں کی جعلی ادویات، ہسپتال کی ناکارہ اشیاء سے تیار کردہ ونڈا، کھل، جعلی آر بی ایس ٹی کے ٹیکہ جات جانوروں کو استعمال کروا کر اس سیکٹر کی تباہی کا موجب بن رہے تھے وہ اپنا مستقبل آپ کی محنت اور عزم کے سامنے تاریک دیکھ رہے ہیں، جس کے لئے وہ ہمارے چند نادان دوستوں سے روابط بڑھا کر بھونڈی سازش کے ذریعے عملے میں بے چینی پیدا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں تاکہ محکمہ 2014 کے مقام پر واپس چلا جائے۔

پس پردہ حقائق کو جاننے کے لئے ہمیں 2009 کی مرتب کردہ ان تجاویز جن میں محکمہ کے تمام شعبہ جات کو مرحلہ وار ''پرائیویٹائز'' کرنے کا پروگرام بنایا گیا اسکا جائزہ لینا ہوگا اور ان پس پردہ چند عناصر کو سامنے لانا ہوگا جو اپنے ذاتی مفاد کے لئے محنتی اور نیک نیت افراد جو کہ محکمہ کا سرمایہ وفخر ہیں کو بہلا پھسلا کر اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

غور کیجئے، موجودہ سال میں بہت سارے محکمہ جات کو مرحلہ وار پرائیویٹ سیکٹر کے سپرد کیا جارہا ہے۔ کیا یہ چند شر پسند عناصر 2009 کی ناکامی کا بدلہ آپ سے تو نہیں لینا چاہتے؟

ہمیں مزید محنت، لگن اور اپنے اندر موجود چند کالی بھیڑوں پر نظر رکھنی ہوگی تاکہ حکومت پنجاب جس فراخ دلی سے محکمہ لائیوسٹاک اور اس کے عملے کے لئے سہولیات، ترقیاں اور سرمایہ کی فراہمی کر رہی ہے وہ عمل کسی طور بھی رکاوٹ کا شکار نہ ہو۔

آپکا خیر اندیش

نسیم صادق سیکرٹری لائیوسٹاک

یہ خط اگرچہ احتجاج کو روک تو نہ سکا البتہ اس نے اپنا اثر ضرور چھوڑا۔ مقررہ تاریخ آ گئی اور احتجاج بھی ہوا۔ احتجاج کے بعد اخباری خبریں بھی سامنے آئیں۔ احتجاج کی خبر ملاحظہ فرمائیں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی جانب سے پنجاب کے مختلف شہروں میں احتجاج

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (VDA) نے اپنے مطالبات کے حق کے لئے اوکاڑہ، بہاولنگر، چکوال، ساہیوال، مظفر گڑھ اور دیگر شہروں میں احتجاجی ریلیاں، مجموعی طور پر پنجاب بھر میں محکمانہ سرگرمیاں معمول کے مطابق رہیں

لاہور (نیوز ویوز سروس) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (VDA) نے اپنے مطالبات کے حق کے لئے پنجاب کے مختلف شہروں میں احتجاجی ریلیاں نکالیں۔ پیراویٹس نے بھی ڈاکٹرز کے ساتھ احتجاج میں شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے 14 جون 2017 بروز بدھ کو پنجاب بھر میں اپنے مطالبات کے حق کے لئے احتجاج کی کال دے رکھی تھی۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے بنیادی مطالبات ہیں کہ ہمارے رسک الاؤنس، ہارڈ ایریا الاؤنس اور نان پریکٹس الاؤنس کو فی الفور منظور کیا جائے، سیاسی وانتقامی بنیادوں پر تبادلے نہ کئے جائیں، لائیوسٹاک کے تمام ملازمین کا سروس سٹرکچر نافذ کیا جائے، ملازمین کے تبادلے گھر کے قریب ترین کئے جائیں، کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کیا جائے اور عملے سے صرف ان کے شعبہ سے متعلقہ پروفیشنل کام لیا جائے۔ ویٹرنری ڈاکٹرز کی اس کال پر اوکاڑہ، بہاولنگر، چکوال، ساہیوال، مظفر گڑھ، لودھراں، ڈیرہ غازی خاں، گوجرانوالہ، حافظ آباد، منڈی بہاؤالدین، مظفر گڑھ، ننکانہ صاحب، نارووال، پاکپتن، رحیم یار خاں، راولپنڈی، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اور شیخوپورہ میں احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں جبکہ پنجاب کے دیگر شہروں سے احتجاج کی خبر موصول نہیں ہوئی۔ جن شہروں میں احتجاج ہوا وہاں ویٹرنری ڈاکٹرز کے ساتھ ساتھ لیڈی ویٹرنری ڈاکٹرز بھی موجود تھیں جبکہ مجموعی طور پر احتجاج میں پیراویٹرنری سٹاف کی تعداد زیادہ تھی۔ احتجاج میں شرکاء نے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر مختلف نعرے اور مطالبات درج تھے۔ دوسری جانب مجموعی طور پر پنجاب بھر میں محکمانہ کارروائیاں معمول کے مطابق جاری رہیں۔ کسی جگہ سے کام کے بند ہونے کی اطلاع نہیں ملی جبکہ ڈاکٹرز کا احتجاج بھی پرامن رہا۔

واضح رہے کہ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کے ویٹرنری ڈاکٹروں کی جماعت ہے جو تین ماہ پہلے معرض وجود میں آئی۔ ڈاکٹر عبدالقدوس، ڈاکٹر سجاد سلطان، ڈاکٹر سہیل عظمت، ڈاکٹر عارف رضوان، ڈاکٹر آصف نسیم، ڈاکٹر یونس بھلہ، اور ڈاکٹر ریاض کا شمار تنظیم کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ صوبائی سطح پر ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر محمد ریاض، سینئر نائب صدور ڈاکٹر سہیل عظمت اور ڈاکٹر عبدالقدوس، نائب صدور ڈاکٹر حافظ جاوید اور ڈاکٹر حافظ رضوان، جنرل سیکرٹری ڈاکٹر پرویز پرکاش کمار، لیڈی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر فریحہ مریم، کنوینز ڈاکٹر محسن سبطین، جائنٹ سیکرٹری ڈاکٹر محسن علی، فنانس سیکرٹری ڈاکٹر آصف نسیم اور میڈیا سیکرٹری ڈاکٹر یونس بھلہ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف اضلاع میں اس کی ذیلی تنظیمیں بھی قائم ہو چکی ہیں۔ دوسری جانب پیراویٹرنری ایسوسی ایشن نے اپنے مطالبات کے حق کے لئے 3 جولائی کو لاہور میں احتجاج کا اعلان کر رکھا ہے جس میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی شرکت بھی متوقع ہے۔

احتجاج

احتجاج

ویٹرنری ڈاکٹرز ایوسی ایشن کے زیر اہتمام

اپنے مطالبات کے حق میں سینکڑوں ڈاکٹروں ورکروں کا احتجاج

اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مقررین ڈاکٹر حسنین محمد، ڈاکٹر شمریز الرحمٰن، ڈاکٹر ذیشان صابر، فیصل شہزاد، ریاض احمد،

محمد اقبال اور دیگر نے کہا کہ دس سال سے کنٹریکٹ پر کام کرنیوالے SSLF سٹاف کو مستقل کر کے انکی سروس کو اس میں ضم کیا جائے

منڈی بہاؤالدین: ویٹرنری ڈاکٹرز ایوسی ایشن کے زیر اہتمام اپنے مطالبات کے حق میں سینکڑوں ڈاکٹروں اور ورکروں کا پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ منڈی میڈیا) ویٹرنری ڈاکٹرز ایوسی ایشن کے زیر اہتمام اپنے مطالبات کے حق میں سینکڑوں ڈاکٹروں اور ورکروں نے پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے اپنے مطالبات کے بڑے بڑے پینافلیکس اور کتبے اٹھا رکھے تھے۔ مظاہرین کی ریلی ڈاکٹر سعود اختر صدر وی ڈی اے، خالد محمود صدر پیراویٹرنری ایسوسی ایشن، ڈاکٹر حفصہ احمد جنرل سیکرٹری وی ڈی اے نے کی۔ اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مقررین ڈاکٹر حسنین محمد، ڈاکٹر شمریز الرحمٰن، ڈاکٹر ذیشان صابر، فیصل شہزاد، ریاض احمد، محمد اقبال اور دیگر نے کہا کہ دس سال سے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ایس ایس ایل ایف سٹاف کو مستقل کر کے ان کی سروس کو اس میں ضم کیا جائے۔ تمام ملازمین کو الاؤنسز دیے جائیں۔ ویٹرنری آفیسر کی تنخواہ میڈیکل آفیسر کے مساوی کی جائے۔ تمام ملازمین کو سروس سٹرکچر منظور کیا جائے۔ دور دراز علاقوں میں تعینات ملازمین کو قریبی گاؤں کے قریب تعینات کرنے کے احکامات صادر کیے جائیں۔ ڈیوٹی اوقات کے علاوہ کسی ملازم کو کار سرکار پر مجبور نہ کیا جائے۔ سیاسی اور ذاتی عناد کی بناء پر آفیسران اور ملازمین کے تبادلے نہ کیے جائیں۔ گذشتہ تین سالوں سے ملازمین سے کیے گئے وعدے پورے کر کے ملازمین کی عزت نفس بحال کیا جائے اور دیگر محکمہ جات کی مراعات کے برعکس غیر منصفانہ سلوک کو ختم کیا جائے۔ ورنہ ہم راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری اعلیٰ حکام پر ہوگی۔

لودھراں: وٹرنری ایسوسی ایشن کا مطالبات کے حق میں احتجاجی مظاہرہ

لودھراں (نمائندہ جنگ) محمد الیاس صدر وٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ملتان ڈویژن اور ڈاکٹر یسین ضلعی صدر لودھراں کی زیر قیادت وٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیراویٹ ایسوسی ایشن نے مطالبات کے حق میں پریس کلب

ہاتھوں میں مطالبات کا بینر اٹھا رکھا تھا۔

لودھراں: وٹرنری ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مظاہرہ کیا جارہا ہے

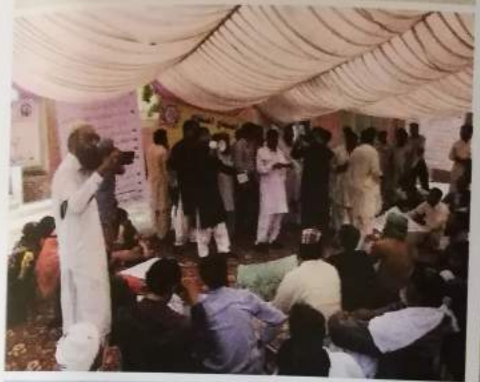

احتجاج

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور احتجاجی دھرنا

ویٹرنری ڈاکٹرز اور ملازمین کے مطالبات کیلئے مظاہرے، نلوال میں دھرنا

شرکاء نے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا کر نعرے بازی کی، جنرل بس اسٹینڈ پر مظاہرین کا گرمی کی شدت سے 3 بے ہوش، ہسپتال منتقل

گوجرانوالہ، نلوال، حافظ آباد (جنرل رپورٹر، نمائندہ دنیا) پنجاب ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن، پیرا ویٹ ایسوسی ایشن اور درجہ چہارم کی مشترکہ کال پر ملازمین نے حقوق کے تحفظ اور مطالبات کی منظوری کے سلسلہ میں ریلی نکالی اور مظاہرہ کیا۔ نلوال میں ملازمین نے دھرنا بھی دیا، شدید گرمی کی شدت سے تین افراد بے ہوش ہو گئے، انہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ گوجرانوالہ ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیرا ویٹرنری سٹاف نے پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ قیادت ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن و پیرا ویٹ ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کے صدر ڈاکٹر محمد سلمان، جنرل سیکرٹری ڈاکٹر انجم محمود کھوکھر، نائب صدر ڈاکٹر زاہد خان، فنانس سیکرٹری ڈاکٹر حافظ نعیم الحسن و دیگر نے کی۔ احتجاجی ریلی میں شرکاء نے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد سلمان، ڈاکٹر انجم محمود نے مطالبہ کیا کہ لیبر پالیسی کی تمام شقوں پر مکمل عمل کیا جائے، درجہ چہارم کے تمام ملازمین کا سروس سٹرکچر فی الفور نافذ العمل کیا جائے، تمام ملازمین کیلئے رسک الاؤنس، ہارڈ ایریا الاؤنس، نان پریکٹس الاؤنس فی الفور دیئے جائیں، کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کیا جائے، ڈیوٹی کے اوقات کار کے علاوہ کسی ملازم کو کام پر مجبور نہ کیا جائے۔ نلوال میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن، پیرا ویٹ ایسوسی ایشن اور درجہ چہارم کے ملازمین نے اپنے مطالبات کے حق میں احتجاجی ریلی نکالی، ملازمین نے جنرل بس اسٹینڈ پر احتجاجی دھرنا دیا، شدید گرمی کی وجہ سے تین ملازمین بے ہوش ہو گئے، ریسکیو 1122 نے بے ہوش ہونے والے ملازمین کو ہسپتال منتقل کیا۔ ملازمین نے ضلع بھر میں 17 ویٹرنری ہسپتال اور 43 ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تالہ بندی کر کے نلوال جنرل بس اسٹینڈ سے ڈی سی آفس تک احتجاج کیا۔ حافظ آباد میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیرا ویٹرنری ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ویٹرنری ڈاکٹروں اور ملازمین نے اپنے مطالبات کے حق میں علامتی ہڑتال کرتے ہوئے فوارہ چوک سے پریس کلب تک احتجاجی ریلی نکالی اور بعد ازاں احتجاجی مظاہرہ بھی کیا۔

سول ویٹرنری ہسپتال کے عملہ کی مطالبات کے حق میں ہڑتال

حکومت پنجاب لائیو اسٹاک ملازمین کا استحصال بند کرے اور مطالبات پورے کرے: ڈاکٹر محمد یونس

فورٹ عباس (تحصیل رپورٹر) فورٹ عباس سول ویٹرنری ہسپتال کے عملہ نے اپنے مطالبات کے حق میں ضلعی صدر ڈاکٹر محمد یونس کی اپیل ہڑتال کر دی، ہسپتال مکمل طور پر بند حکومت مطالبات پورے کرے ملازمین کا مطالبہ تفصیلات کے مطابق فورٹ عباس سول ویٹرنری ہسپتال کے عملہ نے اپنے مطالبات کے حق میں ضلعی صدر ڈاکٹر محمد یونس کی اپیل ہڑتال کر دی اور ہسپتال کو مکمل طور پر بند کر دیا۔ ملازمین نے احتجاج کے دوران احتجاجی بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر انتقامی بنیادوں پر تبادلے بند کرو، ہارڈ ایریا الاؤنس اور نان پریکٹس الاؤنس، لائیو اسٹاک ملازمین کا خون چوسنا بند کرو جیسے نعرے درج تھے اس موقع پر ویٹرنری ملازمین کا کہنا تھا کہ آج کی ہڑتال کو ہر صورت کامیاب بنایا جائے گا۔

ٹوبہ، ویٹرنری سٹاف کا بھی مطالبات کی منظوری کیلئے احتجاج

شہباز چوک سے نکالی گئی ریلی میں ڈاکٹرز و پیرا ویٹرنری سٹاف کی بھرپور شرکت

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نامہ نگار) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیرا ویٹرنری سٹاف ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ضلع بھر کے ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیرا ویٹرنری سٹاف نے اپنے مطالبات کی منظوری کے لیے شہباز چوک سے ڈسٹرکٹ پریس کلب تک احتجاجی ریلی نکالی اور کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ڈاکٹر نواز بٹ اور صدر پیرا ویٹرنری سٹاف ایسوسی ایشن خالد نعیم نے سیکرٹری لائیو سٹاک پنجاب سے مطالبہ کیا کہ تمام ڈاکٹرز اور پیرا ویٹرنری سٹاف کے رسک الاؤنس، ہارڈ ایریا الاؤنس اور نان پریکٹس الاؤنس کی گھمانہ درجہ بندی کے حساب سے منظوری دی جائے، کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کے ساتھ ساتھ تمام ملازمین کا سروس سٹرکچر نافذ کیا جائے۔ انہوں نے ڈیوٹی اوقات کے بعد کسی ملازم کو کام پر مجبور نہ کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی علامتی ہڑتال اور احتجاج

تمام ملازمین بشمول درجہ چہارم کا سروس سٹرکچر جلد منظور کیا جائے: مظاہرین

گوجرانوالہ، حافظ آباد (سٹی رپورٹر، نمائندہ دنیا) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیرا ویٹرنری ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ویٹرنری ڈاکٹروں اور ملازمین نے اپنے مطالبات کے حق میں علامتی ہڑتال کرتے ہوئے فوارہ چوک حافظ آباد سے پریس کلب تک احتجاجی ریلی نکالی اور بعد ازاں احتجاجی مظاہرہ بھی کیا۔ مظاہرین نے اپنے مطالبات کے حق میں نعرہ بازی کرتے ہوئے کہا کہ غیر محکمانہ سرگرمیوں کی وجہ سے انکا تقدس پامال ہو رہا ہے۔ انہیں ونڈا، منرل مکسچر بیچنے پر مجبور کیا جا رہا ہے جبکہ اضافی ڈیوٹیاں لیکر ملازمین کو سخت پریشان کیا جا رہا ہے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ تمام ملازمین بشمول درجہ چہارم کا سروس سٹرکچر منظور کیا جائے۔ کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل اور بغیر انکوائری کے انتقام کا نشانہ نہ بنایا جائے ضلع گوجرانوالہ کے ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیرا ویٹرنری سٹاف نے بھی پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرہ کی قیادت ڈاکٹر محمد سلمان، انجم محمود کھوکھر، زاہد خان، حافظ نعیم الحسن و دیگر نے کی۔ احتجاجی ریلی میں شرکاء نے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔

ویٹرنری ڈاکٹر، پیرا ویٹرنری ایسوسی ایشنز کی اپنے مطالبات کے حق میں احتجاجی ریلی

راولپنڈی (اپنے نامہ نگار سے) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیرا ویٹرنری ایسوسی ایشن نے اپنے مطالبات کے حق میں احتجاجی ریلی نکالی اور پریس کلب کے باہر دھرنا دیا، جس آباد میں لائیو سٹاک دفتر سے نکالی گئی ریلی میں تین سو سے زائد افراد نے شرکت کی، انہوں نے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد وحید ساجد اور جاوید اختر حق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب حکومت نے دو سال قبل رسک الاؤنس دینے کا وعدہ کیا تھا جو تا حال پورا نہیں کیا گیا۔ پرائیویٹ کمپنی کا ونڈا فروخت کرانے کیلئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ہم کسی سیاسی جماعت کی ہم نہیں چلائیں گے۔

منظر گوجرانوالہ: ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے عہدیدار احتجاجی مظاہرہ کر رہے ہیں

ٹوبہ: ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیرا ویٹرنری سٹاف احتجاج کے دوران نعرے بازی کر رہے ہیں

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی اس کال پر مختلف اضلاع میں جلوس نکالے گئے اور اپنے مطالبات پورے کرنے کی جانب توجہ دلائی گئی۔ احتجاج میں ویٹرنری ڈاکٹرز کے ساتھ ساتھ ویٹرنری اسسٹنٹس کی بھی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ان جلوسوں کی دلچسپ بات یہ تھی کہ کچھ علاقوں میں احتجاج کے دوران نسیم صادق زندہ باد کے نعرے بھی لگے۔ ان نعروں سے یہ بات مشکوک ہوگئی کہ اگر نسیم صادق زندہ باد ہے تو احتجاج کس بات کا۔ احتجاج کے لئے چند علاقوں میں زیادہ لوگ نکلے اور ایک جگہ ایسا بھی ہوا کہ چھ کے قریب افراد نے ایک بینر پکڑ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔

احتجاج کے جواب میں محکمہ کے ایک افسر کی جانب سے جواب سامنے آیا جو ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز میں چھپا۔

یہ مظاہرے فضول اور وقت کی بربادی ہیں۔ محکمہ لائیوسٹاک پنجاب کے اعلیٰ افسر کی گفتگو

یہ مظاہرے وہ لوگ کر رہے ہیں جنہوں نے محکمہ لائیوسٹاک سے سب سے زیادہ مراعات حاصل کی ہیں۔ یہ لوگ پچھلے چند سالوں سے سرکاری نوکریوں میں آئے ہیں۔ ان کو حکومت کی طرف سے گاڑیاں، الاؤنس اور دیگر مراعات پوری طرح فراہم کی گئیں لیکن اب یہ کام سے انکاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب نسیم صادق نے بڑی محنت کے ساتھ محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب کو ترقی کی راہوں پر ڈالا ہے۔ اس وقت خادم اعلیٰ پنجاب کی ذاتی کوششوں کے ساتھ محکمہ لائیوسٹاک کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے

لاہور (نیوز ویوز) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر کے مطابق یہ مظاہرے فضول اور وقت کی بربادی ہیں۔ اعلیٰ افسر نے ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ مظاہرے وہ لوگ کر رہے ہیں جنہوں نے محکمہ لائیوسٹاک سے سب سے زیادہ مراعات حاصل کی ہیں۔ یہ لوگ پچھلے چند سالوں سے سرکاری نوکریوں میں آئے ہیں۔ ان کو حکومت کی طرف سے گاڑیاں، الاؤنس اور دیگر مراعات پوری طرح فراہم کی گئیں لیکن اب یہ کام سے انکاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب نسیم صادق نے بڑی محنت کے ساتھ محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب کو ترقی کی راہوں پر ڈالا ہے۔ اس وقت خادم اعلیٰ پنجاب کی ذاتی کوششوں کے ساتھ محکمہ لائیوسٹاک کی کارکردگی بہتر ہوئی ہے اور اس کا اثر پورے پاکستان میں محسوس کیا جا رہا ہے۔ سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب کی طرف سے پنجاب بھر میں مختلف منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جن کا بنیادی مقصد ہی لائیوسٹاک فارمرز کو خوشحالی کی راہ پر ڈالنا ہے اور ان کو اس کام میں رغبت دلانا ہے تاکہ وہ ملک میں دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ کرتے رہیں۔ محکمہ لائیوسٹاک نے

وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر بیوہ عورتوں میں گائیں اور بھینسیں تقسیم کر کے ان کو معاشرے میں اہم مقام دیا ہے اور ان کی معاشی خود کفالت کے لئے یہ اہم قدم اٹھا کر ان کو خاندان اور سوسائٹی میں عزت دی ہے۔ پہلے کبھی کسی فرد نے اس بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔ محکمہ لائیوسٹاک اب فارمرز کے دروازے پر علاج و معالجہ کی سہولتیں فراہم کر رہا ہے۔ ان کو حفاظتی ٹیکہ جات مفت لگائے جا رہے ہیں۔ کرم کش ادویات کی سپلائی جاری ہے۔ علاج معالجہ کے لئے پنجاب بھر میں ویٹرنری ڈاکٹرز کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ موبائل سروس شروع کر دی گئی ہے۔ شہروں میں اچھے گوشت کی معیاری دکانیں قائم ہو رہی ہیں۔ یہ ساری سہولتیں عوام تک براہ راست پہنچ رہی ہیں۔ ظاہر ہے جو لوگ معاشر کے دشمن ہیں وہ ان تبدیلیوں کو کیسے برداشت کریں گے۔ محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب کی طرف سے فراہم کردہ سہولتوں کے نتیجے میں ان عناصر کی پرائیویٹ پریکٹس بھی کم ہو کر رہ گئی ہے جس کا ان کو بہت دکھ ہے۔ پہلے یہ لوگ مویشیوں کے اعلیٰ معیار کے سیمن کے نام پر لائیوسٹاک فارمرز سے ہزاروں روپے فی ٹیکہ وصول کر لیتے تھے۔ ہر چیز فروخت کر دیتے تھے۔ لیکن اب اچھے معیار کا سیمن فارمرز کو فراہم کیا جا رہا ہے۔ جس سے ان کی افزائشِ نسل میں بہتری آئی ہے اور دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھی ہے۔ محکمہ لائیوسٹاک پنجاب کے سیکرٹری نسیم صادق کی دن رات کی محنت کے باعث اب پاکستان کی معیشت میں لائیوسٹاک کا شعبہ ایک اہم اہمیت حاصل کر گیا ہے۔ اعلیٰ افسر کا کہنا تھا کہ ان نوجوان افسروں کو محکمہ لائیوسٹاک کی طرف سے ایسی خوبصورت اور تیز رفتار گاڑیاں بھی فراہم کی گئی ہیں جن کا ماضی میں تصور بھی نہ تھا۔ پیرا ویٹرنری سٹاف کو موٹر سائیکل آسان اقساط پر فراہم کئے گئے۔ پٹرول کے لئے ماہانہ 45 روپے سے بڑھا کر 2000 روپے کر دیے گئے ہیں۔ ان کے سروس سٹرکچر میں بھی ایسی تبدیلی کی گئی ہے کہ لوگ محکمہ کی ملازمت کو فخر کے ساتھ کریں۔ لیکن چند عناصر اس طرح کی کارروائیاں کر کے کئے گئے تمام کام کا بیڑا غرق کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ویٹرنری ڈاکٹروں کی تنظیم کے خلاف نہیں ہیں۔ جو ان کے حقیقی مسائل ہیں ان کو بھی حل کرنے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ تنخواہیں اور مراعات تو پوری طرح وصول کی جائیں اور جب کام کرنے کی باری آئے تو ذمہ داریوں سے فرار اختیار کیا جائے۔ جو لوگ کام نہیں کرنا چاہتے اور اپنی من پسند جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے محکمہ میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ نسیم صادق کی پالیسی کے مطابق محکمہ لائیوسٹاک میں کوئی بھی ناکارہ ملازم نہیں رکھا جائے گا اور نہ ہی کسی کی پسند اور ناپسند پر اس کو سٹیشن دیا جائے گا۔ ہم تو چاہتے تھے کہ ینگ ویٹرنری ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے آگے بڑھے گی اور اس طرح کی سرگرمیوں کو فروغ دے گی جن سے محکمہ لائیوسٹاک کا کردار اور آگے بڑھے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے سماج میں بھی اثرات ظاہر ہوں۔ لیکن اگر اس طرح کے فضول مظاہروں میں وقت ضائع کرنا ہے تو پھر یہ ممکن نہیں ہوگا کہ محکمہ لائیوسٹاک اپنی رفتار برقرار رکھ سکے۔

یہ وہ پہلا موقع تھا جہاں سے وی ڈی اے کی سمت کا تعین ہوگیا۔ اسی تناظر میں احتجاج کے بعد میں نے ایک اہم ترین کالم لکھا، پیشِ خدمت ہے۔ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ کو اندازہ ہوگا کہ ایسوسی ایشن سے کیا توقعات وابستہ تھیں اور یہ کس راستے پر چل پڑی۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ۔۔ آغاز سے احتجاج تک

نقطہ نظر

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ایک دو لوگ رابطے میں تھے، انتہائی مثبت سوچ کے حامل۔ موجودہ حالات سے خوش اور ذمہ دار نسیم صادق کو ٹھہرانے والے کہ بہت بہتری آئی، معاشرتی وقعت میں اضافہ ہوا، کام ہونا شروع ہوگیا۔ پریشان تھے کہ اس سیکرٹری کے جانے کے بعد کیا ہوگا۔ پرانے لوگ اکٹھے ہوں گے، کام کرنے والوں کو کھڈے لائن لگایا جائے گا، پھر مافیا بن جائیں گے، کام ٹھپ ہوجائے گا اور حالات وہی پرانے والے۔

چاہتے تھے کہ ایک ایسوسی ایشن بن جائے۔۔ نوجوانوں کی ایسوسی ایشن۔۔ کام اس کا یہ ہو کہ نسیم صادق کے جانے کے بعد بنا ہوا ماحول خراب نہ ہونے دے۔ یہ ایسوسی ایشن کسی امجد، اشرف، فہد، نبیل کی ڈیویلپمنٹ کی بات نہ کرے بلکہ پروفیشن کی ڈیویلپمنٹ کے لئے کوشاں ہو۔ آفیسرز کے ریفریشر کورسز کی بات کرے، جدید ویٹرنری مہارتوں میں تربیت کی بات کرے، انٹرنیشنل ٹریننگ کی بات کرے، بین الاقوامی exposure کی بات کرے، پرائیویٹ سیکٹر میں موجود جدت کو اپنانے کی بات کرے، سٹیٹ آف دی آرٹ ہسپتالوں کی بات کرے، سیمینارز، ورکشاپس کی بات کرے۔ ارادہ تھا کہ یہ ایسوسی ایشن نہ صرف موجودہ سیکرٹری کے جانے کے بعد کام کرنے والوں کی محافظ ثابت ہوگی بلکہ موجودہ دور میں بھی انتظامیہ کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ترقی کی رفتار میں رکاوٹ بننے والوں کی حوصلہ شکنی کرے گی۔

آج بھی یہ اشخاص اپنے اس موقف پر قائم ہیں مگر مجبور ہوگئے۔ پہلے نوجوانوں والے concept سے نکل کر جنرل ایسوسی ایشن بن گئی اور پھر پروفیشنل ڈیویلپمنٹ والی

سوچ کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے افراد اور مطالبات والے راستے پر چل پڑے۔ پھر یہ احتجاج سامنے آ گیا اور مثبت سوچ کا جنازہ نکل گیا۔ مقصد بس تنخواہ، پیسے، اور ٹرانسفر تک محدود ہو گیا۔ مبارک ہو کہ میرے بھائی کے ہاتھوں سے بنائی ہوئی یہ ایسوسی ایشن نظریاتی تنظیم سے روایتی تنظیم میں بدل گئی۔

کوئی ایسی قیامت برپا ہو نہیں گئی تھی کہ احتجاج کی کال دے دی جاتی۔ اتنا ظلم ہو نہیں گیا تھا کہ سارے پنجاب کے ہسپتالوں، رمضان بازاروں کو بند کرنے کا اعلان کر دیا جاتا۔ مطالبات اتنے بڑے نہیں تھے کہ ڈسپنسریوں کو تالے لگ جاتے۔ بیٹھ کر چیزیں بہتر ہو سکتی تھیں۔ جب مطالبات سیکرٹری کے پاس پیش ہوئے تو جواب ملا کہ اس پر تو میں کام کر رہا ہوں۔ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ مسائل خود ہی حل کر لوں۔ جب آپ کی ضرورت پڑی بلا لوں گا۔ آپ لوگ بس کام کریں۔

کیا فائدہ ہوا اس ساری سرگرمی کا سوائے یہ کہ دل ہی دل میں خوش ہوتے رہیں۔ سارے پنجاب میں احتجاج کے ساتھ ساتھ محکمہ کی سرگرمیاں بند کرنے کی کال تھی جو کہ میرے نزدیک ناکام رہی۔ پنجاب کے تمام شہروں میں احتجاج نہیں ہو سکا اور معمول کی محکمانہ سرگرمیاں بھی جاری رہیں۔ جن بیس شہروں میں ہلچل مچی ان میں سے بھی صرف اوکاڑہ اور ایک دو دوسرے شہروں میں بڑی سرگرمی نظر آئی، باقی شہروں میں لوگ جمع نہ ہو سکے۔ ان ریلیوں میں بھی مجھے ویٹرنری ڈاکٹر کی تعداد کم نظر آئی کہ اگر پیراویٹرنری سٹاف ساتھ نہ ہوتا تو یہ سرگرمی یا تو ملتوی کرنی پڑتی یا اگر ہو بھی جاتی تو مضحکہ خیز رہتی۔ کنفیوژن بھی رہی کہ یہ احتجاج تھا کس کے خلاف۔ اگر سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف تھا تو پھر نسیم صادق زندہ باد کے نعرے کیوں لگتے رہے۔

سر اس میں غصہ کرنے کی بات نہیں، بس گزارش اتنی ہے کہ جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں تنظیم کو بنے۔ ابھی اس تنظیم کی کوئی قانونی حیثیت بھی نہیں۔ بجائے یہ کہ آپ کوئی مثبت سرگرمی کر کے اپنی اہمیت پیدا کرتے، اس منفی سرگرمی سے انتظامیہ کو اپنے خلاف کر لیا۔ اس کی جگہ اگر آپ نے کوئی کمرشل ڈیری فارمنگ پر تمام اضلاع میں کسی پرائیویٹ ادارے کے تعاون سے ٹریننگز کروائی ہوتیں تو انتظامیہ کے نزدیک

آپ کی وقعت میں اضافہ ہوتا۔ جب وقعت ہو تو بات میں وزن پیدا ہو جاتا ہے اور وزن والی بات سنی بھی جاتی ہے۔

مطالبات کی بات کر لیتے ہیں کہ الاؤنس وغیرہ فوری منظور کئے جائیں۔ بھائی یہ مالی معاملات اتنی آسانی سے حل نہیں ہوتے۔ میں نے انتہائی طاقتور لوگوں کو منظوری کے باوجود فنڈز کے حصول کے لئے مہینوں فنانس ڈیپارٹمنٹ میں دھکے کھاتے دیکھا ہے۔ الاؤنسز کی منظوری کے لئے تو بات بھی چل رہی ہے پچھلے دو سالوں سے۔ ابھی معاملہ رانا ثناء اللہ کی کمیٹی کے پاس ہے جس میں کچھ تکنیکی مسائل ہیں۔ آپ کے احتجاج سے کم از کم یہ مسائل حل نہیں ہوں گے ہاں اس احتجاج کا برا اثر ضرور پڑے گا۔ مدبرانہ پالیسی پر عمل کرتے ہوئے بہتر پرفارمنس کی بدولت رسک الاؤنس وغیرہ کی منظوری کے لئے حالات سازگار ہونے تھے جبکہ زور آزمائی سے معاملات بگڑتے ہیں۔ اگر YDA آئیڈیل ہے تو اسے ہی دیکھ لیں، سارے مطالبات بھی منظور نہیں ہوئے اور عوام کی نظروں میں عزت بھی گنوالی۔

سروس سٹرکچر تو میرا خیال ڈاکٹرز کا موجود ہے۔ باقی سٹاف کا بھی منظوری کے پراسیس میں ہے۔ پوسٹنگ والا مطالبہ درست ہے کہ گھروں کے قریب ہونی چاہئے کہ دوری سے بہت زیادہ مسائل جنم لیتے ہیں۔ جہاں تک بات رہی کہ ٹائم سے زیادہ کام نہ لیا جائے تو یہ بھی کسی حد تک ٹھیک ہے مگر افسران کو وقت سے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ آج عزت اور مقام جو محکمہ لائیو سٹاک کے افسران کو ملا ہے، یہ ان کی دن رات کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اگر Dignified Officer بننا ہے۔ جس کی ضلعی حکومت کے ساتھ ساتھ صوبائی سطح پر بھی اہمیت ہو تو زیادہ سے زیادہ کام کرنا پڑے گا۔ عزت اور حیثیت میں اضافہ کام کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے حصول کے لئے Time and Space سے آزاد ہو کر خبطی ہو جانا پڑتا ہے۔ ونڈا وغیرہ بیچنے سے انکار مناسب نہیں ہاں اس سے متعلقہ جو مسائل ہیں ان کے حل کے لئے انتظامیہ کو ضروری انتظامات کر دینے چاہئیں۔

نسیم صادق ذاتی

بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ محکمہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

طور پر محکمہ کی فلاح کے لئے کوشاں ہے۔ اس شخص نے کوئی اتنا برا کیا نہیں کہ محکمہ اور محکمہ کے افسران سڑکوں پر آجائیں۔ ہاں اس شخص سے تکلیف ان لوگوں کو ضرور ہے جنہوں نے کبھی کام کیا نہیں یا وہ کام کرنا نہیں چاہتے اور اب کام کرنا پڑ رہا ہے۔ یا ان مافیاز کو تکلیف ہے جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر بکھر چکے ہیں اور واپس پرانی جگہ چاہتے ہیں۔ یا پھر تکلیف ان کو ہے جن کی روٹیاں بند ہو چکی ہیں۔ اس سے احتجاج والے دوست بھی اتفاق کرتے ہیں ہاں مگر پسِ پردہ۔ کام کرنے والے، جن کی تعداد بہت زیادہ ہے، آج خوش ہیں اور کام کر کے انجوائے کر رہے ہیں۔ احتجاج والے ہی ایک دوست نے بتایا کہ ایک ڈاکٹر کا کہنا تھا "میں نے اپنی بیس سال کی نوکری میں کام ہی پچھلے تین سالوں میں کیا"۔

ہوسکتا ہے کہ احتجاج والوں کی نیت کچھ اور ہو مگر اس ساری سرگرمی سے مجموعی تاثر اچھا نہیں ملا اور میڈیا نے بھی اسے نسیم صادق کے خلاف احتجاج تصور کر کے خبریں لگائی ہیں، یہ تاثر اچھا نہیں۔ معاملہ ابھی بہت بگڑا نہیں کہ واپسی ہو سکتی ہے۔ VDA زندہ باد، پاکستان پائندہ باد ضرور ہونا چاہئے مگر اس سے ویٹرنری پروفیشن کی زندگی کو تقویت ملنی چاہئے کیونکہ اگر ویٹرنری پروفیشن زندہ باد ہے تو ہم سب ہیں۔

کمالیہ میں اسسٹنٹ کمشنر کا تھپڑ

اس احتجاج کے اگلے روز ایک انتہائی افسوسناک واقعہ پیش آیا جس نے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کو مزید ابھرنے اور اپنی طاقت کے اظہار کا موقع دیا۔ کمالیہ میں اسسٹنٹ کمشنر نے رمضان بازار میں دورانِ ڈیوٹی ایک ویٹرنری ڈاکٹر کے منہ پر تھپڑ مار دیے۔ اُس وقت کی خبر ملاحظہ فرمائیں۔

اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ کی جانب سے سینئر ویٹرنری افسر پر تشدد، افسران کی جانب سے شدید مذمت

کمالیہ (نیوز ویوز سروس) کمالیہ کے رمضان بازار میں ڈیوٹی پر مامور سینئر ویٹرنری افسر کے ساتھ اسسٹنٹ کمشنر کی جانب سے پر تشدد رویہ اختیار کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق گوشت کے سٹال کے سامنے لگے جالی دار کپڑے پر خون کے کچھ دھبے تھے۔ اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ نے رمضان بازار کے دورے کے دوران کپڑے کے گندے ہونے کی نشاندہی کی۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ میں اسے صاف کروا دیتا ہوں۔ ان الفاظ کے ردِ عمل میں مبینہ طور پر اسسٹنٹ کمشنر نے ڈاکٹر صاحب کے منہ پر دو تھپڑ دے مارے اور ساتھ میں دھمکیاں بھی دیں۔ محکمہ لائیو سٹاک کے افسران نے واقعے کی شدید مذمت کی ہے اور اعلیٰ حکام سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

واقعہ کے بعد ویٹرنری ڈاکٹرز سراپا احتجاج ہوئے اور کمالیہ میں دو سے تین روز تک شدید احتجاج کیا گیا۔

اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ کے خلاف احتجاج جاری وعدہ کیا مگر معافی نہ مانگی،

کمالیہ (نیوز ویوز سروس) سینئر ویٹرنری ڈاکٹر کے ساتھ اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ کی جانب سے بدتمیزی اور تشدد کے خلاف آج دن بھر ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ میں ویٹرنری ڈاکٹرز سراپا احتجاج رہے۔ تفصیلات کے مطابق اسسٹنٹ کمشنر کی بدسلوکی کے خلاف ردِ عمل پر ڈپٹی کمشنر کے پاس متاثرہ ڈاکٹر اور اسسٹنٹ کمشنر کی ملاقات ہوئی۔ ڈی سی کی جانب سے سخت ردِ عمل پر اسسٹنٹ کمشنر نے اعتراف کیا کہ مجھ سے نجانے میں یہ ہو گیا۔ انہوں نے ڈی سی کے سامنے وعدہ کیا کہ وہ رمضان بازار میں عوام کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے اور ڈاکٹر صاحب سے معافی مانگیں گے۔ اس بات پر اتفاق ہونے پر ڈاکٹر صاحب چلے گئے۔

بعد میں اسسٹنٹ کمشنر نے حیلے بہانے کرنے شروع کر دیے۔ پہلے کہا کہ لوگ بہت زیادہ جمع ہو گئے ہیں، نقصِ امن کا خدشہ ہے، میں رمضان بازار میں نہیں آ سکتا۔ بعد میں کچھ اور بہانہ کر دیا۔ شام سے کچھ دیر قبل اسسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ میں شہر کی ایک معتبر شخصیت کے گھر افطاری کے وقت معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں مگر ڈاکٹر کے ساتھ ایک دو سے زیادہ لوگ نہیں ہوں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس بات سے انکار کیا اور اصرار کیا کہ میرے ساتھ کم از کم پندرہ لوگ ضرور ہوں گے۔ اسسٹنٹ کمشنر کی جانب سے اس شرط کو نہ ماننے پر ڈاکٹر صاحب اس معتبر شخصیت کے گھر افطاری پر نہیں گئے۔ دوسری جانب ویٹرنری ڈاکٹر ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ نے آج سارا دن اسسٹنٹ کمشنر کے اس رویے کے خلاف پرزور احتجاج کیا۔ معافی نہ مانگنے پر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے اپنا احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مبینہ طور متاثرہ سینئر ویٹرنری آفیسر پر معاملے کو رفع دفع کرنے کے لئے مختلف ذرائع سے دباؤ بھی ڈالا جا رہا ہے۔

اس سارے معاملے میں سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب نسیم صادق نے اہم کردار ادا کیا۔ کسی PMS آفیسر کو سپورٹ کرنے کی بجائے اپنے ڈاکٹر کے لئے سٹینڈ لیا اور ہر فورم پر اس معاملے کی مذمت کی حالانکہ وہ اُس وقت پنجاب کے PMS افسروں کی ایسوسی ایشن کے صدر تھے۔ محکمہ کی جانب سے سٹینڈ لینے اور ویٹرنری ڈاکٹروں کے پرزور احتجاج پر آخرکار اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ کو معافی مانگنا پڑی اور اس طرح یہ معاملہ اپنے انجام کو پہنچا۔

اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ کی جانب سے معافی مانگ لی گئی، ویٹرنری ڈاکٹرز کا احتجاج ختم

کمالیہ (نیوز ویوز سروس) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیرا ویٹرنری ایسوسی ایشن کی جانب سے پرزور احتجاج کے بعد اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ نے سینئر ویٹرنری ڈاکٹر کے ساتھ متشدد رویے پر معافی مانگ لی۔ تفصیلات کے مطابق ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیرا ویٹرنری سٹاف کی جانب سے دوسرے روز بھی جاری احتجاج میں تسلسل دیکھتے ہوئے ضلعی انتظامیہ نے معاملہ حل کروایا۔ مبینہ طور پر اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ نے ڈپٹی کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ، اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ، اور ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ٹوبہ ٹیک سنگھ کی موجودگی میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں متاثرہ ڈاکٹر کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگی۔ معافی مانگنے کے بعد ڈاکٹروں نے احتجاج ختم کر دیا۔

اس موقع پر میرا لکھا گیا کالم پیشِ خدمت ہے۔

کمالیہ میں ویٹرنری ڈاکٹر پر ہاتھ اٹھ گیا۔۔ شدید مذمت

نقطہ نظر

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

ہسپتالوں کی ڈیوٹیاں۔۔ موبائل ڈسپنسریوں پر گردشیں۔۔ ویکسی نیشن مہم۔۔ نو دوا گیارہ پر ردعمل۔۔ بیواؤں کی تلاش۔۔ جانوروں کی تقسیم۔۔ ادویات کا حساب کتاب۔۔ ونڈے کی مارکیٹنگ اور حفاظت۔۔ چیک پوسٹوں پر ناکے۔۔ ڈیٹا کی انٹری۔۔ ہر سال گندم ڈیوٹی والی سرگرمی۔۔ فیڈ ایکٹ پر عملدرآمد۔۔ بریڈ امپرودومنٹ ایکٹ پر ایکشن۔۔ ساتھ میں رمضان کی ڈیوٹی۔ آج جو محکمہ لائیوسٹاک کے افسران نے اپنا اور اپنے محکمے کا وقار بلند کیا ہے وہ ان کی دن رات کی محنت کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس سب کے بدلے اگر تھپڑ ملیں تو یہ منظور نہیں۔ کمالیہ کے رمضان بازار میں ڈیوٹی پر مامور دو افسر تھے، ایک ایک شفٹ میں۔ گوشت کا ایک سٹال، حکم ہے کہ سامنے جالی لگی ہو۔ مبینہ طور پر مذکورہ بازار میں سٹال پر کپڑے کی جالی لگی تھی۔ ہلکی تھی اس لئے ہوا میں بے قابو ہوئی اور کہیں گوشت سے ٹکرا گئی۔ خون کے کچھ دھبے لگ گئے اس کپڑے پر۔ اسسٹنٹ کمشنر کمالیہ نے رمضان بازار کا دورہ کیا۔ بڑے پاک صاف ہوتے ہیں نہ یہ بیوروکریٹ، سفید چادر کی طرح، اس لئے شاید وہ خون کے دھبے پسند نہیں آئے۔ ڈاکٹر صاحب آن ڈیوٹی تھے۔ اسسٹنٹ کمشنر نے جالی دار کپڑے کے گندے ہونے کی نشاندہی کی۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ میں اسے صاف کروا دیتا ہوں۔ ان الفاظ کے ردِعمل میں مبینہ طور پر ڈاکٹر صاحب کو دو تھپڑ دے مارے اور ساتھ میں دھمکیاں بھی دیں۔ یہ بیوروکریسی نہیں بدمعاشی ہے، غنڈہ گردی ہے۔ کیا کبھی چیف منسٹر نے اپنے کسی دورے کے دوران اس افسر کے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ اگر کسی جگہ کوئی چیز ناگوار گزرتی ہے تو اس پر کارروائی کرو، اس پر تحریری جواب طلب کرلو۔ ان افسران کو پاکستان کی کریم سمجھا جاتا ہے۔ اپنے علم، عقل، بصیرت میں انہیں ممتاز سمجھا جاتا ہے، بھائی علم اور عقل تمیز بھی سکھاتی ہے، اخلاق کا پہلو بھی پیدا کرتی ہے۔ اگر اسی طرح کے لوگوں کو اسسٹنٹ کمشنر لگانا ہے تو پھر کیوں سلیکشن اور امتحان کے لمبے چوڑے پروسیس میں پڑا جاتا ہے، بس سادہ سے کاغذ پر درخواستیں طلب کر کے بدمعاشوں کو طلب کرلیا کریں۔ تفصیلات کے مطابق اس سے پہلے یہی اسسٹنٹ کمشنر اسی رمضان بازار میں ایک اور ڈاکٹر سے بھی بدتمیزی کر چکے ہیں۔ اس طرح کے شاہی افسر جب کسی افسر کے ساتھ پر تشدد رویہ اختیار کرتے ہیں تو اس سے صرف اس افسر کی بدنامی نہیں ہوتی بلکہ پورے ڈیپارٹمنٹ کی بدنامی ہوتی ہے۔ اس طرح کے واقعات کو کسی طرح بھی

نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اس واقعے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ ویٹرنری افسر کا ہرگز یہ کام نہیں کہ رمضان بازار میں منہ اٹھا کر بیٹھا رہے۔ اس ڈیوٹی پر کسی ذیلی سٹاف ممبر کو بٹھایا جا سکتا ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایک افسر کسی تحصیل کے سات آٹھ بازاروں کی مانیٹرنگ کر لے۔ مگر گوشت والے پھٹے اور اس کے قصائی کا چوکیدار بن کر بیٹھنا مناسب نہیں۔ محکمہ کو رمضان بازاروں کی ڈیوٹیاں ہرگز قبول نہیں ہونی چاہئیں۔

اگر سیکرٹری لائیوسٹاک محکمہ کے افسران سے دن رات کام لینا جانتے ہیں تو پھر انہیں ان کی عظمت کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ ان افسران کی عزت اور ان کے وقار کی حفاظت کرنا محکمہ کی ذمہ داری ہے۔ سیکرٹری لائیوسٹاک کو معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے اس پر شدید اور مؤثر ردعمل دکھانا چاہئے۔ معاملے کو اعلیٰ حکام تک پہنچانے اور اس جیسے اعلیٰ افسروں کے ہاتھوں کو روکنا بہت ضروری ہے۔ اس واقعے پر ایسی کارروائی کی ضرورت ہے کہ ایک مثال بن جائے۔

ایسوسی ایشن کا فرینڈلی رویہ

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے صوبائی سطح کے احتجاج کے بعد مبینہ طور پر انتظامیہ نے جائز مطالبات پر کام کرنا شروع کر دیا۔ محکمہ نے مارکیٹنگ سے متعلقہ سرگرمیوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس کے لئے الگ سٹاف مختص کرنے کے ساتھ ساتھ چند دیگر اقدامات اٹھائے۔

احتجاج کے بعد ایسوسی ایشن کی جانب سے شدت میں کمی آنا بھی شروع ہوگئی۔ مارکیٹنگ پالیسی میں تبدیلی کا کریڈٹ لیتے ہوئے وی ڈی اے نے اپنے احتجاج کو کامیاب قرار دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کچھ لوگوں کی جانب سے سیکرٹری لائیوسٹاک کے لئے شکریہ کے الفاظ بھی سامنے آنے لگے۔ اسی دوران لیڈی ویٹس کو جب انتظامیہ کی طرف سے پوسٹنگ کے مسائل کے حل کے لئے وقت دیا گیا تو اسے ایسوسی ایشن نے اپنی دوسری اچیومنٹ قرار دیا۔ 196 کنٹریکٹ ملازمین کے مستقل ہونے کے اعلان پر بھی وی ڈی اے نے یہی کہا کہ میں زندہ باد۔

وقت کے ساتھ ساتھ یہ شکرانہ رویہ بڑھتا ہی چلا گیا اور سیکرٹری لائیوسٹاک کے گن گائے جانے لگے۔ Worthy, Visionary, Beloved اور Great جیسے الفاظ کا آزادانہ استعمال ہونے لگا۔ سیکرٹری لائیوسٹاک کو اپنا متفقہ طور پر صاحب بصیرت لیڈر تسلیم کیا جانے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں عظیم انسان اور سچا لیڈر مانتے ہوئے کہا جانے لگا کہ محکمہ کا ہر ملازم "نسیم صادق" ہے۔

[redacted]
[redacted] · June 19, 2017 · [redacted]

A. O. A

Special thanks to worthy secretary livestock Sir NASEEM SADIQ for his special consideration and solutions of problems highlighted by field vets VDA Punjab. Dear sir no doubt you are a great man and a true leader and loving to us. Here we wanna clear that this campaign was only to surface field issues and we regard your vision. we all have confirmed opinion that you are only visionary leader who gave respect to VET " ab nahi to kabi ynahi... ap nahi to koi nahi"

It is requesting to all veterinarians that continue your hard work and do assignment in time so that a best relationship may establish between VDA and higher ups.

One special request for transfers at home stations and risk allowance.

regards

VDA Punjab

Like Comment

[redacted]

[redacted] · June 29, 2017 · [redacted]

Some opportunistics are active nowadays and they are creating misunderstandings between our great secretary sb and the field vets and para vets... they are doing this to gain their benefit... we, all the lndd employees, are naseem sadiq... all of us including our secretary sb are doing best to facilitate the poor farmers... the vets and para vets obeyed every order previously and we will obey every order in future from secretary sb... ham ne departmental kam krne se kabhi bhi inkar nae kia... i request to secretary sb to please not to pay heed towards these opportunistics...

Like Comment

[redacted]

[redacted] · June 19, 2017 · [redacted]

there is a good news... the sale of wanda, mineral mixture, salt and urea mollases block at cvds' and cvhs' is stopped by the orders of our beloved secretary sb... for this porpose the sahoolat centers will be used throughout punjab and separate staff will be deputed there.. i have received such msg from my ddl sb... it is the first achievement of vda... in sha Allah our rest of demands will also be met soon... the vda thanx secretary sb for this concern... no one is denying the importance of minerals and wanda for the health of a dairy animal... but its sale is not included in the job port folio of a veterinary officer... thank you mr secretary sb...

Like Comment

اسی دوران وی ڈی اے کے صدر ڈاکٹر محمد ریاض کی جانب سے ایک اخبار کو سیکرٹری لائیوسٹاک کے حق میں بیان دیا گیا۔

روزنامہ دنیا (ملتان)

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن سیکرٹری

لائیوسٹاک کی حمایت کرتی ہے: ڈاکٹر ریاض

بزمان (نامہ نگار) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کے صدر ڈاکٹر محمد ریاض نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نسیم صادق سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب کی پالیسیوں کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ کچھ بزدل لوگ وی ڈی اے کا نام استعمال کر کے سیکرٹری لائیوسٹاک نسیم صادق کے بہترین کارناموں پر کیچڑ اچھال رہے ہیں ان لوگوں کا وی ڈی اے کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوشل میڈیا پر سیکرٹری کی تعریفوں کے پل باندھنے کے ساتھ ساتھ ایسوسی ایشن کی عید ملن پارٹیاں اور اکٹھ بھی ہوتے رہے۔

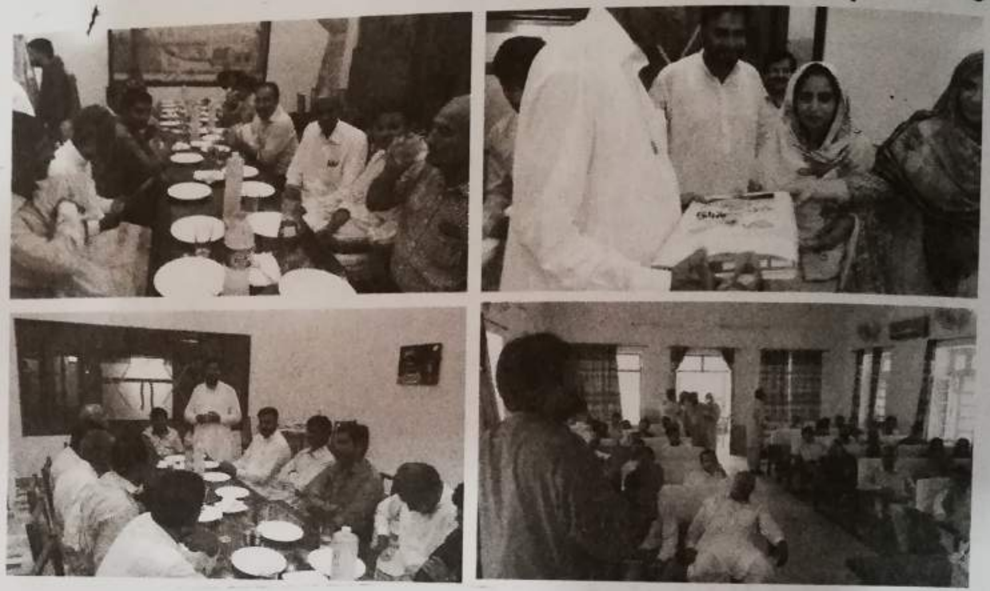

اس دوران فیلڈ میں کچھ واقعات بھی پیش آئے جہاں سٹاف کے ساتھ بدسلوکی اور تشدد کی شکایات موصول ہوئیں۔ کچھ جگہوں پر ٹریفک حادثات بھی ہوئے۔ اس پر وی ڈی اے معاملے کو ہائی لائیٹ کر دیتی اور فیس بک وغیرہ پر تصویریں لگا کر مذمت کر دیتی۔ کسی جگہ عیادت کی تصاویر بھی مل جاتیں۔ ان میں سب سے اہم واقعہ ایک ڈاکٹر کو باندھ کر مارا جانا تھا جسے شاید بالکل ہی نظر انداز کر دیا گیا۔
جہاں وی ڈی اے کے لوگ سیکرٹری لائیوسٹاک کے گن گاتے، وہیں کچھ لوگ اپنی اپنی جگہ مسائل کو بھی اجاگر کرتے رہتے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسوسی ایشن کے اس نرم ترین رویے پر لوگوں کی جانب سے انہیں تنقید کا نشانہ بھی بنایا جاتا۔ طعنہ دیا جاتا کہ آپ لوگوں نے ڈاکٹروں کے حقوق کی بات کرنی تھی اور ادھر سیکرٹری لائیوسٹاک کو سر آنکھوں پر بٹھانے اور ان کی شان میں قصیدے پڑھنے پر وقت صرف ہو رہا ہے۔ اس کا جواب اکثر یہی دیا جاتا کہ ہم نئے ہیں۔ انہی دنوں ایسوسی ایشن نے اپنی رجسٹریشن کی کوششیں بھی جاری رکھیں مگر کامیاب نہ ہو سکی۔
جولائی 2017 کے آخر میں سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف مختلف الزامات پر مشتمل خبر روزنامہ جنگ فیصل آباد میں چھپی۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے اس خبر کو جھوٹا قرار دیا اور لاتعلقی کا اعلان کرتے ہوئے اسے اپنے خلاف سازش قرار دیا۔

[redacted] · July 24, 2017

This false and fabricated news is disowned... it is just to create misunderstanding... it is for 2nd time that such baseless news is published...

عذور افراد کو تقسیم کئے گئے جانوروں کی خریداری میں کروڑوں کی بے ضابطگیوں کا انکشاف، اگر کوئی نیب میں گیا ہے تو اچھی بات ہے، ہر طرح کا ریکارڈ دیں گے، سیکرٹری لائیوسٹاک

فیصل آباد (قدیر سکندر) فیصل آباد سمیت صوبہ بھر

صفحہ 22 بقیہ نمبر 19

اگست 2017 میں ایسوسی ایشن کے لوگ دوبارہ حرکت میں آنے لگے۔ اس مہینے میں چند ہونے والے حادثات پر وی ڈی اے نے ردِعمل ظاہر کیا۔ اسی دوران ویٹرنری آفیسرز کے حقوق کی باتیں بھی ہونے لگیں۔ دوسری جانب خاموش ہو جانے کے طعنے سنتے ہوئے ایسوسی ایشن کے صدر کی جانب سے اگست 2017 کے وسط میں ایک پیغام جاری کیا گیا۔

[redacted] · August 17, 2017

Msg from dr muhammad riaz sb, vda president.

A. O. A dear vets we are facing lot of problems today and the major one is out of district transfers or postings. We are performing more than M. Os but getting half of them. I as a President VDA punjab want to assure you that we can get equal rights and pay package and home district postings but for said purpose we need unity faith and discipline. We must use our energies for the achievement of our goal. Criticism is good but it should be for positive purpose.

Please come forward and assure your district President that you are with him in every thick and thin and soon VDA will be on right track.

Please give positive suggestions and don't be so aggressive. We need these aggressions at right time. We will fight till victory. In Sha ALLAH.
VDA zindabad
Pakistan paindabad

Love Comment

ستمبر کے وسط میں ڈاکٹر یونس بھلہ کی محمد نعیم عباس MPA فورٹ عباس سے ملاقات ہوئی جس میں انہیں ویٹرنری ڈاکٹروں کے مسائل بارے آگاہ کیا گیا۔

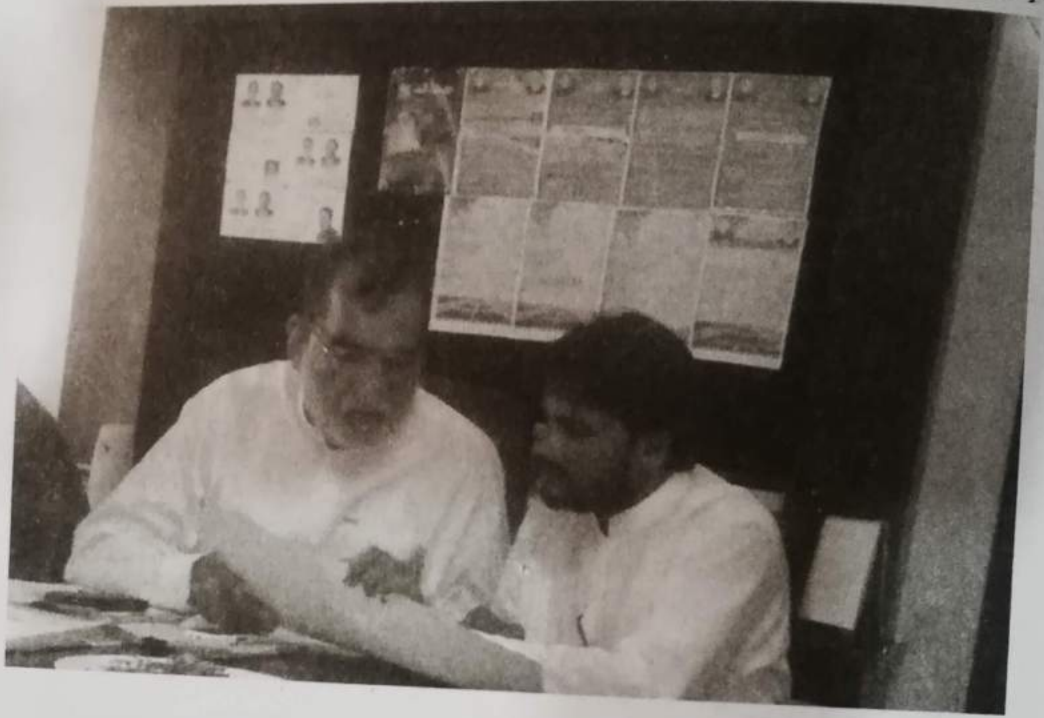

نیب میں دی گئی درخواست سے اعلانِ لاتعلقی

ستمبر 2017 کے آخر میں قومی احتساب بیورو NAB کو سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف لکھی گئی ایک درخواست منظر عام پر آ گئی جس پر کسی کے دستخط نہیں تھے۔ یہ گمنام درخواست گمنام لوگوں کی جانب سے افسروں کو ای میل کی گئی اور کچھ ہسپتالوں اور دفاتر میں بائی ڈاک بھی بھیجی گئی۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے اس درخواست یا خط کو own کرنے سے انکار کیا اور اسے اپنے خلاف ایک سازش قرار دیا۔

سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف نیب میں درخواست سے ہمارا کوئی تعلق نہیں

صدر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن

لاہور (پریس ریلیز) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے سیکرٹری لائیوسٹاک نسیم صادق کے خلاف نیب میں دی جانے والی مبینہ درخواست سے اظہار لاتعلقی کر دیا ہے۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر محمد ریاض اور چیئرمین سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی ڈاکٹر سہیل عظمت نے شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اس بات کو واضح کیا ہے کہ ایسی کسی بھی درخواست سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چند شر پسند عناصر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیراویٹس سٹاف ایسوسی ایشن کا نام استعمال کرتے ہوئے ایک فرضی درخواست محکمہ لائیوسٹاک کے افسران میں پھیلا رہے ہیں۔ ایسے عناصر کا مقصد ہماری تنظیم کو شر پسند تخریبی سوچ کی حامل جماعت ثابت کرنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سے قبل بھی فیصل آباد کے ایک اخبار میں خبر کے ذریعے اسی قسم کی درخواست کو ہماری تنظیم سے جوڑا گیا تھا اور اب بھی یہ نام نہاد درخواست فیصل آباد ہی سے share کی جا رہی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے انتہائی قلیل عرصہ میں محکمہ کے افسران کے دلوں میں اپنی جگہ بنالی ہے جس کی وجہ سے شر پسند عناصر کی جانب سے ہماری ایسوسی ایشن کو نقصان پہنچانے کے لئے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا مقصد محکمہ کے افسران کی عزت کی پاسداری کے ساتھ ساتھ انہیں ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جہاں سے ان کے مسائل کے حل کے لئے کوششیں کی جائیں اور ویٹرنری ڈاکٹرز ان مسائل کے حل کے ذریعے ملک وقوم کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انتشار اور بدامنی پسند عناصر کے لئے ہماری تنظیم میں کوئی جگہ نہیں۔

وی ڈی اے کی لڑائی کا دوبارہ آغاز

اگرچہ اگست 2017 وسط ہی سے ایسوسی ایشن worthy موڈ سے شکوہ موڈ میں آنا شروع ہوگئی تھی مگر اکتوبر کے پہلے عشرے میں صدر وی ڈی اے کا ایک مبینہ دبنگ بیان جاری ہوا جس میں کہا گیا کہ تمام ویٹرنری ڈاکٹرز سامنے آئیں، ہاتھوں میں ہاتھ ڈالیں اور حلف اٹھائیں کہ ہم کامیابی تک لڑیں گے اور اپنے مطالبات منوانے تک پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ کامیابی چند مہینوں کے فاصلے پر ہے۔ اس کے بعد اپنے مطالبات بھی دہرائے۔

[redacted] · October 9, 2017 ...

[redacted]

Let's all vets, District presidents, provicial cabinet and CEC of VDA and all the vos' come forward and join hands with each other at VDA plateform and take ooth that we will fight till our victory and we will never ever step back without achievement of our rights with solid minds than hopefully we are just few months behind victory. In sha Allah

1. Pay package equal to health department
2. Transfer and posting according to merit which is if there are 200 vacant seats then the topper will select 1st of his/her choice and Marit will continue till 200.
3. Livestock department is not a charity organization. We want justice and justice is to utilize livestock budget on livestock department. Infrastructure development etc.
4. We are Doctors and not salesman
5. We want our higher ups powers back which are provided to them by Law.

If you are ready than raise your hand, come out practically and make promise that we will never lose hope and continue our struggle till the things going right according to merit.
VDA zindabad
Pakistan Paindabad

Regards.
Dr Muhammad Riaz
President VDA Punjab

Like Comment

اس پیغام کے دو چار روز بعد ایک شکوے بھرا پیغام کسی گروپ میں آیا جس میں کہا گیا کہ سیکرٹری صاحب کی طرف سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کئے گئے۔

[redacted]
October 23, 2017

...

Dear sir its good to replace ear tags with neck collars in small ruminants but sir with due apology it is not true that issues of field staff are being redress speedily. i.e

1. Your honour has passed an order on behalf of Secretary livestock sb that no V.O / V.A will sale mineral mixture, UMB, Wanda and rock salt in recent past.

It was advised to collect the said items from field immediately and will be sold on Saholat centres.
It was also said that separate staff will be deputed for Saholat centres and that would be from private sector.

But sir unfortunately this promise of Secretary livestock has not been fulfilled and field vets and para vets are forced to collect and sale these items and submit amount of these items immediately otherwise stern action will be taken against them.

2. It was said that sufficient budget will be available for photo copies and stationary in 2017-2018 but field staff is paying thousands of rupees from own pockets for the smooth running of all ADPs schemes specially Bull keeping records etc

Sir we want your kind attention to the facts that field vets are performing day and nights for the in time completion of all ADPs schemes along with other duties assigned to them. This field force is very determined and vibrant. Even we have spent our EID ul Azha on duties. We are available for uplifting of our department 24/7 since more than three years but dear sir it is very sorry to say that our higher ups are not informing Nasim Sadiq about the issues faced by field vets and Worthy Secretary sb is not ready for a meeting with us. (He committed that he will confirm that meeting)

Sir kindly tell us why uturn has been taken on sale of these items? Either idea of Saholat centres is a flop one or it is need of hour to put more financial pressure on field vets and para vets?

Hopefully I will not be removed from group by saying black sheep in department.

Regards,
Dr Muhammad Riaz President VDA Punjab.

اس کے بعد ایڈمنسٹریشن سے وی ڈی اے کی باقاعدہ لڑائی کا آغاز ہو گیا۔ انہی دنوں میں سینیارٹی لسٹ کے معاملے پر ایسوسی ایشن کے لوگ سیکرٹیریٹ میں جمع ہوئے۔

ADLاوکاڑہ پر الزامات

اکتوبر 2017 سے ایسوسی ایشن کے لوگوں کو نشانہ بنانے کی شکایات سامنے آنے لگیں اور اس سلسلہ میں خاص طور پر اوکاڑہ اور ننکانہ صاحب کا ذکر کیا جاتا۔ اس مناسبت سے 29 اکتوبر 2017 کو اوکاڑہ میں پنجاب بھر کے وی ڈی اے عہدیداران کا اجلاس ہوا جس میں اوکاڑہ کے ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک (ADL) کی جانب سے وی ڈی اے کے لوگوں کو نشانہ بنانے کی مذمت کی گئی۔

اس اجلاس کی باقاعدہ پریس ریلیز جاری کی گئی جس میں ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک اوکاڑہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ اس پریس ریلیز کو ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز نے بھی چھاپا۔ اجلاس کے بعد وی ڈی اے کے لوگوں نے ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن ڈاکٹر غلام محمد گل سے اوکاڑہ میں ملاقات کی اور انہیں اپنے مسائل کے بارے آگاہ کیا۔ ڈی جی ایکسٹینشن نے مبینہ طور پر انہیں دفتر میں ملاقات کے لئے مدعو کیا۔

ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع اوکاڑہ ڈاکٹر اشرف کا عمل تخریبی اور شرمناک ہے

اوکاڑہ (پریس ریلیز) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اوکاڑہ میں پنجاب کے تمام اضلاع سے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا ہنگامی اجلاس چیئرمین سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی ڈاکٹر سہیل عظمت اور صدر ڈاکٹر محمد ریاض کی زیر صدارت 29 اکتوبر کو منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں شرکاء کو ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ضلعی صدر ڈاکٹر محمد عباس کی جانب سے بریفنگ دی گئی کہ پچھلے کچھ عرصہ سے ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع اوکاڑہ ڈاکٹر اشرف نے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ممبران و عہدیداران پر ضلع اوکاڑہ میں عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے اور بلا جواز ڈاکٹرز کے ساتھ بدسلوکی اور بدکلامی کا وطیرہ اپناتے ہوئے ڈاکٹرز کو ایڈمن رپورٹ کروایا جا رہا ہے اور حالیہ دنوں میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن سے تعلق کی بنا پر دو ویٹرنری ڈاکٹرز اور ایک ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو ٹرانسفر کروا چکا ہے۔ ان سب ٹرانسفر ہونے والے افراد کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع اوکاڑہ کی کرپشن اور بدسلوکی کے خلاف اپنی آواز بلند کرنے کی کوشش کی تھی۔

اجلاس کے شرکاء نے ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع اوکاڑہ کے اس تخریبی عمل کو انتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل لائیوسٹاک پنجاب اور سیکرٹری لائیوسٹاک حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع اوکاڑہ ڈاکٹر اشرف کو فی الفور اس عہدے سے سبکدوش کیا جائے اور ڈاکٹر اشرف کے خلاف شفاف انکوائری کروائی جائے۔

اجلاس سے اپنے خطاب میں ڈاکٹر سہیل عظمت اور ڈاکٹر محمد ریاض نے کہا کہ اس طرح کی ظالمانہ کارروائیاں کسی طور پر برداشت نہیں کی جاسکتیں اور اگر ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع اوکاڑہ ڈاکٹر اشرف کو اس کے عہدے سے نہ ہٹایا گیا اور اس کے خلاف مکمل تحقیقات نہ کروائی گئیں تو اوکاڑہ کے احتجاج کا دائرہ کار پورے پنجاب میں نظر آئے گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری ان ارباب اختیار پر عائد ہوگی جنہوں نے ڈاکٹر اشرف کو ہر طرح کی من مانی کرنے کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔

بعد ازاں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کے عہدیداران کے وفد نے ڈاکٹر سہیل عظمت اور ڈاکٹر محمد ریاض کی سربراہی میں ڈائریکٹر جنرل لائیوسٹاک پنجاب ڈاکٹر

غلام محمد گل سے اوکاڑہ میں ملاقات کی اور اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔ ڈائریکٹر جنرل لائیوسٹاک پنجاب نے موقع پر موجود ڈائریکٹر ساہیوال ڈویژن ڈاکٹر شاہد سجاد سے اس بارے استفسار کیا تو ڈائریکٹر ساہیوال ڈویژن نے کہا کہ ان تمام حالیہ تبادلہ جات میں میری کوئی رائے شامل نہ ہے۔ ڈائریکٹر جنرل لائیوسٹاک پنجاب نے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے صدر اور چیئرمین کو یقین دہانی کروائی ہے کہ ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع اوکاڑہ کے خلاف مکمل تحقیقات ڈائریکٹر ساہیوال ڈویژن سے کروائی جائیں گی اور انصاف کے تقاضوں کو بالائے طاق نہ رکھا جائے گا۔ ڈائریکٹر جنرل لائیوسٹاک پنجاب نے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے وفد کو لاہور اپنے آفس آنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ ویٹرنری ڈاکٹرز کے مسائل کے حل کے لئے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا اور ان کے حل کے لئے ہر ممکن کوشش بروئے کار لائی جائے گی نیز محکمانہ پالیسیوں کے اجراء میں موجود سقم کو دور کرنے کے لئے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اپنی تجاویز پیش کرے تا کہ ملک وقوم کی بہتر خدمت کی جائے۔

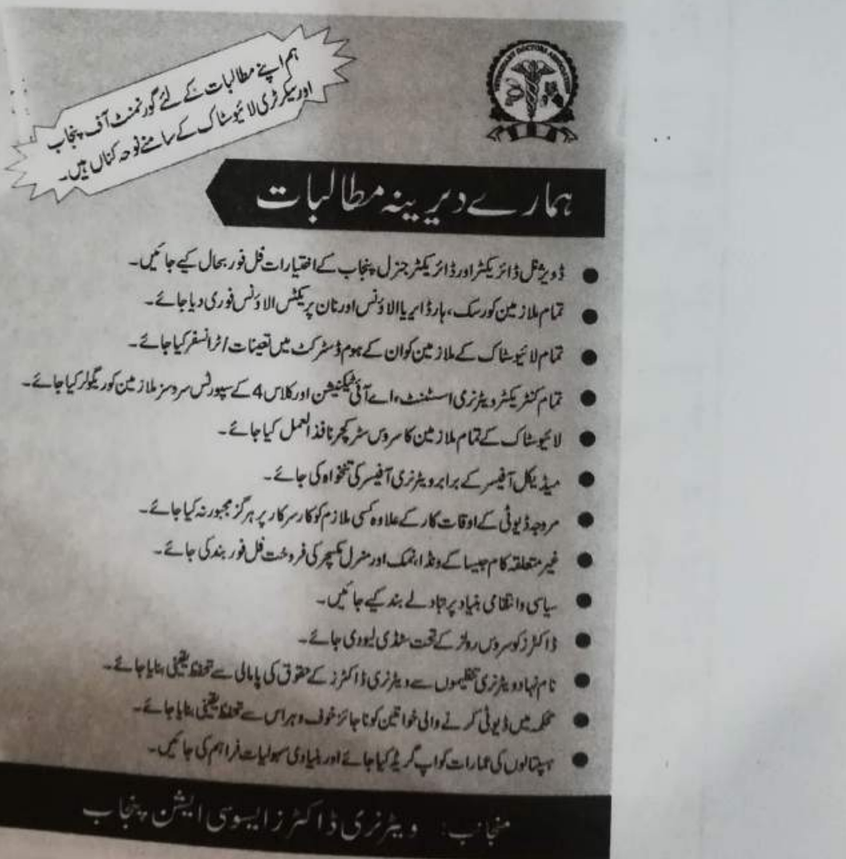

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی جانب سے جاری کردہ اس پریس ریلیز کے بارے جب ڈاکٹر اشرف سے بات کی گئی تو ان کا موقف بھی سامنے آیا۔

الزامات بے بنیاد ہیں، ثبوت ہیں تو سامنے لائیں اور متعلقہ فورم پر کارروائی کریں

ایک ڈاکٹر میڈیسن چوری کی انکوائری کے معاملے جبکہ باقی دو اپنی ذاتی درخواست پر ٹرانسفر ہوئے

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (VDA) کی پریس ریلیز پر ڈاکٹر محمد اشرف کا ردعمل

اوکاڑہ (ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب) اوکاڑہ میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ہنگامی اجلاس کے بعد جاری ہونے والی پریس ریلیز پر ڈاکٹر محمد اشرف ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک اوکاڑہ کا موقف سامنے آگیا ہے۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی جانب سے کہا گیا تھا کہ ضلع اوکاڑہ میں ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک نے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن سے تعلق رکھنے والے افسران پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ بلا جواز ڈاکٹروں کے ساتھ بدسلوکی اور بدکلامی کرتے ہوئے ایڈمن رپورٹ کروایا جا رہا ہے جبکہ حال ہی میں ان کی جانب سے ہمارے دو ویٹرنری افسروں اور ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کو ٹرانسفر کروایا گیا ہے۔ ان ڈاکٹروں کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع اوکاڑہ کی کرپشن اور بدسلوکی کے خلاف آواز بلند کی۔

ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کے ایڈیٹر ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب کو ٹیلی فون پر اپنا موقف دیتے ہوئے ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ڈاکٹر محمد اشرف نے ان الزامات کی تردید کر دی ہے۔ ان کا کہنا ہے یہ کوئی طریقہ نہیں کہ جب کسی افسر سے ٹھیک کام کرنے کا کہا جائے تو وہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے کی بجائے اپنے افسرِ بالا پر کرپشن کا الزام لگا دے۔ الزام لگانا کوئی مشکل نہیں ہوتا، اگر کسی کے پاس میرے خلاف کرپشن کے ثبوت ہیں تو سامنے لائے اور متعلقہ فورم پر کارروائی کرے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ ایسا نہیں ہوسکتا ہے محکمانہ فرائض سے بھاگنے لئے کرپشن کے الزامات لگاتے ہوئے بلیک میلنگ کا سہارا لیا جائے۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ جن دو ویٹرنری افسران اور ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کا ذکر کیا گیا ہے وہ ڈاکٹر سجاد حیدر، ڈاکٹر وسیم عباس اور ڈاکٹر وسیم ہیں۔ ان کی ٹرانسفر کے بارے جو بتایا گیا حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ ان کی ٹرانسفر سے کسی بھی قسم کی انتقامی کارروائی کا تعلق نہیں اور اس سلسلے میں چیزیں ریکارڈ کا حصہ ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ویٹرنری افسر ڈاکٹر سجاد حیدر کی ٹرانسفر کے وجہ ایک انکوائری ہے۔ ہوا یوں تھا کہ موبائل ویٹرنری ڈسپنسری پر تعینات اس ویٹرنری افسر کا شفیق نامی ویٹرنری اسسٹنٹ اتوار کے روز سٹور سے میڈیسن اٹھاتا پکڑا گیا۔ ڈاکٹر سجاد حیدر سے میں نے رابطہ کر کے پوچھا کہ میڈیسن کدھر جاتی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے علم نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ آجائیں اور دیکھیں یہاں کیا ہورہا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میں نے سٹور سیل کر دیا اور دو سینئر ویٹرنری افسروں کی ڈیوٹی لگادی کہ سٹور چیک کریں اور فیکٹ فائنڈنگ رپورٹ دیں۔ ان افسروں کی رپورٹ کے مطابق سٹاک میں گڑبڑ تھی۔ میں نے یہ رپورٹ سیکرٹری لائیوسٹاک کو بھیج دی۔ انہوں نے ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر سجاد حیدر اور ان کے اسسٹنٹ کو ایڈمن رپورٹ کرنے کا کہہ دیا۔ اعلیٰ سطح پر اب اس معاملے کی انکوائری ڈائریکٹر لائیوسٹاک فیصل آباد ڈاکٹر ملک نواز کے پاس ہے جو کہ نیوٹرل آدمی ہے۔ ان کی انکوائری سے جو رپورٹ سامنے آئے گی اس سے واضح ہوجائے گا کہ ڈاکٹر قصوروار ہے کہ نہیں۔

ڈاکٹر اشرف نے بتایا کہ دوسرے ویٹرنری آفیسر کا نام ڈاکٹر وسیم ہے۔ اس کی پوسٹنگ جس ڈسپنسری میں تھی وہ کسی کی جگہ پر تھی۔ ڈاکٹر وسیم کا ان سے جھگڑا ہوا تو انہوں نے ڈاکٹر وسیم کو فریق بناتے ہوئے stay لے لیا اور ڈسپنسری بند کروادی۔ میں نے وہ کیس لڑا اور ڈسپنسری کھلوادی۔ اس جھگڑے کی وجہ سے ڈاکٹر وسیم عباس نے مجھے خود درخواست دی کہ میں اب یہاں نہیں رہنا چاہتا۔ اس طرح اس کی خواہش پر ٹرانسفر کردی گئی۔

ڈپٹی ڈائریکٹر دیپالپور ڈاکٹر وسیم عباس کے بارے ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے اپنے علاقے میں ٹرانسفر کے لئے خود سیکرٹری لائیوسٹاک کو درخواست دی ہوئی تھی۔ ٹرانسفر ان کی خواہش کے مطابق شادی وال میں ہوئی ہے جہاں سے وہ ٹرانسفر ہوکر بہادر نگر آئے تھے۔

ڈاکٹر اشرف نے مزید کہا کہ ڈاکٹر سجاد حیدر سے متعلقہ میڈیسن چوری کی انکوائری کا معاملہ اور ڈاکٹر وسیم عباس اور ڈاکٹر وسیم کی اپنی ٹرانسفر کے لئے دی جانے والی درخواستیں ریکارڈ کا حصہ ہیں۔ اس میں کوئی چیز ڈھکی چھپی ہے نہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ سیکریٹریٹ والے پہلے ایڈمن بلاتے ہیں اور افسر کی رائے جاننے کے بعد اس کی مناسب جگہ پر ٹرانسفر کرتے ہیں، یہ معمول ہے۔ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا اپنا طریقہ ہے کہ وہ کس طرح کسی کو ٹرانسفر کرتے ہیں، اس میں کسی کا نقصان نہیں۔

ڈاکٹر اشرف کے ردعمل کے جواب میں وی ڈی اے کے ایک رہنما سے میری بات ہوئی۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ اگر آپ اس پر اپنا موقف دینا چاہیں تو مجھے لکھ کر بھیج دیں یا ریکارڈ کروا دیں۔ اس کے بعد ایسا کچھ نہیں ہوا۔ ہاں سوشل میڈیا پر اس واقعہ سے متعلق ڈاکٹر کے حق میں کچھ ڈاکومنٹس اور ای میل کے سنیپ شاٹس ضرور شیئر کیے گئے۔

وی ڈی اے کے خلاف ہونے والی مبینہ کارروائیوں کے حوالے سے نومبر 2017 کے آغاز میں اوکاڑہ کی طرح ایک اجلاس بہاولنگر میں بھی منعقد ہوا۔ اس اجلاس اور ڈاکٹر اشرف کے جواب کے بعد ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے لوگ شکووں کی طرف چل پڑے اور پھر آہستہ آہستہ چیزیں کسی اور طرف جانے لگیں۔

نومبر کے آغاز ہی میں وی ڈی اے کے اہم رکن ڈاکٹر محمد یونس بھلہ نے مختلف مسائل پر اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن اور ڈائریکٹر جنرل ریسرچ سے ایک تقریب کے دوران گفتگو کی۔

سیکرٹری لائیوسٹاک کا انٹرویو

دسمبر 2017 میں سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب کے ساتھ میں نے ایک تفصیلی انٹرویو کیا۔ 17 دسمبر 2017 کو تقریباً تین گھنٹے اور پندرہ منٹ سے زائد دورانیے پر مشتمل یہ انٹرویو سیکرٹری لائیوسٹاک کے دفتر میں کیا گیا جس میں ہر موضوع پر کھل کر بات ہوئی۔ انٹرویو کو باقاعدہ ریکارڈ کیا گیا۔

انٹرویو کے بعد اسے ایڈٹ کرنے اور فائنل شکل میں لانے میں تقریباً بارہ دن لگے۔ انٹرویو کو پبلک کرنے سے دو دن قبل تجسس پیدا کرنے کی غرض سے ایک اشتہار جاری کیا گیا۔

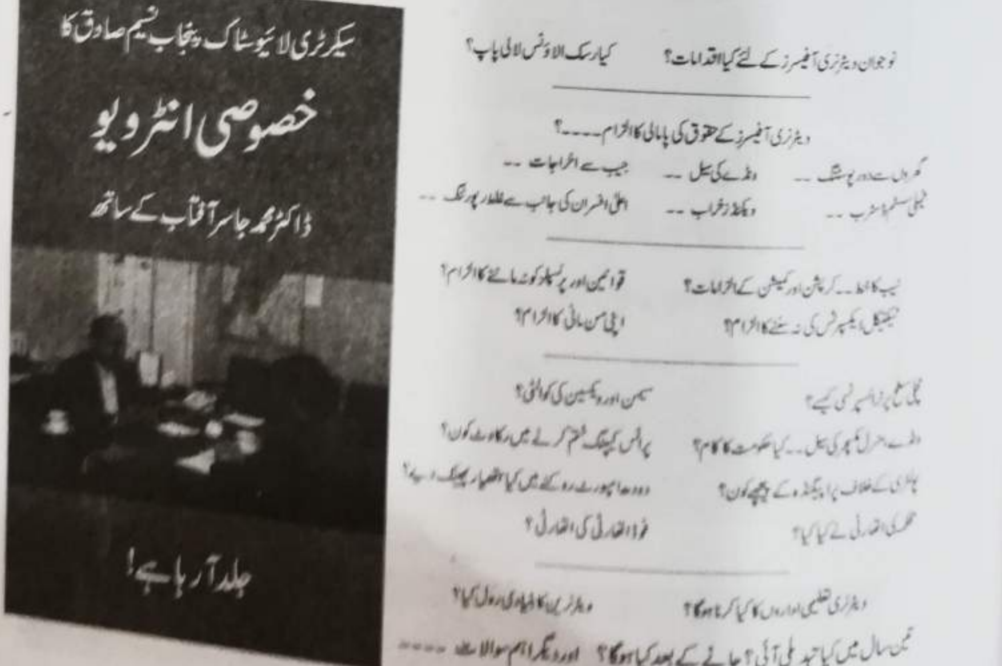

30 دسمبر 2017 کو یہ انٹرویو میرے فیس بک پیج کے ذریعے پبلک کر دیا گیا۔ اس کے بعد اسی انٹرویو کو ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز میں بھی چھاپا گیا۔ انٹرویو کو پبلک کرنے کے بعد اس کے ایک ایک حصے کو الگ الگ بھی پبلک کیا گیا تاکہ چیزیں ہائیلائیٹ ہو سکیں۔

سیکرٹری لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب نسیم صادق کا خصوصی انٹرویو

اگر میں نے یا میرے نیچے کسی افسر نے کرپشن کی ہے تو میں اس کا دیندار رہوں

بلکہ اگلے دس سال تک دیندار رہوں گا

پاکستان کے پولٹری سیکٹر سے تکلیف بھارت کو ہے۔ بطور سیکرٹری لائیوسٹاک سمجھتا ہوں کہ اس سیکٹر کو ٹارگٹ کیا گیا اور لوگوں کو متنفر کیا جا رہا ہے، پیچھے مافیا ہے

آج محکمہ لائیوسٹاک کو جو مقام حاصل ہوا ہے اس میں ڈی جی سے لے کر سینٹری ورکر تک سب کی محنت شامل ہے۔ اٹھارہ ہزار سٹاف کو جو عزت ملی وہ مجبور کرتی رہے گی کہ میرے جانے کے بعد بھی چیزیں ٹھیک چلیں

یہ تاثر غلط ہے کہ میں ٹیکنیکل لوگوں کی ایڈوائس نہیں لیتا اور من مانی کرتا ہوں۔ محکمہ کے ہر فیصلے کے پیچھے ماہرین اور پروفیسروں کی رائے شامل ہوتی ہے۔ اگر کوئی بھی ایکسپرٹ یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہماری رہنمائی کر سکتا ہے تو ایسے لوگوں کو آگے آنا چاہئے۔ لوگ تنقید ضرور کریں یہ ان کا حق ہے مگر وہ واقعی پروفیشن کے ساتھ اگر Sincere ہیں تو مجھے آ کر گائیڈ کریں۔ ایکسٹرنل پیراسائیٹس کے کنٹرول کا نتیجہ ہے کہ پنجاب میں کانگو کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا۔ ماس ویکسی نیشن اور ماس ڈیورمنگ کا مطلب 100 فیصد جانور نہیں، ایک پلاننگ سے لیبارٹری ٹیسٹ اور ٹیکنیکل ایڈوائز کے بعد سیگمنٹ اور لوڈ کے مطابق فیز ز میں کی جاتی ہے۔ ویکسی نیشن کا شیڈول ڈسٹرکٹ وائز ماہرین سے بنوایا۔ 9211 سسٹم سے دو نمبری کرنا یا جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔ پچھلے دو تین سال میں جو کچھ کیا اور جتنا بھی کیا اس کی تفصیلات پبلک کر چکے ہیں

اگر کسی کو شک ہے تو وہ کھل کر سامنے آئے اور ثبوت لائے۔ چھپ کر وار کرنا اور بغیر دستخط کے درخواستیں دینا بزدلی کی نشانی ہے۔ نیب کے خط میں بے بنیاد الزامات لگائے گئے

جانور PPRA کے ٹینڈرنگ پراسیس کے ذریعے وزن کے حساب سے لیتے ہیں۔ ہر جانور کی ڈائریکٹری موجود ہے۔ اگر کسی کو شک ہے کہ بچہ جانور کا نہیں تو ڈی این اے ٹیسٹ کروالے۔ FAO سے ویکسین خریدنے کے لئے PPRA، محکمہ قانون اور دیگر متعلقہ اداروں سے تحریری اجازت لی۔ موٹر سائیکل براہ راست ہنڈا کمپنی سے لئے اس میں کوئی مڈل مین نہیں۔ پانچ سپلائرز پچھلے 20 سال سے اربوں کا بزنس کر رہے ہیں، وہ میری فرمز کس طرح ہوسکتی ہیں۔ قوانین اور اصولوں کو فولو نہ کرنے کے الزام میں کوئی صداقت نہیں۔ یہ وہ محکمہ ہے جہاں کرپشن پچھلے تین سال میں ختم ہوگئی

رسک الاؤنس بالکل بھی لالی پوپ نہیں۔ تین سالوں میں ورکنگ سٹاف کو اعتماد ملا کہ جو محنت ،اور نیک نیتی سے کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور صلہ دیتا ہے

پنجاب کا یہ واحد محکمہ ہے جہاں ریکارڈ پروموشن ہوئیں۔ مختلف محکمے اور ایجنسیاں لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو جس طرح سے روندتے تھے اب ویسا ماحول نہیں رہا۔ کمپلینٹ کی صورت میں اگر سٹاف کی غلطی ہو محکمہ اسے اون کرتا ہے ورنہ سٹینڈ لیا جاتا ہے۔ اگر کسی نے شرارت کرتے ہوئے سٹاف کے خلاف درخواست دی تو اسکے خلاف ایکشن لیا۔ 50 فیصد سے زائد ڈی ڈی ایل ینگ لگے۔ ینگ ڈاکٹرز کی انٹرنیشنل ٹریننگ کروائی۔ 72 نوجوان ڈاکٹروں کو وہ گاڑیاں دی گئی ہیں جو میرے پاس بھی نہیں

اگر کوئی بھی سمجھے کہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی تو وہ میرے پاس ضرور آئے۔ فون چوبیس گھنٹے آن ہے۔ اتوار کو بھی available ہوتا ہوں

ایک بھی جگہ ایسی چیز نہیں کہ کسی کو جیب سے خرچ کرنا پڑے۔ کمرشل ایکٹویٹی سے سٹاف ہٹا کر 136 لوگ الگ لگادیے۔ اعلیٰ افسروں سے جب بھی کوئی شکایت آتی ہے نوجوان افسروں بارے تو اس کی ہیرنگ ون ٹو ون کرتا ہوں۔ اس کے باوجود اگر کسی جگہ مسئلہ ہے تو بتایا جائے

کوشش کی گئی کہ 90 فیصد سٹاف میں سے جو جہاں تھے وہاں رہیں۔ جو لوگ پوسٹنگ کے معاملے میں ڈسٹرب ہوئے وہ یا تو نئے لوگ ہیں یا وہ ہیں جو کام نہیں کرنا چاہتے

ماضی میں گھر کی پوسٹنگ کو مس یوز کیا جاتا رہا۔ یہ ریکارڈ پر ہے کہ لوگ تنخواہ محکمے سے بھی لیتے رہے اور پرائیویٹ کمپنیوں میں بھی کام کرتے رہے یا پھر پرائیویٹ کاروبار کرتے رہے

م سب کو حکومت نے نوکری کام کرنے کے لئے دی ہے۔ میرے سمیت جو کوئی بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جاب میں آتا ہے اسے پنجاب میں کہیں بھی لگایا جا سکتا ہے۔ PPSC کے اشتہار میں لکھا ہوتا ہے کہ پوسٹنگ کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ پوسٹنگ وہاں ہوگی جہاں لائیوسٹاک ہے۔ نئے آنے والوں کو لرننگ کے لئے دور لگایا مگر اس کے لئے ٹینیور فکس ہے، جو کوئی ایک خاص ٹینیور پورا کرتا ہے وہ چوائس سے نئی جگہ خود بخود چلا جاتا ہے۔ خواتین کو ان کی چوائس کے مطابق گھر کے قریب لگایا۔ جو بھی پروموشن ہوئی اسے ڈسٹرب نہیں کیا گیا

ویٹرنری ہیومین ریسورس کی نہ صرف پروڈکشن کو کنٹرول کرنا پڑے گا بلکہ اداروں کو Revamp بھی کرنا پڑے گا۔ ویٹرنری ڈاکٹر کا 95 فیصد کردار مینجمنٹ کے ساتھ ہے

ویٹرنری ڈاکٹر کی اہمیت میڈیکل ڈاکٹر سے کم نہیں۔ اگر اسی طرح کام کیا جاتا رہا صبر کے ساتھ تو محکمہ لائیوسٹاک کی مراعات بھی محکمہ صحت کے برابر ہو جائیں گی۔

پاکستان کا مستقبل صرف اور صرف لائیوسٹاک میں ہے۔ لائیوسٹاک سیکٹر میں اتنا پوٹینشل موجود ہے کہ یہ صحت کے مسائل کو حل کر سکتا ہے، یہ ایگریکلچر کو سپورٹ کر سکتا ہے۔ ہم ایگریکلچرل پروڈکٹس کو لائیوسٹاک پروڈکٹس کی شکل میں ویلیو ایڈڈ کر کے ایکسپورٹ کر سکتے ہیں۔ سمال ہولڈنگ اور آرگینک ہمارا سب سے بڑا edge ہے۔ ہمارا 80 فیصد دودھ آرگینک ہے جس کی بنیاد پر ہم دنیا میں بہتر ریٹ لے سکتے ہیں۔ بچوں میں سٹنٹڈ گروتھ کو روکنے کے لئے باہر سے بسکٹ منگوا کر کھلانے کی بجائے دودھ، گوشت اور انڈے کھلائیں۔ اگر حکومت کو پبلک کی ہیلتھ چاہئے، معاشی خوشحالی چاہئے، ہسپتالوں پر کم لوڈ چاہئے تو اس کے لئے محکمہ لائیوسٹاک پر توجہ دینا ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار سیکرٹری لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب نسیم صادق نے ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب ایڈیٹر ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز سے خصوصی گفتگو میں کیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ پہلے چھ مہینے مجھے چیزوں کو سمجھنے اور لوگوں کی سوچ اور ان کے مسائل جاننے میں لگ گئے۔ اس کے لئے میں نے چولستان اور قبائلی علاقوں سمیت پنجاب کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ ہمارا سوشل فیبرک باقی ممالک حتیٰ کہ انڈیا سے بھی مختلف ہے۔

ہمارے ہاں حالات اور نسلیں ہر ایک سو پچاس کلومیٹر کے بعد مختلف ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں ایک علاقے کے جانور کو دوسرے علاقے کے جانور کی طرح ہینڈل نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے پاس ہزاروں سالوں سے جانوروں کے مائیگریٹری روٹس ہیں۔ آج بھی سندھ، بلوچستان، افغانستان اور حتیٰ کہ ایران اور انڈیا سے بھی جانور پنجاب میں آتا ہے۔ ان حالات میں ہم نے پلان کیا کہ سب سے پہلے ہمیں اپنی پالیسی بنانی چاہئے تا کہ ایک سمت متعین ہو سکے۔ پالیسی بنانے کے لئے ہم نے تمام سٹیک ہولڈرز سے مشاورت کی۔ روایتی طور پر یہاں پالیسی فیڈرل لیول پر بنتی ہے اور نیچے ٹرانسفر ہوتی ہے۔ ہم نے الٹ کیا اور ضلعی سطح کی سوچ کو اکٹھا کرنے کے لئے گاؤں کی سطح پر مشاورت کر کے پالیسی بنائی۔ اس کے بعد ہم نے سٹاف کو متحرک کیا تا کہ محکمہ پر لوگوں کے اعتماد کی کمی کو دور کیا جا سکے۔

ان کا کہنا تھا کہ فارمر کا بزنس ماڈل ٹھیک کرنا سب سے ضروری تھا۔ ہم نے کوشش کی کہ لوگوں کو اعتماد دلائیں، ان کی ہز بنڈری پریکٹسز کو بہتر کریں، پروڈکشن اور ریپروڈکشن میں بہتری لائیں۔ اس سے کاسٹ آف پروڈکشن کم ہو جائے گی اور competitive موڈ میں آ جائیں گے۔ اس لئے ہم نے اپنا 90 فیصد فوکس غریب چھوٹے فارمر پر رکھا جو کہ لائیو سٹاک کا 93 فیصد ہے۔ ایک دو جانور والے کے لئے منصوبے بنائے۔ بجائے اس کے کہ فارمر جانور ہسپتال لے کر آئے، اس کا خرچہ ہو، وقت بھی لگے اور بیماری بھی پھیلے، ہم نے فارمر تک پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے نئی موٹر سائیکلیں خریدیں سٹاف کے لئے اور اپنی گاڑیوں کو موبائل ہسپتالوں میں بدلا۔ لیبارٹریاں اور ٹریننگ سنٹر بھی موبائل کر دیے۔ پبلک سے رابطے کے لئے لوکل زبان میں میسجنگ اور روبو کال کا سلسلہ شروع کیا۔ ان کی شکایات لوکل زبان میں سنی جاتی ہیں۔ ڈیٹا کو سنبھالنے کے لئے ایک دو تجربوں کی ناکامی کے بعد ہم 9211 کا سسٹم بنانے میں کامیاب ہو گئے جسے ہمارے پاس آئے ہر غیر ملکی ڈیلی گیشن نے نہ صرف سراہا بلکہ ساتھ لے کر گئے۔ یہ سسٹم اینڈ رائیڈ اور انٹرنیٹ کے بغیر عام موبائل پر کام کرتا ہے۔ اس سسٹم سے ہمیں جانور اور فارمر کی لوکیشن کا علم ہو گیا۔ اس کی بدولت ایک ایک جانور اور ایک ایک جانور کے مالک کی ریکارڈ

کیپنگ ہو رہی ہے۔ اب دو نمبری کرنا یا جھوٹ بولنا ممکن نہیں رہا۔ رورل پولٹری جسے بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا اسے دوبارہ ہم نے شامل کیا۔ زیرو کو ٹارگٹ کرنے کے لئے خواتین کی ٹریننگ کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ پرائمری سکول کے بچوں پر کام کیا تا کہ آنے والی نسل کو لائیوسٹاک کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ Preventive جو کہ دس فیصد تھا اسے نوے فیصد پر لے گئے جبکہ علاج معالجے پر فوکس دس فیصد رہنے دیا۔ اس سے بیماریوں کی شرح کم ہوتی جا رہی ہے۔ 1952 میں تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے جو ٹریننگ سکول رکھ غلاماں میں بنایا تھا اسے بھی ایکٹیویٹ کر دیا۔ گوشت کے سورس کو Diversify کرنے کے لئے پچھلے دو سالوں میں کٹے کی فیٹننگ بھی شروع ہو گئی ہے جس کے فارمز اب سو سے پانچ ہزار تک چلے گئے ہیں، سب کا ریکارڈ موجود ہے۔ ہم نے اپنے فارموں کی حالت بدل کر رکھ دی ہے، کبھی آ کر ضرور دیکھیں، ریکارڈ چیک کریں۔ ہم نیچر کو بھی ری ہیبلٹیٹ کر رہے ہیں۔ لالی اور چڑیا کو بچایا تا کہ پیراسائیٹس کے خاتمے کا نیچرل سسٹم کام کرتا رہے۔

انہوں نے بتایا کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ آج ایکریڈیٹڈ اور ISO سرٹیفائیڈ ہے۔ ویکسین کی کوالٹی کو بہتر کیا اور اس کی رینج کو بڑھایا۔ اب رورل پولٹری، ایکوائن اور اونٹ کے لئے بھی ویکسین بنائی جاتی ہے۔ سترہ میں سے تیرہ ویکسین خود بنا رہے ہیں۔ دو سال پہلے چھ بڑی ویکسین کوئٹہ اور کراچی سے منگواتے تھے، اب ایکسپورٹ کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ ہم نے FAO کو سیمپلنگ کروائی ہے کہ وہ ہم سے خریدیں۔ جنیٹک امپروومنٹ میں بنیادی کردار سلیکشن اور کلنگ کا ہے ہم نے صرف اے آئی کا ڈرامہ کئے رکھا۔ ہمارے اپنے فارموں پر پانچ سو جانور کی اموات ایک مہینے کی تھیں۔ بہت سارے ٹل کسی اور بریڈ کے تھے ریکارڈ میں نسل کوئی اور تھی۔ ہم نے بُلز کی کلنگ کی اور کولڈ چین سسٹم کو بین لاقوامی معیار کا بنایا۔ سیمن پروڈکشن یونٹ کے لئے ایکوپمنٹ اور مشینری کو اپ ڈیٹ کیا، کوئی نئی بلڈنگ نہیں بنائی بلکہ پرانی بلڈنگ کو بہتر کیا، اس سال اس کی بھی ایکریڈیٹیشن ہو جائے گی۔ SPU کی حالت بہتر ہونے سے سیمن کی کوالٹی اور مقدار بہتر ہوئی ہے۔ ہم نے بیسٹ میل کو بریڈنگ کے لئے گاؤں کی سطح پر رجسٹر کیا تا کہ اس کی

پروجنی کو بہتر کریں۔ پی ٹی پی کو بھی ٹیک اپ کیا مگر کسٹمائز کر کے۔ ڈی این اے پروفائلنگ پہلی دفعہ شروع کر دی کہ جھوٹ بولا ہی نہیں جا سکتا۔

ہمارے پاس 5700 پرائیویٹ ٹیکنیشن کام کر رہے ہیں وہ رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے علاوہ 4670 ہمارے اپنے ٹیکنیشن ہیں۔ اب انسیمی نیشن کی جسٹریشن ہوتی ہے۔ ہر سیمن ڈوز کا ریکارڈ اپ لوڈ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر سیمن damage ہو جائے تو وہ واپس کرنا ضروری ہے۔ سیمن لگنے کے بعد اس کے رزلٹ کی رپورٹ کی جاتی ہے۔ چھ آفیسرز ٹیکنیشنز کو مانیٹر کرتے ہیں۔ اب بُل ڈسٹرکٹ وائز کر دیے ہیں۔ ایک بُل کا سیمن دو ڈسٹرکٹس میں جاتا ہے جو کہ دو سال بعد روٹیٹ ہو جاتا ہے۔ ساہیوال، چولستانی اور ایگزوٹک کے ساتھ ساتھ باقی بریڈز کا سیمن بھی شرع کر دیا ہے۔ انسیمی نیشن کی بنیاد پر ٹیکنیشن کو incentive ملتا ہے جس سے کنسیپشن ریٹ بہت بہتر ہو گیا ہے۔ اب رجسٹرڈ پرائیویٹ ٹیکنیشن کو بھی سیمن اور گیس دینا شروع کر دی ہے جس کے ساتھ اسے ٹیگ فری ملتا ہے۔ اگر کوئی پرائیویٹ سیمن لگائے تو اسے بھی ٹیگ دیتے ہیں۔ ہمارے ٹیگ ڈسٹرکٹ وائز فوکسڈ اور سسٹم سے لنکڈ ہیں۔ ٹیگ لوکل جانوروں کے مطابق چھوٹے اور لچکدار بنائے ہیں۔ ہم نے نسل کشی کو مانیٹر کرنے کا سسٹم گاؤں کی دائی کی طرز پر بنایا ہے۔

ادویات کے بارے ان کا کہنا تھا کہ پہلے چھبیس میڈیسن نظر آتی تھیں، اب 93 ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ براڈ سپیکٹرم ختم کر دی ہے، اب ہر علاقے کا الگ سالٹ ہے۔ اس کے لئے ڈیزیز میپنگ اور منرل میپنگ کی گئی۔ پنجاب کا کراس سیکشنل سروے کیا گیا۔ ہم نے کنٹری میڈیسنز کو تیس سال کے بعد دوبارہ متعارف کروایا ہے جس سے 20 فیصد لوڈ کنٹری میڈیسن پر چلا گیا۔ اس کے لئے فارموں سے کیش کروپ ختم کر کے جوین، ہالو، کورتما، سونف، کلونجی وغیرہ اگانا شروع کر دیں۔ مورنگا، اسٹریلین کگر، چیڑ کو پروموٹ کیا۔ ٹینڈرنگ پراسیس کے ذریعے ان جڑی بوٹیوں کو پھر گرائنڈ کروا کر پیک کروایا جاتا ہے۔ زیادہ تر اس سے معدے سے متعلقہ ادویات تیار ہوتی ہیں۔

ڈیری فارمنگ بارے ان کا کہنا تھا کہ لوکل اور کراس جانور والا پروڈکشن سسٹم مستقبل میں چلے گا۔ ایگزوٹک کا survive کرنا مشکل ہے۔ ہمارا 93 فیصد دودھ اور گوشت لوکل

جانوروں والے چھوٹے فارمر سے آتا ہے۔ باقی شیئر لوکل کمرشل فارمرز کا ہے جو شہروں کے اردگرد ہیں۔ کارپوریٹ فارمنگ کا سسٹم ایک فیصد تھا اب کم ہو کر 0.6 فیصد رہ گیا ہے۔ یہ فارم جنہوں نے اکانومی آف سکیل کو انجوائے کرنا تھا sustain نہیں کر سکے۔ یہ intensive فیڈنگ پر جا کر دودھ تو زیادہ پیدا کر لیتے ہیں مگر جو کاسٹ برداشت کرتے ہیں وہ recover نہیں کر پاتے۔ اس پر LUMS کے پروفیسر صاحب کی سٹڈی موجود ہے، اسے متعلقہ لوگوں کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

محکمہ میں ہونے والی مزید تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پچھلے تین سالوں میں سب سے پہلے ہم نے اپنا مائنڈ سیٹ تبدیل کیا۔ ہمارے ورکنگ سٹاف کو اعتماد ملا ہے کہ جو شخص بھی محنت، شوق اور نیک نیتی سے کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور صلہ دیتا ہے۔ ہم نے صنفی تعصب کو ختم کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ ہیڈز کی ستائیس پوسٹوں پر خواتین کو لگایا، تین سو سے زائد نئی لیڈی ڈاکٹر نے جوائن کیا ہے۔ مختلف محکمے اور ایجنسیاں لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو جس طرح سے روندتے تھے، ان کے خلاف بغیر وجہ سے ایف آئی آر کرواتے تھے اب ویسا ماحول نہیں رہا۔ پچھلے تین سالوں میں ایک بھی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔ ایسی بھی ایف آئی آر ہوئی کہ اگر باردانہ نہیں ملا تو ڈاکٹر صاحب کو اندر کیا گیا، اب پروٹیکشن ہے۔ آج سے تین سال پہلے ہماری سٹاف کے خلاف چھ سو تیس کے قریب رٹ پٹیشن کورٹوں میں تھیں، آج کی ڈیٹ میں صرف تین کیس کورٹس میں ہیں اور وہ بھی اس لئے کہ یہ تینوں لوگ ملک سے باہر ہیں۔ چیف منسٹر کمپلینٹ سیل سمیت مختلف محکموں سے جو شکایات آتی ہیں اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اگر سٹاف کی غلطی ہے تو محکمہ اسے اون کرے ورنہ سٹینڈ لیا جائے۔ 2014 میں ہمارے سٹاف کے خلاف چیف منسٹر آفس میں چودہ سو نوے شکایات زیرِ التوا تھیں اور تقریباً ڈیڑھ سال میں اتنی ہی مزید آ گئیں۔ آج کی تاریخ میں میرے پاس صرف 81 شکایات زیرِ التوا ہیں۔ اگر کسی نے شرارت یا انتقامی کارروائی کرتے ہوئے سٹاف کے خلاف درخواست دی تو اسکے خلاف ایکشن لیا۔ محکمہ نے 511 کے قریب 182 کی ایف آئی آر ان لوگوں کے خلاف کروائیں جو ہمارے سٹاف کو تنگ کرنے کے لئے کوئی شکایت کرتے تھے۔

جلد از جلد حل کروالیا جائے۔

ٹرانسفر کے مسائل بارے سوال کرنے پر انہوں نے کہا کہ میرے سمیت جو کوئی بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جاب میں آتا ہے اسے پنجاب میں کہیں بھی لگایا جا سکتا ہے۔ پبلک سروس کمیشن کی جانب سے دیے جانے والے اشتہار میں بھی لکھا ہوتا ہے کہ پوسٹنگ پنجاب میں کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ میرے سمیت سب کو حکومت نے جو نوکری دی ہے وہ کام کرنے کے لئے ہے۔ ہمارا کام سروس دینا ہے۔ غریب مویشی پال حضرات کی ضروریات اور علاقہ دیکھ کر ڈیوٹی پر تعیناتی کی جاتی ہے۔ لائیوسٹاک صرف بڑے شہروں میں نہیں۔ لاہور، سرگودھا، راولپنڈی میں جب جانور نہیں تو وہاں سیٹیں کیسے بڑھائی جا سکتی ہیں۔ پچھلے تین سال میں 315 لوگوں کو لاہور سے دیہی علاقوں میں ڈیوٹی کے لئے بھجوایا گیا کیونکہ لاہور میں Decattling کی وجہ سے کام کم ہو گیا تھا۔ پوسٹنگ وہاں ہو گی جہاں لائیوسٹاک موجود ہے۔ ساؤتھ میں جانور زیادہ ہے تو سٹاف بھی وہاں زیادہ لگانا پڑا۔ اس کے باوجود کوشش کی گئی کہ نوے فیصد سٹاف میں سے جو جہاں تھے وہاں پر رہیں۔ اسی طرح جو بھی پروموشن ہوئی اسے ڈسٹرب نہیں کیا گیا۔ جو لوگ پوسٹنگ کے معاملے میں ڈسٹرب ہوئے وہ یا تو نئے لوگ ہیں یا وہ ہیں جو کام نہیں کرنا چاہتے ہیں یا پھر کسی انکوائری کے نتیجے میں ہوئے۔ جو لوگ نئے آئے ان میں لیڈی ڈاکٹرز کو ان کی چوائس کے مطابق گھر کے نزدیک لگایا گیا۔ جو میل سٹاف آیا ان تین سالوں میں، اسے جہاں جہاں بھی دور لگایا ان کی لرننگ کے لئے لگایا، یہ ضروری ہوتا ہے۔ مگر اس کے لئے پوری پلاننگ کی گئی اور ٹینیور فکس کیا گیا، جو کوئی ایک خاص ٹینیور پورا کرتا ہے وہ چوائس سے نئی جگہ خود بخود چلا جاتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ دراصل ماضی میں گھر کی پوسٹنگ کو مس یوز کیا جاتا رہا۔ یہ ریکارڈ پر ہے کہ لوگ تنخواہ محکمے سے بھی لیتے رہے اور پرائیویٹ کمپنیوں میں بھی کام کرتے رہے یا پھر پرائیویٹ کاروبار کرتے رہے۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ چیزوں کو بہتر کیا جائے۔ 80 فیصد لوگ ٹھیک ہو گئے، میں ان کا شکرگزار ہوں۔ جو پھر بھی نہیں سمجھا تو پھر ٹیکنیکل آفیسر نے انکوائری کی، پھر میں نے خود انکوائری کر کے فیصلہ کیا کہ انہیں سمجھ نہیں آ رہی، پھر ان کو

وہاں سے ڈسلوکیٹ کیا۔ ڈسلوکیشن میں آ کر پھر 80 فیصد لوگ ٹھیک ہو گئے۔ اب وہ اپنی جگہ واپس جا رہے ہیں۔ مجھے کام چاہئے، میں نے چیزوں کو ٹھیک کرنا ہے توڑنا نہیں ہے۔ اب میں دعوے سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے محکمے کا ہر فرد اور آفیسر بھرپور محنت کر رہا ہے تاکہ غریب مویشی پال حضرات اپنی پریشانیوں سے نکل سکیں۔

ویٹرنری افسر کے جیب سے اخراجات کرنے کے سوال پر سیکرٹری لائیوسٹاک نے کہا کہ جتنی بھی سکیمیں ہیں ہر سکیم میں فوٹو کاپی سے لے کر چائے تک کے پیسے اتنے رکھے گئے ہیں کہ پچھلے سال اس کا 58 فیصد سرنڈر کیا۔ ہر سکیم کا تحصیل وائز بجٹ موجود ہے وہ ایلو کیٹ کر دیا گیا ہے۔ ایک بھی جگہ پر ایسی چیز نہیں ہوتی کہ کسی کو جیب سے خرچ کرنا پڑے۔ اگر کسی جگہ مسئلہ ہے تو بتایا جائے۔ ونڈا بیچنے بارے بات کرنے پر انہوں نے کہا کہ کمرشل ایکٹویٹی سے سٹاف ہٹا کر 136 لوگ independent اس کام پر لگا دیے گئے ہیں اور اس کے لئے incentive بھی دے دیا گیا۔ ویکنڈز ڈسٹرب کرنے کے سوال پر انہوں نے جواب دیا کہ آف ڈیز میں نارمل وزٹ فارمز پر ہفتے اور اتوار کا ہوتا ہے۔ Saturday آن ہے اس لئے تمام اضلاع کا چیک کیا جاتا ہے اور کیا جاتا رہے گا۔ یہ یاد رہنا چاہئے کہ فارم کی ڈیوٹی چوبیس گھنٹے کی ہے۔ یہاں سٹیشن لیو کا کنسیپٹ ہوتا ہے۔ اگر کوئی لیو پر ہے تو کبھی کوئی مسئلہ ہوا نہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اعلیٰ افسروں کی جانب سے جب بھی کوئی شکایت آتی ہے نوجوان افسروں کے بارے تو اس کی ہیرنگ میں ون ٹو ون کرتا ہوں۔ جس کی کوئی جائز چیز ہوتی ہے تو اسے میں ری انکوائر خود کرتا ہوں۔ اس کے باوجود اگر کسی کو کسی بھی جگہ کوئی مسئلہ ہو یا کوئی سمجھے میرے ساتھ کسی جگہ زیادتی ہوئی ہے تو وہ میرے پاس ضرور آئے۔ میرا موبائل چوبیس گھنٹے آن رہتا ہے۔ میں اتوار کو بھی available ہوتا ہوں۔ نہ صرف وٹس ایپ گروپس چیک کرتا ہوں بلکہ SMS بھی راؤنڈ دی کلاک چلتی ہے۔ لیکن میری گزارش یہ بھی ہے کہ جھوٹ نہ بولا جائے۔ اب سسٹم ایسا ہے کہ سب کچھ ریکارڈ پر ہے۔ پندرہ منٹ میں ساری چیزیں سامنے آ جاتی ہیں۔ موبائل سے ہر چیز ٹریس ہو جاتی ہے۔ اب جھوٹ بولا نہیں جا سکتا۔ پولٹری کے خلاف پراپیگنڈہ کے سوال پر ان کا موقف تھا کہ کمرشل پولٹری نے ہمیں پروٹین

سورس کی گارنٹی دی اور شاید اس سے کم ریٹ پر پروٹین کی فراہمی ممکن نہیں۔ اس کے لئے مسلسل ڈیمانڈ ہونا ضروری تھا۔ مگر بدقسمتی سے کچھ لوگوں نے اپنے آپ کو پروجیکٹ کرنے کے لئے ایسی ایسی چیزیں اٹیچ کر دیں پولٹری سیکٹر کے ساتھ جو اسے تباہ کر رہی ہے۔ میں بطور سیکرٹری لائیوسٹاک سمجھتا ہوں کہ اس سیکٹر کو ٹارگٹ کیا گیا ہے اور لوگوں کو متنفر کیا جا رہا ہے یہ ساری چیزیں جانتے ہوئے کہ ان کے پیچھے لوجک نہیں ہے۔ یہ پلانڈ move ہے جو کچھ مافیا کی طرف سے چلائی جا رہی ہے۔ پولٹری سیکٹر پاکستان کا سب سے پرومزنگ اور پرگریسو سیکٹر ہے اور اس کی سب سے زیادہ تکلیف انڈیا کو ہے۔ انڈیا ہر کوشش کر رہا ہے اندر اور باہر سے کہ ہمارے ایکسپورٹ پوٹینشل کو کم کرے۔ ہمیں ختم کرنا ہوگا اس کنسیپٹ کو جو ہم ہر روز کہتے ہیں کہ اتنی ڈیڈ پولٹری ہے۔ اس کے لئے بتانا ہوگا کہ اگر واقعی اتنی مردہ مرغی نکل رہی ہے تو پھر ہم کیا کر رہے ہیں اور اگر نہیں نکل رہی تو پھر کیوں سیکٹر کو بدنام کر کے لوگوں کو متنفر کر رہے ہیں۔ یہ سب کیوں کیا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بہت بڑی کلیرٹی کی ضرورت ہے۔ کسی نے اس سے تو متنفر نہیں کیا جو ایکسپائرڈ دودھ اربوں روپے کا ماہانہ باہر سے آ رہا ہے۔ کیا کھاتے ہیں، کیا پیتے ہیں، پانی میں کیا ہے، دودھ میں کیا ہے، اسے بھی دیکھ لیں۔ کیا آج سے سات سال پہلے جو سیمپل جرمنی میں گئے ان کا فیصلہ ہو گیا، کیا سزا مل گئی۔ کیا فارمالین کوٹنگ کے ساتھ انڈیا سے سمگل ہو کر لاہور کے ہوٹلوں میں بکنے والا مٹن بند ہو گیا۔ جو ہو رہا ہے اس کا نقصان سیکٹر کو ہوگا اور پبلک کو بھی۔ ساری چیزیں سٹینڈ سٹل پر چلی جائیں گی، انویسٹمنٹ بند جائے گی۔ پروڈکشن سسٹم ڈپریس ہوں گے۔ پینک سیل شروع ہو جائے گی۔ ہر ادارے کو اپنے منڈیٹ کے مطابق چلنا چاہئے۔ میڈیا گین کرنا یا سیکٹر کو ڈینٹ ڈالنا نہیں بلکہ ویژن کے ساتھ چیزوں کو پلان کرنا چاہئے۔ چیزوں کو ریفورمز میں لے کر آنا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔

انہوں نے مزید کہا کہ پولٹری کی سیل بڑھانے کے لئے Planned Move ہونی چاہئے۔ ہمیں دودھ اور گوشت کے آؤٹ لیٹس کو Revamp کرنا ہوگا۔ لیکن یاد رکھیں یہ ملک شاید یورپ یک دم نہیں بن سکتا۔ ہر سال ہم عید پر اپنے بچوں کو فریش میٹ کی ٹریننگ دیتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ یہاں فروزن چکن، فروزن میٹ یا پاسچرائزڈ دودھ یا

یو ایچ ٹی دودھ کی سیل فوری شروع ہو جائے۔ میرا خیال ہے ایسا نہیں ہوگا۔ لوگ فریش دودھ اور گوشت پسند کرتے ہیں۔ لاہور کی مثال لے لیں جہاں پچھلے تین سال میں کھلے دودھ کی سیل تین گنا بڑھی ہے۔ پبلک بیسٹ جج ہوتی ہے۔

ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ پرائس کیپنگ اور ملک پاؤڈر امپورٹ جیسے ایشوز کا نہ نتیجہ نکلا اور نہ ہی ہتھیار پھینکنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جب مجبور کریں گے کہ سو والی چیز کو ساٹھ میں بیچا جائے تو پھر جو ہوگا اس کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یہ سیکٹر تب چلے گا جب اسے ڈیمانڈ اینڈ سپلائی پر پہنچائیں گے اور فارمر کو کاسٹ آف پروڈکشن دیں گے۔ فارمر تب پروڈکشن کرے گا جب اس کی کاسٹ پوری ہوگی۔

نیب کے لیٹر بارے ان کا کہنا تھا کہ یہ مجھے نیب سے کمیونیکیٹ نہیں ہوا۔ ہاں غیر رسمی ذرائع سے یہ میرے تک پہنچا ہے، میں نے دیکھا ہے اسے، اس میں بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ نیب میں جانے والوں کو شاید اس بات کا اندازہ نہیں کہ ایک خاص قیمت کے ٹینڈر کی تمام تفصیلات نیب کو بھجوانا ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس سلسلے میں نیب کے پاس ہمارے سارے ڈاکومنٹس آج کی تاریخ تک اپ ڈیٹڈ ہیں۔ جتنی بھی پولٹری ہم نے تقسیم کی اپنے فارم سے دی بطخیں یونیورسٹی کے ذریعے لیں، انہیں ہم ادائیگی کرتے ہیں۔ جانور اپنے فارم سے بھی لیتے ہیں اور مارکیٹ سے ٹینڈرنگ پروسیس کے ذریعے بھی لیتے ہیں۔ جو جانور یا پرندے اپنے فارم سے دیتے ہیں اس کی باقاعدہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ مارکیٹ سے جانور PPRA کے ٹینڈرنگ کے پراسس کے ذریعے لیتے ہیں۔ یہ جانور وزن کے حساب سے خریدے جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں کم زیادہ ریٹ کا سوال ہی نہیں بنتا۔ اس ریٹ میں کلنگ، دس فیصد ریجکشن، دس دن تک موت، ٹرانسپورٹیشن، ڈیڑھ مہینے کی کوارنٹائن کا خرچہ، اور تقسیم کے اخراجات سب شامل ہیں۔ یہ واحد چیز ہے جس میں سپلائر کی چیخیں نکلتی ہے کہ ہر جگہ پر سختی ہوتی ہے۔ سلیکشن، خریداری، ڈسٹری بیوشن، ادائیگی سب ڈاکٹر کرتے ہیں۔ جانور جو تقسیم کرتے ہیں تین مہینے پہلے ہمارے پاس آتا ہے۔ اسے ٹیگ کرتے ہیں۔ ٹیسٹ کرتے ہیں۔ کوارنٹائن میں رکھتے ہوئے اسے ٹیم اور ٹرین کرتے ہیں تاکہ گھر میں جا کر مسئلہ نہ کرے۔ ڈیمونسٹریشن کے لئے جانوروں کو

ڈسپلے میں لگایا جاتا ہے جہاں پر چھتیس گھنٹے بینیفشری اسے وزٹ کرتے ہیں۔ وہاں نمبرنگ کی جاتی ہے اور پھر فارمر جو پرچی اٹھاتا ہے اس کے مطابق عوام اور میڈیا کے سامنے اسے جانور دے دیا جاتا ہے۔ ہر جانور جو تقسیم کیا وہ انشورڈ ہوتا ہے۔اس کے بعد جانور کی جیوٹیگنگ کی جاتی ہے۔گھر پہنچ کر جیوٹیگنگ دوبارہ کی جاتی ہے۔اس کے بچے جیو ٹیگ ہیں۔ ہر جانور کی ڈائریکٹری موجود ہے۔ کسی کو شک ہے ڈائریکٹری دیکھ سکتا ہے۔اگر کسی کو شک ہے کہ بچہ جانور کا نہیں تو ڈی این اے کروالے۔بینیفیشری کا سوفٹ ویئر موجود ہے تاکہ ٹرانسپرنسی موجود رہے۔ظاہری بات ہے زندگی والی چیز ہے،اس میں موت آجاتی ہے۔ 7 فیصد اموات acceptable ہیں سال ریومنٹس میں، ہماری 3 فیصد ہیں۔پندرہ دن میں اگر کوئی مسئلہ ہوا تو سپلائر نے بھرنا ہے۔اس کے بعد اگر انشورنس آتی ہے تو مالک کو اس کے علاقے سے ریپلیسمنٹ لیکر دیتے ہیں اور اسے بھی جیوٹیگ کرتے ہیں۔

ویکسین میں پیپرا کو نظر انداز کرنے کے الزام بارے ان کا کہنا تھا کہ یہ ویکسین ہم نے FAO سے خریدی جس کی وجہ سے کم ریٹ ملا۔اس سلسلے میں PPRA، محکمہ قانون اور دیگر متعلقہ اداروں سے سمری کے ذریعے لکھوا کر اجازت لی۔موٹر سائیکل اور جانوروں میں کمیشن بارے انہوں نے کہا کہ ہم نے موٹر سائیکل براہ راست ہنڈا کمپنی سے لئے جو جاپان کی کمپنی ہے۔اس میں کوئی مڈل مین شامل نہیں تھا۔اب جاپانیوں سے میرے جیسا بندہ کمیشن لے لے تو پھر بڑی بات ہے۔ہاں میں نے ان سے ضرور فائدہ لیا ہے، وہ ہر موٹر سائیکل کے ساتھ ساڑھے آٹھ لٹر پٹرول اور تین ہزار کنسیشن ہے۔یہ تقریباً پنتالیس لاکھ بنتا ہے پٹرل کی مد میں جو سٹاف کو لے کر دیا۔پانچ سپلائرز کا ریکارڈ چیک کرلیں، وہ پچھلے بیس سال سے اربوں کا بزنس کررہے ہیں، وہ میری فرمز کس طرح ہوسکتی ہیں۔اس کے باوجود اگر پھر بھی کسی کو شک ہے اور کسی کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ کھل کر سامنے آئے اور ثبوت لائے۔اس طرح چھپ کر وار کرنا اور بغیر دستخط کے درخواستیں دینا بزدلی کی نشانی ہے۔اگر میں نے کرپشن کی ہے تو میں اس کا دیندار ہوں بلکہ اگلے دس سال تک ان تین سالوں کا دیندار رہوں گا۔اگر میرے نیچے میرے کسی افسر نے کرپشن کی ہے تو پھر

بھی میں دیندار ہوں۔ جہاں تک یہ الزام رہا کہ میں قواعد وضوابط اور قوانین کو فولو نہیں کرتا تو اس میں بھی کوئی صداقت نہیں۔ ابھی عدالتیں اور باقی ایجنسیاں موجود ہیں، لوگ جاتے ہیں، 600 رِٹ پٹیشن ہوئیں ایک بھی accept نہیں کی گئی اس کا مطلب کہیں قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

انہوں نے مزید کہا کہ میں گارنٹی سے یہ بات کرتا ہوں کہ یہ وہ محکمہ ہے جہاں کرپشن پچھلے تین سال میں ختم ہوگئی ہے۔ ہماری نوے فیصد ٹرانزکشن کراس چیک کے ذریعے ہوتی ہیں جو کہ کسی خاص بندے کے اکاؤنٹ میں جاتا ہے۔ تمام سکیموں کے چیکس پبلک کے سامنے تقسیم ہوتے ہیں اس لئے یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی کو رقم نہ ملے یا کلرک تنگ کرے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اب ہمارا بجٹ ڈائریکٹر کے پاس ہے جو میڈیسن کا ہوتا ہے یا وہ ہوتا ہے جو نیچے تقسیم کرنا ہو۔ ڈائریکٹر بجٹ کی تقسیم نیچے کراس چیک کے ذریعے کرتا ہے۔ اس میں کرپشن ممکن نہیں۔ میڈیسن کی خریداری نیشنل ٹینڈر کے ذریعے ہوتی ہے جو ہم براہِ راست پروڈیوسنگ کمپنی سے کرتے ہیں۔ اس ٹینڈر میں انٹرنیشنل کمپنیاں بھی شرکت کرتی ہیں۔ میڈیسن کے ٹینڈر میں یہ کنڈیشن لگائی جاتی ہے کہ اگر یہ چیز پورے پاکستان میں کسی جگہ پر بھی کم ریٹ پر سپلائی ہوئی تو وہ ریکوری کرلی جائے گی۔ میڈیسن کی ڈسپیچ ایڈمن ڈیپارٹمنٹ مانیٹر کرتا ہے۔ چیک اینڈ بیلنسز بہت زیادہ ہیں۔ سپلائی آرڈر دینے والے بھی دس ہیں اور لینے والے بھی پندرہ ہیں۔ ہماری ایک ایک میڈیسن، ایک ایک وائل ریکارڈ کی جاتی ہے۔ میڈیسن اور پبلک کی کاؤنٹنگ بھی اپ لوڈ ہوتی ہے ہمارے سسٹم میں۔ جہاں میڈیسن گئی اور کہاں لگی، اس کا تحصیل وائز ریکارڈ موجود ہے۔ ہر سنٹر پر اس کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ اگر پچاس ڈوز کی وائل دی اور ایک دو بچ گئیں یا ضائع ہوگئیں تو لکھا گیا کہ ضائع ہوگئی۔ جو سیمن کا سٹرا پھٹ گیا تو وہ واپس آنا ضروری ہے۔ FAO سے FMD کی ویکسین کی جتنی بوتلیں آئیں خالی ہونے کے بعد ان کو محفوظ کرلیا گیا ہے تاکہ کسی بھی وقت چیک کیا جاسکے۔ ہمارا اب سسٹم ایسا ہے کہ کوئی جھوٹ بول نہیں سکتا۔ دس منٹ میں پتہ چل جاتا ہے کہ کونسی دوائی کہاں سے نکلی، کس نے جاری کی، کس فارمر کے پاس لگی اور کتنی لگی۔ لوگوں کو اس سسٹم کی ڈیمو لینی چاہئے۔ اصل

میں کچھ لوگوں کے سٹیکس کو نقصان ہوا ہے میں مانتا ہوں کیونکہ مڈل مین نکل گیا۔اس سے کچھ لوگوں کے ذاتی مفادات پورے نہیں ہو رہے۔کچھ لوگوں کی ریٹائرمنٹ کے بعد سپلائر اور ٹھیکیدار بننے کی خواہش بھی پوری نہیں ہوسکی۔ایسی خواہشات اب پوری ہوں گی بھی نہیں۔

ایک معاملے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ماس ویکسی نیشن یا ماس ڈیورمنگ کا مطلب 100 فیصد جانور نہیں۔کارپٹ کا مطلب سو فیصد ہوتا ہے، کارپٹ ویکسی نیشن صرف ایک دفعہ شروع میں کی، اس کے بعد ماس ویکسی نیشن کی۔کارپٹ ڈیورمنگ کبھی نہیں کی اور نہ ہی یہ ممکن ہے۔ماس کا مطلب ہے بہت زیادہ یعنی بڑے پیمانے پر۔ماس ڈیورمنگ لیبارٹری ٹیسٹ اور ٹیکنیکل ایڈوائز کے بعد سیگمنٹ اور لوڈ کے مطابق کی جاتی ہے۔صرف اس علاقے میں کی جاتی ہے جہاں ضرورت ہوتی ہے۔اگر کوئی پرابلم نہ ہوتو نہیں کی جاتی۔یہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں مختلف ہوتی ہے۔کس موسم میں انٹرنل پیراسائیٹ کو فوکس کرنا ہے اور کس موسم میں ایکسٹرنل کو،ٹیکنیکلی دیکھ کر آگے بڑھا جاتا ہے۔یہ ایکسٹرنل پیراسائیٹ کو کنٹرول کرنے کا ہی نتیجہ ہے کہ کانگو کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا پنجاب میں۔میں نے فیڈرل گورنمنٹ کو لکھ کر کہا کہ پنجاب میں کانگو کا کوئی کیس نہیں، لکھ کر دینا بہت مشکل ہوتا ہے۔اسی طرح ویکسی نیشن کا شیڈول ڈسٹرکٹ وائز بنوایا، میرے پاس دستخط ہیں ان ماہرین اور پروفیسروں کے جنہوں نے یہ شیڈول بنائے۔ ہر ضلع کا شیڈول مختلف بنا ہے۔یہ واضح رہنا چاہئے کہ ڈی ورمنگ اور ویکسی نیشن [illegible] پلاننگ سے کی گئی۔سب سے پہلے ڈیزیز میپنگ کی۔پھر منرل میپنگ کی۔اس کے بعد پروپر پلاننگ کی گئی۔چھ یونیورسٹیوں کے پروفیسرز سے اس کے فیزز بنوائے۔اسی [illegible] ڈی ورمنگ اور ویکسی نیشن فیزز میں کر رہے ہیں۔ہم نے جہاں جہاں ویکسی نیشن [illegible] ڈیورمنگ کی اور کتنی کتنی کی، مکمل تفصیلات سالانہ رپورٹ میں موجود ہیں، اسے ضر[illegible] لیا جائے۔اس کے باوجود اگر کوئی کہے کہ ویکسی نیشن یا ڈیورمنگ نہیں کرنی چا[illegible] ہم کم ازکم اس کی رائے کا احترام ضرور کریں گے، وہ آگے آئے اور ہمیں گائیڈ کرے۔

کمرشل سرگرمیوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میں مانتا ہوں کہ یہ ہمارا کام نہیں مگر

اسے کرنا ضروری تھا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو کوالٹی سٹینڈرڈ بتائے جائیں۔ اس سے مارکیٹ کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا کیونکہ ہمارا حصہ مارکیٹ میں 1 فیصد سے بھی کم ہے۔ ہاں یہ ضرور فرق پڑا ہے کہ اب پرائیویٹ سیکٹر نے کوالٹی کو بہتر کرنا شروع کر دیا اور قیمتیں بھی نیچے آئی ہیں۔ پرائیویٹ سیمن میں تو محکمہ کے ساتھ بھی دھوکہ ہوا۔ اب ڈی ان اے ٹیسٹ کے ذریعے یہ ممکن نہیں رہا کہ کوئی دو نمبری کرے یا جھوٹ بولے۔

اتھارٹی بارے ان کا کہنا تھا کہ جب نئی چیز آتی ہے تو مسائل بھی آتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود بریڈنگ اتھارٹی نے بڑا کام کیا اور مافیا کے آگے کھڑی ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ جعلی کھل بنانے والی آئل ملز اور ونڈا ملز کو بھی ہاتھ ڈالا۔ میں گارنٹی کے ساتھ کہنے کو تیار ہوں کہ پرائیویٹ سیمن میں دو نمبری نوے فیصد کم ہوگئی ہے۔ اپنے کام کو آہستہ آہستہ کیا تاکہ لوگوں کے لئے facilitator کا کردار ادا کریں کہ مقصد بہتری تھا۔ ابھی کیسز پینڈنگ ہیں کیونکہ زیادہ ایف آئی آر رجسٹر 144 پر ہوئیں۔ چونکہ اس معاملے میں باقی محکموں نے بھی invovle ہونا تھا اس لئے ٹریبونل کے ایک ممبر کا فیصلہ پینڈنگ ہے۔ اگلے چند دنوں میں یہ بھی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہم اتھارٹی میں اس دفعہ سٹاف بھی بڑھائیں گے۔ کوشش ہے کہ چیزیں مزید بہتر ہو جائیں۔

ویٹرنری ایجوکیشن بارے انہوں نے کہا کہ ویٹرنری پروفیشن اور ملک کے ساتھ مزید سنجیدگی دکھانا ہوگی تاکہ ویٹرنری ہیومین ریسورس کی پروڈکشن بہتر ہو سکے۔ چیزیں میرے ذہن میں ہیں مگر میں ایشوز کو ایک ایک کر کے پکڑتا ہوں کیونکہ بائیٹ اتنی لینی چاہئے جتنی Swallow کی جا سکے۔ اگر میں محکمہ کی بات کروں تو ہمارے پاس سٹاف کو مرجنگ اور ریشنلائز کرنے کے بعد بھی سات سو سیٹیں زیادہ ہیں۔ اپنے ملک اور زمینی حقائق کو سمجھے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ بین الاقوامی ٹھپے لگوانے کے لئے ایگزوٹک پر ریسرچ کی جاتی رہی ہے۔ ہمیں گورے بابوں کے پاس جانے کی بجائے اپنے چولستان اور گاؤں کے بابے کے پاس جانا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں ویٹرنری ہیومین ریسورس کی نہ صرف پروڈکشن کو کنٹرول کرنا پڑے گا بلکہ اداروں کو Revamp بھی کرنا پڑے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ویٹرنری ڈاکٹر کا پچانوے فیصد کردار

مینجمنٹ کے ساتھ ہے، میڈیسن تو ایکسٹریم کی بات ہے۔ اب ویٹرنری تعلیمی اداروں کو اپنی سمت اسی تناظر میں درست کرنی چاہئے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ویٹرنری ڈاکٹر کی اہمیت کسی طرح سے بھی میڈیکل ڈاکٹر سے کم نہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اگر اسی طرح کام کیا جاتا رہا صبر کے ساتھ تو محکمہ لائیوسٹاک کی مراعات بھی محکمہ صحت کے برابر ہو جائیں گی۔ مگر اس کے لئے صبر سے انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ ان کی اہمیت کا اندازہ تو ستر سال سے ہے جبکہ لائیوسٹاک کے لئے حکومت conscious ہی ابھی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس محکمہ نے کام کر کے دکھایا ہے۔ آج پنجاب میں محکمہ لائیوسٹاک کو جو مقام حاصل ہوا ہے اس میں ڈی جی سے لیکر سینٹری ورکر تک سب کی محنت شامل ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ میں ٹیکنیکل لوگوں کی ایڈوائس نہیں لیتا اور من مانی کرتا ہوں۔ ڈیپارٹمنٹ کے ہر فیصلے کے پیچھے ہمارے ٹیکنیکل سٹاف کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر خوشی محمد، ڈاکٹر ممتاز، ڈاکٹر سجاد، ڈاکٹر نسیم، ڈاکٹر افضل اور ویٹرنری یونیورسٹی کے وائس چانسلر جیسے ماہرین اور UVAS اور دیگر یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کی رائے شامل ہوتی ہے۔ چودہ سے زیادہ پروفیسر ایسے ہیں جن سے میں مشاورت کرتا ہوں ان سے متعلقہ معاملے پر۔ تمام متعلقہ یونیورسٹیاں اپنی inputs دیتی ہیں۔ بہت سے معاملات میں FAO کی observation ہمارے اوپر ہے۔ FAO نہ صرف ہمیں گائیڈ کرتا ہے بلکہ انہوں نے ویکسی نیشن میں ہمارے سٹاف کی پرفارمنس کو مانیٹر کر کے اسے incentive بھی دیا جس کی ادائیگی محکمہ نے کی۔ ہم نے جو پالیسی بنائی اس کو بھی سرکولیٹ کر کے تمام سٹیک ہولڈرز کی نہ صرف رائے لی بلکہ ان کی سفارشات کو شامل بھی کیا۔ پنجاب تو دور مجھے اگر کوئی ٹنڈو جام یونیورسٹی کا پروفیسر میسج کر دے تو میں اسے بھی کال بیک کرتا ہوں۔ جو ماہرین یہ سمجھتے ہیں کہ میں ان کی بات نہیں سنتا تو شاید اس میں کمیونیکشن گیپ ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی میرے پاس آئے گا تو کچھ سکھا کر جائے گا۔ میری گزارش ہے کہ اگر کوئی بھی ایکسپرٹ یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہماری رہنمائی کر سکتا ہے تو ایسے لوگوں کو آگے آنا چاہئے اور اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ ہم ان کی ضرور ایڈوائز لیں گے۔

آخری سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد چیزیں ٹھیک چلیں گی۔میرا بتیس سال کا تجربہ ہے کہ چیزیں نیچے آتی ہیں مگر اتنا نہیں آتیں، پبلک آنے نہیں دیتی۔آج محکمہ لائیوسٹاک کے اٹھارہ ہزار سٹاف کو جو عزت ملی ہے وہ انہیں مجبور کرتی رہے گی کہ اسی طرح محنت سے کام کریں۔اسی طرح ستر لاکھ لوگوں کو جو ریلیف ملا ہے، وہ بھی اس سے باہر نہیں آنا چاہیں گے۔آج محکمہ لائیوسٹاک پر غریب لائیوسٹاک فارمر اور عوام کے بڑھتے ہوئے اعتماد کی اصل وجہ محکمہ کے عملہ کی دن رات کی محنت، سچی لگن اور بروقت مدد ہے۔آخر میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے پچھلے دو تین سال میں جو کچھ بھی کیا اور جتنا بھی کیا اس کی تفصیلات پبلک کر چکے ہیں۔ہم نے ہر شعبے کی کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ بنائی ہے۔لوگ تنقید ضرور کریں یہ ان کا حق ہے مگر ان رپورٹوں کو بھی پڑھ لیں اور سب سے بڑھ کر اگر وہ واقعی پروفیشن کے ساتھ Sincere ہیں تو مجھے آ کر گائیڈ کریں۔

انٹرویو پر ردِ عمل اور سیکرٹری لائیوسٹاک کے نام خط

سال 2018 کے آغاز سے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے رویے میں مزید شدت آ گئی۔ جنوری 2018 سے ایسوسی ایشن کے مطالبات اور شکوے کھل کر سامنے آنے لگے۔ اپنے مطالبات کے لئے ایسوسی ایشن نے میڈیا کا سہارا بھی کھل کر لینا شروع کر دیا۔ جنوری 2018 کے وسط میں ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ کا انعقاد ہوا جس میں سیکرٹری لائیوسٹاک کے انٹرویو کو خاص طور پر زیرِ بحث لایا گیا اور اس میٹنگ کے بعد ایک پریس ریلیز جاری کی گئی جس میں انتہائی سخت الفاظ میں سیکرٹری لائیوسٹاک کی پالیسیوں کی مذمت کی گئی۔

سیکرٹری لائیوسٹاک نے حکومت پنجاب سے تاریخ ساز بجٹ صرف اور صرف حکومتی تشہیر کے لئے حاصل کیا

چیچہ وطنی (پریس ریلیز) ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کے زیر اہتمام چیچہ وطنی میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب کی صوبائی کابینہ اور سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس صدر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب ڈاکٹر محمد ریاض اور چیئرمین سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی ڈاکٹر سہیل عظمت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ شرکاء ڈاکٹر محسن سبطین، ڈاکٹر عبدالقدوس، ڈاکٹر سجاد سلطان، ڈاکٹر آصف نسیم، ڈاکٹر اکبر علی، ڈاکٹر وقار، ڈاکٹر عبدالمالک، ڈاکٹر یونس بھلا، ڈاکٹر عثمان چٹھہ، ڈاکٹر علی اجواد، ڈاکٹر عباس، ڈاکٹر افضال اعوان، ڈاکٹر عامر نذیر ودیگر نے سیکرٹری لائیوسٹاک نسیم صادق کے حالیہ انٹرویو جو کہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز میں شائع ہوا

کے حوالے سے سیکرٹری لائیوسٹاک کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ سیکرٹری لائیوسٹاک نے حکومت پنجاب سے تاریخ ساز بجٹ صرف اور صرف حکومتی تشہیر کے لئے حاصل کیا اور اس کے لئے دن رات محکمہ لائیوسٹاک کے عملے کو ذہنی وجسمانی اذیت کے ساتھ ساتھ مالی پریشانیوں سے بھی دوچار کیا۔حکومت پنجاب کا اربوں روپے کا بجٹ اور اس کے تحت جاری منصوبہ جات کاغذی کارروائی سے مزین ہورہے ہیں جبکہ ان کا تسلسل اور ان کی افادیت وقتی طور پر ہے۔لیکن نہ تو ان پالیسیوں کا دیرپا تسلسل ممکن ہے اور نہ ہی ان کو جاری رکھنے کے لئے آئندہ اتنا تاریخی بجٹ مختص کرنا آسان ہے۔

اس وقت محکمہ میں جاری بہت ساری ADP سکیموں میں محکمہ لائیوسٹاک کے عملے کو دن رات کوہلو کے بیل کی طرح ہانکا جارہا ہے اور ان سکیموں کی کاغذی کارروائیوں کے اخراجات لائیوسٹاک کے عملہ کو اپنی جیبوں سے ادا کرنا پڑ رہے ہیں جبکہ سیکرٹری لائیوسٹاک کا دعویٰ ہے کہ انہیں 58 فیصد بجٹ سرنڈر کرنا پڑا۔

اجلاس کے شرکاء نے فیصلہ کیا کہ پنجاب بھر کے ڈاکٹرز اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے علاوہ کوئی اور ڈیوٹی سرانجام نہیں دیں گے۔آج منعقدہ اجلاس میں درج ذیل فیصلے کیے گئے۔

1۔سیکرٹری لائیوسٹاک فی الفور محکمہ میں جاری خوف و ہراس کی فضا کو ختم کرنے کے لئے محکمہ پر غیر ضروری دباؤ ختم کریں اور محکمانہ فرائض کو سرکاری ٹائم میں ہی سرانجام دیا جائے۔ہر وقت کی ایمرجنسی نافذ کرنے کی پالیسی کو ختم کیا جائے۔آئندہ کوئی ویٹرنری ڈاکٹر کار سرکار مقررہ اوقات کے بعد سرانجام نہیں دے گا۔

2۔ویٹرنری ڈاکٹرز صرف اور صرف اپنے پیشہ ورانہ امور سرانجام دیں گے۔کوئی ڈاکٹر ڈیٹا اپ لوڈ نہیں کرے گا۔اس کام کے لئے محکمہ پیشہ ور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی خدمات حاصل کرے۔

3۔تمام جاری ADP سکیموں میں آئندہ کوئی ڈاکٹر فوٹو کاپی کے اخراجات اپنی جیب سے ادا نہیں کرے گا۔آج تک ہونے والے فوٹوسٹیٹ اخراجات فی الفور ادا کیے جائیں۔

4۔آئندہ کسی بھی ڈاکٹر کو بغیر ریگولر انکوائری اور ختمی فیصلہ تک ٹرانسفر نہیں کیا جائے گا اگر یہ روش ترک نہ کی گئی تو تمام ڈاکٹرز احتجاج کرنے میں حق بجانب ہونگے۔

5۔ سیکرٹری لائیوسٹاک کی یہ منطق کہ گھر کی پوسٹنگ کو ویٹرنری ڈاکٹرز اپنی ذاتی منفعت کے لئے استعمال کرتے ہیں، یہ انتہائی غلط تاثر ہے۔ جبکہ حقیقت میں جو ڈاکٹر اپنے گھر یا علاقہ میں تعینات ہوگا وہ وہاں دلجمعی سے کام کرے گا اور حتی المقدور کوشش کرے گا کہ عوام الناس کو شکایت کا موقع نہ دے۔ لہٰذا سیکرٹری لائیوسٹاک اپنی اس پالیسی کو تبدیل کرتے ہوئے لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں اور انہیں ممکنہ حد تک ان کے گھروں کے نزدیک فوری طور پر ٹرانسفر کریں۔

6۔ محکمہ میں جاری پالیسیوں کے بارے میں ویٹرنری ڈاکٹرز کو ہر وقت سولی پر نہ لٹکایا جائے اور کسی بھی اسائنمنٹ کو پورا کرنے کے لئے مناسب وقت اور سہولیات فراہم کی جائیں اور یہ توقع نہ رکھی جائے کہ ویٹرنری ڈاکٹرز اپنی جیب سے اعلیٰ کوالٹی کے کیمرے /موبائل خرید کر فیلڈ ایکٹیویٹی کو ای میل یا واٹس ایپ کریں۔ آئندہ کوئی بھی ڈاکٹر ان سہولیات کے بغیر ایسی کوئی اسائنمنٹ ادا نہیں کرے گا۔

7۔ ویٹرنری ادارہ جات میں ادویات ویٹرنری ڈاکٹر کی ڈیمانڈ کے بغیر نہ دی جائیں۔ اپنی مرضی سے ادویات کی فراہمی کو آئندہ کوئی ڈاکٹر قبول نہیں کرے گا۔ آج تک جن ڈاکٹرز نے سرپلس ادویات کی رپورٹ دی ہے انہیں فوری طور پر واپس کیا جائے اور آئندہ بھی اس چیز کا خیال رکھا جائے۔

8۔ آئے روز میٹنگ پر آنے جانے کے اخراجات آج تک ادا نہیں کئے گئے۔ لہٰذا آج کے بعد اگر ٹی اے/ ڈی اے نہ ملا تو کوئی ڈاکٹر آئے دن کی میٹنگز اٹینڈ نہیں کرے گا۔

9۔ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کا اعزازیہ منصفانہ تقسیم نہیں ہو رہا جس کو فی الفور یقینی بنایا جائے۔

اجلاس کے شرکاء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگر آئندہ کسی بھی ویٹرنری ڈاکٹر کو ہراساں کیا گیا تو تمام اضلاع اس ڈاکٹر کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے اور انصاف کی فراہمی کے لئے ہر ممکن حد تک جائیں گے۔

اجلاس کا اختتام دعائیہ کلمات اور شرکاء کی آمد کے شکریہ سے ہوا جس میں ملک وملت کی سلامتی کی دعا مانگی گئی۔

جنوری کے وسط ہی میں وی ڈی اے کے صدر کی جانب سے انتہائی سخت الفاظ پر مشتمل مبینہ پیغامات سوشل میڈیا کے ذریعے جاری کئے گئے۔

[redacted] ...

January 15

We the Pakistani people get independence from British Empire. Muslims were rulling over India before British. Now every one knows that British defeated Muslims and rulled in India on following basic principles
1. Divide and Rule
2. Purchased the people from community which were available for sale
3. Created Harassment
4. Give minimum incentives for people of India and get maximum for British.

Now same is doing N. S with us.
1. He divided vets in VDA and PVMA. He divided para vets in PVA and Livestock Employes Association.
2. He selected/purchased vets from whole punjab to implement his agenda.
3. To create harassment he made policy of report to admin department and transfer ADL to apvo and Deputy to SVO etc
4. Give minimum to punjab breeders and get maximum benefit from budget of billions.

Dear its time to save the department. Its time to start "LIVESTOCK DEPARTMENT BACHAO TEHRIK".
Look at health department. N. S has not made a single hospital at punjab level to which we can compare with basic health unit in health department. Thousands of vets and para vets are unemployed and instead of their best utilisation N. S is awarding licence to quacks. World is moving far advance to emryo transfer and he is leading Pakistan to Hazrat Adam A. S era of natural mating and bogus record formation. Dear vets Khudara hosh k nakhun lo. We have to tell that these breed destruction policies are our great loss. We are destroying our assets for political gain. Livetock department must not be charity organisations. Kindly we all must play our role. VDA will share our vision to make Pakistan prosperous country through livestock improvements. Kindly come forward and play your role.
We have got Pakistan and its now upto us that how to make it stronger and more powerful.
Regards .
Dr.M.Riaz
President VDA Punjab

[redacted]

January 14

AOA dear vets. We are well aware of the miserable conditions in which vets are living and specially out of District vets. Their net saving per month is not more than 15000 and no social and family life. While our Class four official is earning more than 15000 and is deputed at home station too. Economically what is the difference between a cattle attendant and a veterinarian?
What wrong we have done with the department that they are throwing us hundreds of miles away from home?
Why there is no difference between a V. O, SVO and APVO?
Dear we have played our maximum role to uplift our department and even then why one man is not taking our issues seriously ?
Reason is that they have considered us as slaves and we have no courage to speak. Our silence has made them so much brave. Dear vets our demands are based on facts We have to play our role for the prestige of our profession. No one will come to address our issues. We have passed PPSC after DVM and got this job. Its not a gift from any one. We will perform our duties in punjab interests and not for the bally bally of any body Be ready for final move. Rega,rds Dr Muhammad Riaz president VDA punjab

Like Comment

انہی دنوں ایسوسی ایشن نے اپنا موقف مختلف قومی اخبارات کے ذریعے بھی لوگوں تک پہنچایا۔

تنظیم کا مقصد خالص دودھ، گوشت کی پیداوار میں اضافہ، صوبہ میں معاشی راہ کو ہموار کرنا ہے: ڈاکٹر محمد ریاض

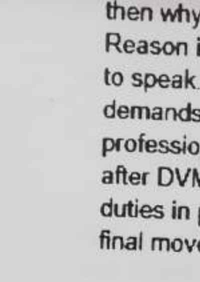

ملتان (تحصیل رپورٹر) صدر وٹرنری ڈاکٹر ایسوسی ایشن پنجاب ڈاکٹر محمد ریاض نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ان کی تنظیم کے قیام کا مقصد خالص دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ کرنا ہے اور صوبہ میں معاشی راہ کو ہموار کرنا ہے اور ان عظیم مقاصد کی تکمیل تک وٹرنری ڈاکٹر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 3 سالوں سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے میرٹ کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور متعدد بار ان کے سامنے مطالبات پیش کئے گئے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ وٹرنری ڈاکٹر کی دور افتادہ مقامات پر تبدیلی انتقامی کارروائی ہے۔ ہم وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ محکمہ لائیو سٹاک میں وٹرنری ڈاکٹرز کش پالیسی کا فوری نوٹس لیا جائے اور وٹرنری ڈاکٹر کو میڈیکل ڈاکٹر کے برابر تنخواہ دی جائے ورنہ وہ احتجاج کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

[redacted]

فورٹ عباس سے
محمد سلیم زاہد

محکمہ لائیوسٹاک پر غیر ضروری دباؤ ختم کرنے کی ضرورت

وی ڈی اے کے دبنگ رویے کا سلسلہ یہاں رکا نہیں بلکہ اس میٹنگ کی خبریں اخبارات میں آنے کے چند دن بعد ہی سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب کو خط لکھا گیا جس کی کاپی وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر لائیوسٹاک پنجاب کو بھی بھیجی گئی۔ اس خط میں مطالبات پر کھل کر بات کی گئی۔

VETERINARY DOCTORS ASSOCIATION PUNJAB
Vetdoc.association@gmail.com

جناب سیکرٹری لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب بھر کے ڈاکٹرز کی ہر دل عزیز اور واحد حقیقی نمائندہ جماعت ہے جس نے بہت کم عرصہ میں پنجاب بھر کے ویٹرنری ڈاکٹرز کا اعتماد حاصل کیا اور ویٹرنیری ڈاکٹرز کو درپیش مسائل کو حل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی اور اس ضمن میں ہر دستیاب فورم کو ویٹرنری ڈاکٹرز کے درپیش مسائل سے آگاہ کرنے کا عزم کیا۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ویٹرنری ڈاکٹرز کو درپیش مسائل کے حل کے لئے اپنی سفارشات اور موجودہ مسائل جناب کے گوش گزار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ان مسائل کو فوری طور پر حل کرتے ہوئے ویٹرنری ڈاکٹرز میں پائی جانے والی بے چینی، بدامنی اور ذہنی اذیت کا خاتمہ کیا جائے۔

اس وقت پنجاب بھر میں محکمہ لائیوسٹاک میں بہت ساری ADP کی سکیموں کو جاری کیا ہوا ہے جس کی کاغذی کاروائی اور آئے روز کی بار ہا معلومات کی فوری فراہمی کے لئے ویٹرنری ڈاکٹرز پر وقت بے وقت دباؤ ڈالا جاتا ہے اور ملازم کی نجی زندگی کو نہایت بری طرح سے متاثر کرتے ہوئے اس کی خانہ داری کو متاثر کیا جاتا ہے۔ لہذا آج کے بعد کسی بھی ملازم کو دفتری اوقات کے بعد کام کا نہ کہا جائے وگرنہ ملازم حکم عدولی میں حق بجانب ہوگا۔

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آج دن تک کسی بھی ویٹرنری ڈاکٹر کو فوٹو سٹیٹ کی مد میں کوئی ادائیگی نہ کی گئی ہے اور بہت سارے ویٹرنری ڈاکٹرز کو آج تک ان کی ڈسپنسریوں کے بجلی کے بل کی ادائیگی بھی نہیں کی جاتی ہے اگر جناب کا [illegible] ہے کہ چاہے [illegible] لے کر فوٹو سٹیٹ کا [illegible] دیا ہے تو جناب ذرا اس کی بھی جانچ پڑتال کریں کہ کتنے ڈاکٹرز کی جیب پر [illegible] نہیں ہیں۔ لہذا آج کے بعد کوئی ڈاکٹر اگر [illegible] [illegible] سے انکاری [illegible] جناب [illegible] بلایا جائے [illegible] اس ظلم کے ساتھ پنجاب بھر کے ڈاکٹرز [illegible]

اس وقت محکمہ لائیو سٹاک میں جاری شاہی فرمان کی پالیسی کسی بھی طور پر قانونی و اخلاقی زمرہ میں نہیں آتی۔ لہذا آج کے بعد کسی ڈاکٹر کو بغیر ریگولر انکوائری اور حتمی فیصلہ کے آنے تک ایڈیسن رپورٹ نہ کیا جائے اور شفاف انکوائری کو یقینی بنایا جائے۔

محکمہ لائیو سٹاک میں اعداد و شمار کو اپ لوڈ کرنا ایک غیر پیشہ وارانہ کام ہے۔ جس کے لئے محکمہ لائیو سٹاک کو پیشہ ور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی خدمات مستقل بنیادوں پر حاصل کرتے ہوئے ویٹرنری ڈاکٹرز کو ان کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے عہدہ براہ ہونے دیا جائے اور اس ضمن میں ڈاکٹرز کو حراساں نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو ڈیٹا اپ لوڈ کرنے پر مجبور کیا جائے کیونکہ اس مد میں بھی آج تک ڈاکٹرز کی اپنی جیب بھی محکمہ کی مدد گار رہی ہے۔ لہذا آج کے بعد کوئی ڈاکٹر ڈیٹا اپ لوڈ نہیں کرے گا۔

پنجاب بھر کے سرکاری محکموں میں مروجہ ٹرانسفر پالیسی کو محکمہ لائیو سٹاک میں من و عن نافذ العمل کیا جائے۔ باہمی تبادلہ پنجاب بھر کے محکمہ جات میں اگر نافذ العمل ہو سکتے ہیں تو محکمہ لائیو سٹاک میں کیوں نہیں ہو سکتے۔ یہ منطق نہایت عجیب ہے کہ لوگ گھر کی پوسٹنگ کو مس یوز کرتے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ محدود تنخواہ میں گھر سے دور ذاتی اخراجات ویٹرنری ڈاکٹرز کا معاشی استحصال کرتے ہوئے اس کے کام کی استعداد کو بری طرح متاثر کرتے ہیں اور وہ اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے بااحسن عہدہ براں ہونے سے قاصر ہوتا ہے۔ لہذا گھر سے دور ہونا اور پوسٹنگ کی پالیسی کو فی الفور تبدیل کرتے ہوئے باہمی تبادلہ کی عرضیاں فوری طور پر قبول کی جائیں۔

محکمہ لائیو سٹاک اگر جدید خطوط پر ملازمین سے کام لینے کا عزم [illegible] ہے تو اس کیلئے ویٹرنری ڈاکٹرز کو متعلقہ [illegible] کے لئے وہ سہولیات بھی مہیا کی جائیں۔ [illegible] ویٹرنری ڈاکٹرز اتنا صاحب استطاعت نہیں ہے کہ [illegible] میں اپنی کارکردگی کا [illegible] لئے لیلائز میں لے کر جائے

اور اپنی ذاتی گرہ سے واٹس ایپ کرے اور خدانخواستہ اگر ان امور کی سرانجامی میں کوتاہی ہو تا دیبی کاروائی کا سامنا کرنا پڑے۔ لہذا اگر محکمہ نے ویٹرنری ڈاکٹرز سے مستعدی کام لینا ہے تو مستعد سہولیات بھی محکمہ فراہم کرے بصورت دیگر کوئی ڈاکٹر ان امور کو سرانجام دینے کا پابند نہیں ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک میں ملازم لیڈی ویٹرنری ڈاکٹرز کے لئے فیلڈ ڈیوٹی سرانجام دینا نہایت تکلیف دہ کام ہے۔ کیونکہ نا تو وہ محکمہ میں دی جانے والی موٹر سائیکل کی سہولت سے مستفید ہو سکتی ہیں اور نہ ہی محکمہ کے پاس ان کے لئے سواری کا مناسب انتظام ہے۔ لہذا محکمہ یا تو انہیں آسان اقساط پر گاڑی فراہم کرے یا پھر انہیں فیلڈ ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

محکمہ لائیوسٹاک نے ویٹرنری ڈسپنسریز پر فراہم کی جانے والی ادویات کا ذخیرہ بغیر کسی ویٹرنری ڈاکٹر کی متعلقہ ڈیمانڈ کئے خرید کیا ہے اور اب یہ ذخیرہ ویٹرنری ڈاکٹرز کے سر پر زبردستی تھونپا جا رہا ہے۔ لہذا ماہ دسمبر تک ویٹرنری ڈاکٹرز نے جو اضافی ادویات ماہانہ سٹاک پوزیشن میں ظاہر کی ہیں۔ انہیں فوری طور پر واپس کیا جائے۔ تاکہ ڈاکٹرز ان ادویات کے زیر بار نہ آئیں۔

محکمانہ امور کی سرانجامی کے لئے منعقدہ میٹنگ کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں اور اس کے لئے ویٹرنری ڈاکٹرز کو ٹی اے/ڈی اے کی بابت کہا جاتا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں۔ لہذا اگر محکمہ کے پاس مناسب فنڈ موجود نہ ہیں تو ان میٹنگ کو ویٹرنری ڈاکٹرز کے لئے پریشانی کا سبب نہ بنایا جائے۔

محکمہ لائیوسٹاک میں اس وقت افسران کی تضحیک کی روش کو ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن یکسر مسترد کرتے ہوئے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ او پی ایس کی پالیسی کو فی الفور ختم کیا جائے اور سلیکشن پالیسی کی جگہ میرٹ پالیسی اپنائی جائے اور سینیئر افسران کو جونیئر افسران کے ماتحت لگا کر انہیں ذہنی اذیت سے دوچار نہ

کیا جائے تمام او پی ایس افسران کو فی الفور تبدیل کرتے ہوے حقدار سینئر افسران کو ان عہدوں پر تعینات کیا جائے۔

جناب نے عرصہ دراز سے ویٹرنری ڈاکٹرز کو رسک الاؤنس دلوانے کا وعدہ کر رکھا ہے رسک الاؤنس اور نان پریکٹس الاؤنس ہر ویٹرنری ڈاکٹرز کا بنیادی حق ہے اور اس ضمن میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے جناب سے اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی تھی لیکن جناب نے فرمایا کہ نسیم صادق کا نام ہی کافی ہے لہذا اگر اب جناب اجازت دیں تو اس مطالبے میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ذمہ رسک الاؤنس اور نان پریکٹس الاؤنس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی ذمہ دار عطا فرمائیں اور یقین کامل رکھیں کہ ویٹرنری ڈاکٹرز اپنے حقوق کی یقینی فراہمی کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔

امید واثق ہے کہ بیان کردہ حقائق کو ذاتی پسند ناپسند سے بالاتر ہو کر ویٹرنری ڈاکٹرز کی استعداد کار کو بہتر کرنے کی تجاویز سمجھتے ہوئے ان مطالبات کو تسلیم کیا جائے گا تاکہ ویٹرنری ڈاکٹرز ذہنی یکسوئی اور دلجمعی سے اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کو بااحسن ادا کر سکیں اور ملک وملت کی ترقی میں اپنا موثر کردار ادا کر سکیں۔

اللہ پاک ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

خیر اندیش
16/01/2018
ڈاکٹر محمد ریاض
صدر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب

کاپی برائے اطلاع ومناسب کاروائی:

1۔ خادم اعلیٰ پنجاب جناب میاں محمد شہباز شریف صاحب

2۔ وزیر لائیوسٹاک جناب آصف سعید منیس صاحب

خط کے جواب میں سرکاری سطح پر کوئی ردِعمل نہیں آیا البتہ کچھ مسائل کے حل کے لئے اقدامات ضرور کئے گئے۔ مثال کے طور پر شکوہ تھا کہ لوگوں کو اپنی جیب سے پیسے لگانے پڑتے ہیں فوٹو کاپی وغیرہ کے لئے، اس کے لیے تمام اضلاع کے ایڈیشنل ڈائریکٹرز سے کہا گیا کہ وہ اپنے افسروں سے بل مانگ کر فوراً پراسیس کریں۔

نمبری: 241-42 مورخہ: 15-1-2018

منجانب: ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک، وہاڑی

بجانب: ۱۔ تمام ویٹرنری اسسٹنٹ (VA) صاحبان، ضلع وہاڑی
۲۔ تمام اے۔ آئی۔ ٹی (AIT) صاحبان، ضلع وہاڑی

عنوان: فراہمی بلز برائے ادائیگی اخراجات بابت فوٹو کاپی اور بل بجلی وغیرہ۔

قلمی ہے کہ فیلڈ سٹاف کی جانب سے اکثر زبانی شکایت سننے میں آرہی ہے کہ مختلف ماہانہ رپورٹس کی تیاری کے سلسلہ میں اُنہیں اپنی جیب سے بہت زیادہ فوٹو کاپیاں کروانا پڑتی ہیں جنکی اُنکو کوئی ادائیگی نہیں ہوتی اور اسی طرح اُنہیں اپنے متعلقہ ویٹرنری ہسپتال/ ڈسپنسری کے بل بجلی بھی مقررہ وقت میں واپڈا کو ادائیگی ممکن بنانے کیلئے اپنی جیب سے خرچ کرنا پڑتے ہیں۔

اس سلسلہ میں آپ تمام ملازمین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپکے متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک صاحبان اور دفتر ہٰذا کے پاس بجلی اور متفرق اخراجات کی ادائیگی کیلئے فنڈز دستیاب ہیں۔ آپ اپنے بل برائے فوٹو کاپی اور بجلی وغیرہ بمعہ درخواست بنام ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک/ ایڈیشنل ڈائریکٹر صاحب برائے ادائیگی رقم بابت بل بجلی یا رقم فوٹو کاپی اپنے انچارج ڈاکٹر سے دستخط کروا کے متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک صاحب کے دفتر جمع کروائیں تاکہ بلوں کی ادائیگی کو یقینی بنایا جا سکے۔

ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک
وہاڑی

منجانب:۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک گوجرانوالہ
فون نمبر: 055-3493545 فیکس نمبر: 055-3493560
ای میل:۔ diogujranwala@livestockpunjab.gov.pk
adigujranwaladist@gmail.com

نمبری 231 مورخہ 18-01-2018

بجانب:۔ (i) ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک تحصیل گوجرانوالہ، وزیرآباد، کاموئکی اور نوشہرہ ورکاں
(ii) اے پی وی اوز/ ایس وی اوز/ وی اوز صاحبان

عنوان:۔ فراہمی بلز برائے ادائیگی متفرق اخراجات، فوٹو کاپی اور بل بجلی وغیرہ

قلمی ہے کہ زیر دستخطی کے علم میں آیا ہے کہ فیلڈ سٹاف کو بعض مدات مثلاً فوٹو کاپی، بل بجلی و متفرق اخراجات میں اپنی جیب سے ادائیگی کرنا پڑتی ہے جو کہ قلیل تنخواہ پر بھاری بوجھ ہے۔

لہٰذا آپ صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ دفتر ہٰذا کے پاس بجلی، فوٹو کاپی و متفرق اخراجات کی ادائیگی کے فنڈز دستیاب ہیں لہٰذا آپ فوری طور پر اپنے متعلقہ فیلڈ سٹاف سے رابطہ کر کے تمام قابل ادائیگی کے مطالبات کے بل دفتر ہٰذا میں جمع کروائیں تاکہ اُن پر کارروائی کرتے ہوئے ان کی ادائیگی کو ممکن بنایا جا سکے۔

ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک
گوجرانوالہ

انہی دنوں ایسوسی ایشن کے لوگوں نے ایک اہم وٹس ایپ گروپ میں اپنے مطالبات کا ذکر کیا تو انہیں اس گروپ سے نکال دیا گیا۔

ویٹرنری افسر کا قتل

20 جنوری 2018 کو ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ سرگودھا میں ایک ویٹرنری آفیسر پر اس کے ویٹرنری اسسٹنٹ کی جانب سے مبینہ طور پر قاتلانہ حملہ کر دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب اس حملے میں شدید زخمی ہوئے۔ اس واقعہ کے فوراً بعد سیکرٹری لائیوسٹاک سمیت محکمہ کے اعلیٰ افسران حرکت میں آئے۔ حکومتِ پنجاب نے اسے ہائی لیول کیس لیتے ہوئے اس کے لیے اعلیٰ سطح پر اقدامات اٹھائے۔ زخمی ڈاکٹر کو سرگودھا کے ڈسٹرکٹ ہسپتال میں رکھنے کے بعد انتہائی نگہداشت اور سیکیورٹی میں لاہور شفٹ کیا گیا جہاں وہ زیرِ علاج رہے۔ حملے کے بعد کی خبر ملاحظہ فرمائیں۔

انکوائری سے ناراض ویٹرنری اسسٹنٹ کی جانب سے ویٹرنری آفیسر پر قاتلانہ حملہ، شدید زخمی ڈاکٹر ہسپتال میں زیرِ علاج

لاہور (نیوز ویوز سروس) سرگودھا میں انکوائری کے معاملے پر ناراض ویٹرنری اسسٹنٹ کی جانب سے مبینہ طور پر ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر عمران نذیر پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق خواتین کو ہراساں کرنے اور چند دیگر معاملات پر انکوائری کی وجہ سے ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے متعلقہ افسروں سے ناراض تھا۔ اس معاملے پر ویٹرنری اسسٹنٹ نے مبینہ طور پر ایک پلاننگ کے تحت ڈاکٹر عمران نذیر پر فائرنگ کی۔ ڈاکٹر عمران نذیر کو زخمی حالت میں سرگودھا ہسپتال میں ابتدائی کارروائی کے بعد لاہور سروسز ہسپتال منتقل کر دیا گیا جہاں وہ انتہائی نگہداشت میں زیرِ علاج ہیں۔

ڈاکٹر عمران کے زخمی ہونے کے بعد ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن حرکت میں آئی اور میڈیا کے ذریعے واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ ایسوسی ایشن کے صدر کی جانب سے سوشل میڈیا پر ایک سٹیٹس دیا گیا جس میں اس سارے معاملے پر سیکرٹری لائیوسٹاک کی سرگرمیوں کو سراہا مگر ساتھ میں کچھ شکوے شکایتیں بھی کر ڈالیں۔

روزنامہ نوائے وقت

ویٹرنری ڈاکٹر عمران نذیر پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتے ہیں

اس حملہ کے ملزم کو فوری پکڑا جائے: ڈاکٹر ریاض کی پریس کانفرنس

[illegible]مان (خبر نگار) صدر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب ڈاکٹر ریاض احمد نے پریس کانفرنس میں جنرل سیکرٹری ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن سرگودھا ڈاکٹر عمران نذیر پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتے ہوئے ملزم کو بلاتاخیر گرفتار کر کے اس کیخلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب [illegible] نامعلوم وجوہات کی بنا پر ویٹرنری ڈاکٹرز کا [illegible] مقامات پر تبادلہ کر دیا جس کی وجہ سے [illegible] کے عالم میں ہیں کہ ان کے اپنے ویٹرنری اسسٹنٹ نے ان پر قاتلانہ حملہ کر دیا ہے جس سے [illegible]

[redacted]
January 20

AOA. No doubt vets community is in shock and painful condition on Sargoda incident. We all are praying for our beloved brother Dr Imran Nazir and hopefully he will be recovered by the grace of Allah Almighty
Quick response from Worthy Secretary sb and other higher ups to handle this situation shows their deep love and pain for vets community and all of us are appreciating this vital role.
Further more it is requesting to Secretary sb and All higher ups that 1. We should take it as test case and a committee may kindly be constituted to collect all evidences, inquire the matter and public the final report which reflects reasons behind this very sad incident.
2. How to avoid such incidents in future
3. In time Punishment to culprit according to rules

It is requesting to Secretary sb that kindly spare some time and fix a meeting with VDA officials on 25th of this month and listen our issues and if he found positive then may kindly be solved. Dear Sir we are neither black sheep nor pressure group. We are loyal to our country and department and we are performing our best for the uplifting if our department and people involved in this business and will continue our duties. But sir kindly take the notice of people around you which are misguiding you and giving suggestions to avoid such meeting with VDA. Hopefully our face to face inter action will solve this condition. Waiting for your kind response Sir
Regards Dr Muhammad Riaz
President VDA punjab

Love Comment

اس کے بعد ایسوسی ایشن نے 25 جنوری کو لاہور میں ڈاکٹر عمران نذیر کی عیادت کرنے، ان کی فیملی سے ملنے اور اس کے بعد سیکرٹری لائیوسٹاک سے ملنے کا باقاعدہ اعلان کر دیا۔

[redacted]
January 23

[illegible]
ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا ایک وفد مورخہ 25 01 2018 بروز جمعرات کو ڈاکٹر عمران نذیر [illegible] سیکرٹری [illegible] ڈی اے سرگودھا کی عیادت کے لیے لاہور سروسز ہسپتال پہنچے گا اور ان کے [illegible] سے گفت و شنید کے بعد اس المناک واقعہ کا مکمل جائزہ لے گا۔ ان کو دکھ کی اس گھڑی میں وی ڈی اے کی طرف سے ہر طرح کے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائے گا بعد ازاں یہ وفد جناب سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب سے ملاقات کرے گا اور ان کو لائیوسٹاک محکمہ میں ایسے واقعات کی وجوہات اور اپنے شدید تحفظات سے آگاہ کرے گا۔ نیز میں ویٹرنری ڈاکٹرز کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے لیے تجاویز پیش کرے گا۔ سیکرٹری لائیوسٹاک سے ملاقات کے بعد جو نتیجہ اخذ ہو گا اس کے مطابق وی ڈی اے کابینہ کی مشاورت سے مستقبل کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔
ڈاکٹر محمد ریاض بھلہ
پریس سیکرٹری ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب

مقررہ تاریخ کو ایسوسی ایشن کے لوگ ہسپتال پہنچے اور ڈاکٹر عمران کی عیادت کے بعد ان کی فیملی سے ملے اور انہیں انصاف دلوانے کی یقین دہانی کروائی۔ البتہ اس دوران سیکرٹری لائیوسٹاک سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے لوگ جو لاہور کے گرد تھے، جتنے دن بھی زخمی ڈاکٹر ہسپتال رہے،

کوئی نہ کوئی شخص چکر لگاتا رہا۔

اگلے روز 26 جنوری کو ڈاکٹر عمران نذیر کو ڈاکٹر بچانے میں کامیاب نہ ہو سکے اور وہ زندگی کی بازی ہار گئے۔ ڈاکٹر عمران کے انتقال کے بعد نماز جنازہ پر ایسوسی ایشن نے جانے کا اعلان کیا اور یہ بھی تلقین کی گئی کہ ہر شخص پرامن رہے اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھے۔

نماز جنازہ کے بعد سیکرٹری لائیوسٹاک نے ڈاکٹر عمران نذیر کے گھر جا کر تعزیت کی۔

سرگودھا۔ سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب نسیم صادق اور ڈپٹی کمشنر لیاقت علی چٹھہ مقتول ویٹرنری آفیسر عمران نذیر کے بھائیوں کے ساتھ اظہار تعزیت کر رہے ہیں۔

دوسری جانب اس افسوسناک واقعہ پر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے احتجاج ریکارڈ کروایا۔ ایسوسی ایشن کے لوگ پولیس سے بھی ملے اور قاتل کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

ڈاکٹر عمران نذیر کے ایصال ثواب کے لئے وی ڈی اے کی جانب سے مختلف شہروں میں قرآن خوانی کا اہتمام بھی کیا گیا۔

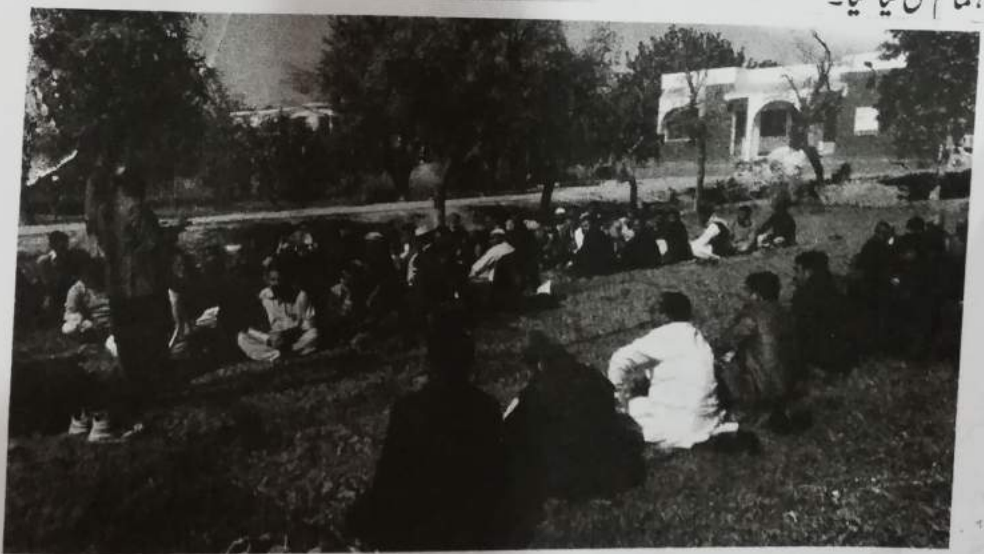

ڈاکٹر عمران نذیر پر قاتلانہ حملے کے بعد میں نے ایک کالم لکھا (اس وقت ڈاکٹر صاحب ہسپتال میں زیرِ علاج تھے)، پیشِ خدمت ہے:

ڈاکٹر عمران نذیر اور چند گزارشات

مضامینِ نو

ایک طرف ڈاکٹر عمران نذیر، انتہائی شریف، متحمل اور اصول پسند شخصیت کے حامل اور دوسری جانب مبینہ طور پر لڑکیوں کو ہراساں کرنے اور دیگر معاملات پر انکوائری سے ناراض شخص۔

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب چیزیں تو بہت سی ہیں مگر ابھی زیادہ بات کرنا مناسب نہیں۔ بیان یہی کیا جاتا ہے کہ ایک پلاننگ کے تحت ڈاکٹر عمران کو کسی ویران جگہ لے جا کر حملہ کیا گیا۔ اب ہوسکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔۔ ممکن ہے کہ اس پلاننگ میں ایک سے زائد لوگ ملوث ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کہیں چھپ کر وار کیا گیا ہو۔ یہ کام پولیس کا ہے اور اطلاعات کے مطابق ان تمام زاویوں سے تفتیش ہو رہی ہے۔

واقعہ جو بھی ہو البتہ ایک بات بڑی واضح ہے کہ یہ دو گروپوں، دو دھڑوں یا دو کمیونٹیوں کا معاملہ نہیں۔ یہ سفاکیت کا ایک واقعہ ہے جس میں ایک انسان نے حیوان کا روپ دھار کر تمام حدیں پار کیں اور ایک شریف انسان کی جان لینے پر تُل گیا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ حیوانیت جس انسان پر طاری ہوئی وہ ایک ویٹرنری اسسٹنٹ تھا اور جس پر اس کا اثر ہوا وہ ویٹرنری آفیسر۔ اب اسے ویٹرنری ڈاکٹر اور ویٹرنری اسسٹنٹ کی لڑائی کا رنگ دینا یا اس پر سیاست کرنا کسی طرح سے بھی مناسب نہیں کہ اس سے ظالم کو اس کے انجام تک پہنچانے میں رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔ یہ ایک شخص کی انفرادی حرکت ہے اور اُسے انفرادی طور پر ہی ڈیل کیا جانا چاہئے۔

محکمہ لائیوسٹاک نے اس واقعہ پر جس انداز سے Respond کیا، میرے نزدیک یہ حیران کن نہیں کیونکہ سیکرٹری لائیوسٹاک یا حکومتِ پنجاب کے نمائندے سے تو نہیں البتہ نسیم صادق سے اسی ردِ عمل کی توقع کی جا سکتی ہے۔ سیکرٹری کے ساتھ ساتھ سرگودھا کے افسروں کی محنت اور خصوصاً ڈاکٹر تنویر کلیار اور ڈاکٹر کھوسہ کی ذاتی دلچسپی

...یٹرزی ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور احتجاجی دھرنا پنجاب کا ردِعمل اور محکمہ ہیلتھ
اور عملی جدوجہد قابلِ ستائش ہے۔دوسری جانب حکومتِ پنجاب کا ردِعمل اور محکمہ ہیلتھ کی کاوشیں البتہ حیران کن ہیں اور اس میں دیگر محرکات کے ساتھ ساتھ اصل کردار محکمہ کی پچھلے تین سال کی کارکردگی ہے جس نے پنجاب کے حکومتی حلقوں میں محکمہ لائیوسٹاک کی اہمیت کو تسلیم کروایا ہے۔خواجہ سلمان رفیق مسلسل ڈاکٹر کھوسہ سے رابطے میں رہے۔انہوں نے سرگودھا ہسپتال کا چکر بھی لگایا اور لاہور ہسپتال میں بھی خود آ کر ڈاکٹروں سے بریفنگ لی۔پہلا مرحلہ ڈاکٹر صاحب کی جان بچانا تھا، اس میں محکمہ کے ہر شخص نے اپنی سطح پر کام کیا اور یہ ٹیم ورک ہے جو کہ ابھی تک جاری ہے، دعا یہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب جلد صحت یاب ہوں۔دوسرا مرحلہ اس ظالم کو سزا دینا ہے جس کے لئے اعلیٰ سطح پر کام ہو رہا ہے۔دوسری جانب سیکرٹری لائیوسٹاک اور دیگر متعلقہ افسران بھی پولیس سے مسلسل رابطے میں ہیں۔میری اطلاعات کے مطابق اگلے چند گھنٹوں میں ملزم کی گرفتاری متوقع ہے کہ اس سلسلے میں خصوصی ادارے کام کر رہے ہیں۔

ابھی چند گزارشات ہیں۔پہلی گزارش یہ کہ اس معاملے پر سیاست نہ کی جائے۔ سیاست کیسے ہو رہی ہے اور کہاں سے ہو رہی ہے، اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں کہ نظر آ رہا ہے۔دوسری گزارش یہ ہے کہ جس ظالم نے اتنا بڑا اقدام اٹھایا ہے اس کو انجام تک پہنچایا جائے اور مجھے پوری امید ہے کہ ایسا ہی ہوگا کیونکہ ابھی تک اس سلسلے میں سنجیدہ اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔تیسری گزارش یہ ہے کہ اگرچہ چیزیں واضح ہیں مگر اس کے باوجود متعلقہ محکموں کے ساتھ ساتھ محکمہ لائیوسٹاک کی سطح پر بھی ایک کمیٹی تشکیل دی جانی چاہئے جو اس معاملے کی جڑ تک پہنچے۔ چوتھی اور آخری گزارش یہ ہے کہ فیلڈ سٹاف اور دیگر افسران پر مشتمل ایک کمیٹی ایسی بھی بنائی جائے جو سفارشات مرتب کرے کہ مستقبل میں ایسے واقعات سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔آخر میں میری سب سے مشترکہ گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے لئے دعا کریں کہ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اسی عمل کی ہے۔

ڈاکٹر عمران نذیر کی وفات کے بعد میں نے ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کا اداریہ لکھا، ملاحظہ فرمائیں۔

افسوس!!!!! ڈاکٹر عمران نذیر نہیں رہے

خصوصی اداریہ۔۔۔ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

شدید مذمت کے ساتھ قاتل کو جلد از جلد قانون کے مطابق کیفر کردار کو پہنچانے کا مطالبہ ہے۔ پہلی کوشش تھی کہ ڈاکٹر عمران نذیر کو بچایا جا سکے۔ اپنی اپنی جگہ بہت محنت ہوئی مگر قدرت کو شاید یہی منظور تھا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی باقی منزلیں آسان فرمائے اور ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے! آمین۔

مبینہ طور پر ارشد نامی ویٹرنری اسسٹنٹ نے ڈاکٹر عمران نذیر پر قاتلانہ حملہ کیا اور پھر یہ ارشد حملہ آور سے قاتل بن گیا۔ معاملہ انکوائری کا تھا۔ لڑکیوں کی طرف سے ہراساں کرنے کی شکایات موصول ہونے پر کارروائی کی گئی۔ باز نہ آیا اور افسروں کے خلاف درخواستیں بھی دینا شروع کر دیں۔ جب معاملات بگڑنے لگے تو اعلیٰ حکام نے نوٹس لیا اور کسی دوسرے ضلع کے افسر سے انکوائری کروائی جس کے مطابق ارشد قصور وار تھا۔ اس سلسلے میں اسے چکوال ٹرانسفر کر دیا گیا اور مزید سخت کارروائی کے لئے بھی اقدامات اٹھائے گئے تاکہ اسے سبق سکھایا جا سکے۔ اس سارے معاملے میں ملزم اپنے افسروں کی جان کا دشمن بن گیا اور اس نے ایک پلاننگ سے ڈاکٹر عمران نذیر پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ ڈاکٹر عمران نذیر کو مبینہ طور پر تین گولیاں لگیں اور کچھ دن ہسپتال میں گزارنے کے بعد وہ چل بسے۔ حملہ کس طرح ہوا؟ اس میں کتنے لوگ ملوث تھے؟ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ کون تھا؟ اس بارے بیان کردہ معلومات تو ہیں مگر ان کا لکھنا ابھی مناسب نہیں تاکہ کوئی چیز ریکارڈ کا حصہ بن کر ملزم کی سزا میں رکاوٹ پیدا نہ کرے۔

ظلم کی انتہا ہے، سفاکیت ہے، حیوانیت ہے۔ محکمہ کی تاریخ میں شاید پہلی مثال ہے، اس مثال کو عبرت کا نشان بننا چاہئے اور اس کی سزا کم از کم موت ہونی چاہئے تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔ یہ سب الفاظ ہیں۔ یہ جذبات ہیں۔ جذبات وقتی ہوتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ظالم کو سزا ملے۔ سزا جذباتی نہیں قانونی سطح پر ہوتی ہے۔

ملزم نے گرفتار ہونا ہے، ٹرائل ہونا ہے، پھر عدالت نے فیصلہ سنانا ہے اور سزا کی صورت میں پھر اپلییں ہوتی ہیں۔ بہت سے مراحل ہیں۔ تیز اور نتیجہ خیز پراسیس کے لئے ضروری ہے کہ اس سارے معاملے کو جذباتی نہیں بلکہ ٹیکنیکل گراؤنڈز پر ہینڈل کیا جائے تا کہ کوئی قانونی سقم نہ رہے۔ اس سلسلے میں محکمہ لائیوسٹاک اور ڈاکٹر صاحب کی فیملی سے گزارش ہوگی کہ قانونی ماہرین کی رائے سے آگے بڑھا جائے تا کہ کسی جگہ کوئی کمزوری نہ رہے۔ مؤثر قانونی امداد کے لئے محکمہ لائیوسٹاک کی جانب سے فیملی کو ٹاپ کا وکیل مہیا کیا جانا چاہئے۔ ہم سب کو یادرکھنا چاہئے کہ قانونی جنگ میں اگر کوئی غلطی ہوگئی تو پھر سارے جذبات، سارے نعرے، ساری مذمتیں، سارے افسوس، سارے کالم اور سارے تجزیے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ یہ ہمارے ملک کا سسٹم ہے اور اسی میں رہ کر ہی انصاف حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ظالم کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لئے یہ بھی یادرکھنا ضروری ہوگا کہ جس بدبخت نے یہ حرکت کی بدقسمتی سے وہ ویٹرنری اسسٹنٹ ہے اور جو اس کے ظلم کا شکار ہوا وہ بدقسمتی سے ویٹرنری ڈاکٹر۔ یہ ایک شخص کی انفرادی حرکت ہے اور محکمہ کے ہر فرد کو، چاہے وہ سیکرٹری ہو یا نائب قاصد، ڈائریکٹر جنرل ہو یا اے آئی ٹی، ویٹرنری افسر ہو یا ویٹرنری اسسٹنٹ، اس ظالم شخص کی مذمت کرنی چاہئے اور اس کی سزا کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ خدا کے لئے اسے دو گروہوں یا دو کمیونٹیوں کی لڑائی کا رنگ دینے یا اس پر سیاست کرنے سے دور رہا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے انصاف کے حصول میں سماجی اور قانونی رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔

ہم سب لوگ چند دن بعد اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائیں گے مگر جس نے ساری زندگی اس نقصان کو برداشت کرنا ہے وہ ڈاکٹر صاحب کی فیملی ہے۔ قانونی امداد کے ساتھ ساتھ محکمہ کو فیملی کی مستقل مالی امداد کے لئے بھی اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ اگرچہ کسی بھی قسم کی مالی مدد فیملی کے دکھ کا مداوا نہیں کرسکتی مگر حقائق کو اگر مدنظر رکھا جائے تو زندگی گزارنے کے لئے ایسے اقدامات انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔

قاتل کی گرفتاری

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے ڈاکٹر عمران نذیر کے قتل پر خوب شور مچایا اور اس کا ذمہ دار سیکرٹری لائیوسٹاک کی پالیسیوں کو ٹھہرایا۔ ایسوسی ایشن نے یہ بیانیہ قائم کرنے کی کوشش کی کہ محکمہ میں شدید تناؤ اور دباؤ کی صورتحال ہے جس کے باعث لوگ مرنے مارنے پر اتر آئے ہیں۔ اس حوالے سے سیکرٹری لائیوسٹاک کو مختلف جگہوں پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ قاتل کو گرفتار کرنے کے حوالے سے بھی سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر باتیں ہوتی رہیں۔

ڈاکٹر عمران نذیر کے قاتلوں کی عدم گرفتاری پر محکمہ لائیوسٹاک کے ملازمین کی ڈیڈ لائن ختم

ملازمین محکمہ لائیوسٹاک کی احتجاجی ریلی پر ڈی ایس پی صدر نے 3 دن میں ملزم کی گرفتاری کی یقین دہانی کروائی، تاحال ملزم دندناتے پھر رہے ہیں

سرگودھا (امیر شہر نیوز) ویٹرنری ڈاکٹر عمران نذیر کے قاتلوں کی عدم گرفتاری پر محکمہ لائیوسٹاک کے ملازمین کی ڈیڈ لائن ختم، لائیوسٹاک ملازمین وافسران کل نوری گیٹ پر دھرنا دیں گے، قاتل کی گرفتاری تک دھرنا جاری رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے تیاریاں مکمل کر لی گئیں، تفصیلات کے مطابق محکمہ لائیوسٹاک کے ڈاکٹر عمران نذیر کے قتل کا مقدمہ درج ہونے کے باوجود ملزم گرفتار نہ کیے جانے پر محکمہ لائیوسٹاک کی 3 روزہ ڈیڈ لائن ختم ہو چکی ہے جس پر احتجاجی لائحہ عمل کو حتمی شکل دیدی گئی، لائیوسٹاک ملازمین کا بروز ہفتہ 3 فروری کو نوری گیٹ پر صبح 9 بجے دھرنا دیں گے، اس حوالہ سے بات چیت کرتے ہوئے صدر ویٹرنری ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن سرگودھا نے کہا کہ گزشتہ دنوں جب محکمہ لائیوسٹاک کے ملازمین نے احتجاجی ریلی نکالی تو ڈی ایس پی صدر نے آئندہ 3 دن میں ملزم کی گرفتاری کی یقین دہانی کروائی تھی مگر تاحال ملزم دندناتے پھر رہے ہیں، دوسری جانب ایس ایچ او تھانہ صدر کا رویہ انتہائی نامناسب ہے انہوں نے کہا کہ پیروی کرنے والے ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک ڈاکٹر نوید کلیار اور ویٹرنری انچارج 90 شمالی ڈاکٹر ساجد عمران کو دھمکیاں دے رہا ہے کہ ملزم کو عام آدمی نہ سمجھو وہ ٹیررسٹ ٹائپ بندہ ہے وہ آپ کو نہیں چھوڑے گا، انہوں نے کہا کہ اس کیفیت کی وجہ سے مدعی سخت پریشانی سے دوچار ہیں، اعلیٰ حکام کو چاہیے کہ اس صورت حال کا نوٹس لیں ورنہ قاتل کی گرفتاری تک احتجاجی سلسلہ جاری رہے گا اور پورے ضلع کی لیڈی اور ینگ ڈاکٹرز کو ساتھ ملا کے احتجاج کا سلسلہ پنجاب تک بڑھا دیا جائے گا۔

ڈاکٹر کو قتل کرنیوالا ملزم تاحال آزاد، افسران ملازمین میں خوف و ہراس

ویٹرنری ہسپتال 90 شمالی کا ڈاکٹر اور عملہ بھی دشمنی پر چلا گیا

ویٹرنری ڈاکٹر کے قاتل گرفتار نہ کرنے پر [illegible] کے خلاف مظاہرہ

سرگودھا (کرائم رپورٹر) ویٹرنری ڈاکٹر کے قاتل کی گرفتاری نہ ہونے پر سرگودھا میں [illegible] ویٹرنری ڈاکٹروں نے ڈی پی او آفس کے باہر تھانہ صدر پولیس کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا اور نعرے بازی کی۔ ڈی پی او سرگودھا نے ایس ایچ او صدر کو [illegible] ملزم کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ ویٹرنری ڈاکٹر عمران نذیر کو اس کے اسسٹنٹ [illegible] نے معمولی تلخی پر گولیاں مار دی تھیں جس سے وہ [illegible] جاں بحق ہو گیا تھا لیکن ملزم گرفتار نہ ہو سکا۔ ویٹرنری ڈاکٹرز و ملازمین [illegible] ڈاکٹر اسامہ، ڈاکٹر [illegible] ڈاکٹر [illegible] نے ڈی پی او آفس سرگودھا کے باہر ایس ایچ او صدر کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا [illegible] گئے۔

دوسری جانب سیکرٹری لائیوسٹاک نے ذاتی طور پر اس سارے معاملے میں دخل دیا اور آخر کار فروری 2018 کے آغاز میں ڈاکٹر عمران نذیر کا مبینہ قاتل گرفتار کر لیا گیا۔

[redacted]
February 3 ...

سرگودہا: ویٹرنری ڈاکٹر کا قاتل پولیس نے گرفتار کرلیا۔ اسلحہ بھی برآمد

سرگودہا: ویٹرنری ڈاکٹر کو قتل کرنیوالا ملزم پولیس نے گرفتار کرلیا ملزم سے وقوعہ میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی برآمد کرلیا گیا۔ اس سلسلہ میں تھانہ صدر سرگودہا میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس سے خطاب کرتے ہوئے ایس پی انوسٹی گیشن بلال افتخار نے کہا کہ ملزم ارشد جوکہ ویٹرنری ڈاکٹر کا اسسٹنٹ تھا اور اس کے خلاف محکمانہ قواعدوضوابط کی خلاف ورزی پر انکوائری کی جارہی تھی انکوائری میں ڈاکٹر عمران نذیر نے اپنے ماتحت ویٹرنری اسسٹنٹ ملزم ارشد کے خلاف گواہی دی جسکا ملزم کو رنج تھا۔ اس رنج کی بنا پر ملزم نے ڈاکٹر عمران نذیر کو بذریعہ پسٹل 30 بور فائر کرکے قتل کر دیا اور روپوش ہو گیا ملزم نے اپنا موبائل توڑ دیا اور علاقہ کو چھوڑ دیا جسکی گرفتاری پولیس کیلئے چیلنج تھی۔ پولیس نے روایتی اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ملزم کو ضلع ٹیرہ غازی خان سے گرفتار کرلیا۔ ڈی پی او محمد سہیل چوہدری نے ایس ایچ او تھانہ صدر اور انکی ٹیم کو اس کارکردگی پر نقدانعام وتعریفی سرٹیفکیٹ دینے کا اعلان کیا ہے (ترجمان سرگودہا پولیس)

ویٹرنری ڈاکٹر کو قتل کرنے والا ڈی جی خان سے گرفتار

سرگودھا (کرائم رپورٹر) ویٹرنری ڈاکٹر کو قتل کرنیوالا ملزم ڈی جی خان سے گرفتار کر کے وقوعہ میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی برآمد کر لیا۔ تھانہ صدر سرگودھا میں پریس کانفرنس میں ایس پی انوسٹی گیشن بلال افتخار نے بتایا کہ ملزم ارشد جو کہ ویٹرنری ڈاکٹر کا اسسٹنٹ تھا اور اس کے خلاف محکمانہ قواعد ضوابط کی خلاف ورزی پر انکوائری کی جا رہی تھی انکوائری میں ڈاکٹر عمران نذیر نے اپنے ماتحت ویٹرنری اسسٹنٹ ملزم ارشد کے خلاف گواہی دی جسکا ملزم کو رنج تھا۔ اس رنج کی بنا پر ملزم نے ڈاکٹر عمران نذیر کو پسٹل 30 بور فائر کر کے قتل کر دیا اور روپوش ہو گیا ملزم نے اپنا موبائل توڑ دیا اور علاقہ کو چھوڑ دیا جس کی گرفتاری پولیس کیلئے چیلنج تھی۔ پولیس نے روایتی اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ملزم کو ضلع ڈیرہ غازی خان سے گرفتار کر لیا۔ ڈی پی او محمد سہیل چوہدری نے ایس ایچ او تھانہ صدر اور انکی ٹیم کو اس کارکردگی پر نقد انعام و تعریفی سرٹیفکیٹ دینے کا اعلان کیا ہے۔

اس قاتل کی گرفتاری پر ایسوسی ایشن نے بھی اس کا کچھ کریڈٹ لینے کی کوشش کی لیکن میری رائے میں اس کا کریڈٹ صرف ایک شخص کی ذاتی کوشش اور محکمہ لائیوسٹاک کے دو تین مقامی افسران کو جاتا ہے، باقی سیاست ہوتی رہی۔

[redacted] added 3 new photos.
February 2

الحمدللہ ڈاکٹر عمران نذیر شہید کا قاتل آج قانون کی گرفت میں آ گیا ہے۔ ڈاکٹر عمران نذیر کو اپنے انتقام کی بھینٹ چڑھا کر قاتل نے راہ فرار اختیار کی تو ورثہ کا واحد مطالبہ ڈاکٹر عمران نذیر کے ہم پیشہ احباب، افسران، اور سر پرست اعلیٰ سے فقط یہ تھا کہ ہمارے پیارے کا قاتل کب قانون کی گرفت میں آئے گا اور اپنے منطقی انجام کو پہنچے گا۔

ڈاکٹر عمران نذیر کی شہادت کے بعد اس معاملے نے انتہائی حساس نوعیت اس وقت اختیار کر لی جب یہ پتہ چلا کہ قاتل کے عزائم میں محکمے کے چند اور افسران اور اہلکاران کا قتل بھی شامل ہے۔ اور اس بات کا وہ عندیہ دے چکا ہے۔

ڈاکٹر عمران نذیر شہید کے قاتل کی فوری گرفتاری کا مطالبہ محکمہ لائیو اسٹاک کے سیکریٹری جناب نسیم صادق صاحب نے اقتدار کے اعلیٰ ایوانوں میں اٹھانے کے ساتھ ساتھ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو باور کروا دیا کہ یہ صرف ایک ویٹرنری ڈاکٹر کا قتل نہیں بحیثیت سربراہ میرے یقین کا قتل ہے اور اس خون کو ہرگز رائیگاں نہ جانے دیا جائے گا۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے اپنے بھائی ڈاکٹر عمران نذیر شہید کے قاتل کی گرفتاری کے لیے سیکریٹری لائیو اسٹاک جناب نسیم صادق صاحب کی کوششوں کو آگے بڑھاتے ہوئے عوامی احتجاج کا دائرہ کار وسیع کیا اور پنجاب بھر میں اس ظلم و بربریت کے خلاف سراپا احتجاج ہونے کے ساتھ ساتھ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے بالمشافہ ملاقات میں قاتل کی فوری گرفتاری کو یقینی بنائے جانے کی ضمانت لی بصورت دیگر انہیں باور کروا دیا گیا کہ اس احتجاج کا دائرہ کار وسیع کیا جائے گا اور قاتل کی عدم گرفتاری کا کوئی عذر ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔

الحمدللہ آج قاتل قانون کے شکنجے میں آگیا ہے جس کے لیے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اس بات کی امید کرتی ہے کہ قاتل کو اس کے منطقی انجام تک ہر صورت پہنچاتے ہوئے ڈاکٹر عمران نذیر شہید کے اہل خانہ کو انصاف فراہم کیا جائے گا۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ڈاکٹر عمران نذیر شہید کے اہل خانہ کے ساتھ قاتل کی پھانسی تک شانہ بشانہ کھڑی رہے گی اور اہل خانہ کو ہر طرح کی مدد فراہم کرتی رہے گی۔

یہ امر انتہائی قابل ستائش ہے کہ سیکریٹری لائیو اسٹاک جناب نسیم صادق صاحب نے ڈاکٹر عمران نذیر شہید کے قاتل کی گرفتاری کے لیے شبانہ روز محنت کی اور بالآخر قاتل کی گرفتاری کو یقینی بنایا۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن سیکریٹری لائیو اسٹاک جناب نسیم صادق صاحب کی ان کوششوں کو سراہتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ اور سرگودھا پولیس کی بھی انتہائی مشکور ہے کہ انہوں نے ہمارے زخموں پر مرہم رکھتے ہوئے قاتل کی گرفتاری کو یقینی بنایا۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ایس ایس پی انویسٹی گیشن جناب بلال صاحب ایس ڈی پی او تھانہ صدر سرگودھا جناب ملک عثمان صاحب اور ایس ایچ او تھانہ صدر سرگودھا جناب ارشد عمل کو قاتل کی گرفتاری پر مبارکباد پیش کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ قاتل کی پھانسی کو جلد از جلد یقینی بنایا جائے گا۔

Like

Comment

گرفتاری کے بعد لکھا جانے والا کالم ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر عمران نذیر کے قاتل کی گرفتاری۔۔ شاباش۔۔!

مضامین نو

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

میرے سمیت کسی شخص، کسی تنظیم، کسی گروہ، کسی کالم، کسی خبر یا کسی سرگرمی کا ڈاکٹر عمران نذیر کے قاتل کی گرفتاری میں کوئی کردار نہیں، سوائے ایک فرد کی ذاتی دلچسپی اور کوشش کے۔ نہ اس سلسلے میں کسی سرگرمی کی ضرورت تھی کہ پولیس کی محنت اور نیت کے ساتھ ساتھ سمت پر پہلے دن ہی سے شک نہیں تھا۔ ہاں کچھ سرگرمیاں کچھ لوگوں

کی ضرورت تھیں کہ اس سفا کانہ واقعہ کی آڑ میں اپنے آپ کو منوانا چاہتے تھے مگر افسوس کہ ایسے لوگوں کو کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ دوسری جانب پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن، جس کا کہیں وجود نہیں اور جس کے بارے دباؤ کے باوجود کئی دفعہ لکھا، نے بھی اس واقعہ کی آڑ میں اپنے وجود کا احساس دلانے کی کوشش کی۔ مگر، معذرت کے ساتھ، یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس طرح کے مواقع پر ایسی سرگرمیوں سے حقیقت بدلا نہیں کرتی۔

ویٹرنری ڈاکٹروں کے نام نہاد نمائندے اور لیڈر تو بہت سے مل جائیں گے مگر بدقسمتی سے اس وقت پاکستان اور خصوصاً پنجاب میں ویٹرنری پروفیشن کی قیادت کا شدید بحران ہے۔ ہاں امید کی ایک کرن موجود ہے اور اس سے امیدیں بھی وابستہ ہیں لوگوں کی اور وہ ہے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن۔ مگر بدقسمتی سے اس کی سمت درست نہیں۔ اس پر پہلے بھی بات ہوچکی، اگلے چند دنوں میں اس بارے کھل کر اپنی گزارشات ایک الگ کالم میں پیش کروں گا۔

قاتل کی گرفتاری میں سرگودھا پولیس کی کارکردگی قابلِ ستائش ہے۔ پانچ تھانیداروں پر مشتمل ڈی ایس پی کی سربراہی میں ٹیم نے دن رات محنت کی اور چند دیگر اداروں کی معاونت سے قاتل کو پکڑنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس کارکردگی پر اداروں کو جتنی شاباش بھی دی جائے وہ کم ہے۔ خاص طور پر شاباش کے مستحق تھانہ صدر سرگودھا کے SHO راجا ارشد اور ان کی ٹیم ہے جس نے قاتل کو گرفتار کیا۔ پولیس کے ساتھ ساتھ حکومتِ پنجاب کا اس سارے معاملے پر جس انداز سے ردِعمل سامنے آیا اسے نہ سراہنا زیادتی ہوگی۔ حملے کے فوراً بعد محکمہ صحت کی کوششیں اور خواجہ سلمان رفیق کی ذاتی دلچسپی اور عملی اقدامات کو ویٹرنری پروفیشن ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔

اگر نسیم صادق کی ذاتی دلچسپی اور مداخلت نہ ہوتی تو یہ قتل ایک عام واقعہ کی طرح چند روز تک اخباروں کی زینت بنتا، اس پر بڑے زور وشور سے سیاست ہوتی اور پھر شہر میں ہونے والے دیگر جرائم کی فہرست میں شامل ہو کر یہ معمول کی کارروائی کا حصہ بن جاتا۔ میں پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ اس معاملے میں نسیم صادق کی کوششیں

میرے لئے حیران کن نہیں کہ وہ ہے ہی ایسا۔ بطور نمائندہ حکومتِ پنجاب یا بطور سیکرٹری لائیوسٹاک نہیں، جو لوگ بطور نسیم صادق اس شخص کو جانتے ہیں وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب کے ساتھ ساتھ محکمہ کے افسران کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جنہوں نے بغیر کسی دکھاوے اور لالچ کے اپنی اپنی جگہ کردار ادا کیا مگر اس سلسلے میں دو شخصیات کا نام لینا انتہائی ضروری ہے۔ ایک ڈاکٹر اے ڈی کھوسہ اور دوسرے ڈاکٹر تنویر کلیار۔ ڈاکٹر کھوسہ صاحب کی معاملہ فہمی اور حقیقت پسندانہ سوچ کے باعث مقامی سطح پر چیزیں کنٹرول میں رہیں اور کسی جگہ بھی کوئی غلطی نہیں ہوئی اور نتیجتاً بغیر کسی رکاوٹ کے انتظامیہ اپنا کام کرتی رہی۔ دوسری جانب ڈاکٹر عمران کو موقع واردات سے ہسپتال لانے اور پھر قاتل کی گرفتاری تک ڈاکٹر تنویر کلیار اور ان کے ساتھی ڈاکٹر یاسر عرفات نے جس دلیری، ہمت اور تحمل کے ساتھ بغیر کسی تشہیر کے اپنا کردار ادا کیا اس کی جزا انہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔

قاتل گرفتار ہے اب اس کی سزا کا مرحلہ باقی ہے۔ اس سلسلے میں بس ابھی اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ چیزیں انتہائی مؤثر انداز میں چل رہی ہیں۔ انشاءاللہ قاتل اپنے انجام کو پہنچے گا کیونکہ ادا کرنے والے خاموشی سے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

اس کالم کے بعد ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز میں میرے خلاف ردعمل آیا، دیکھیے گا۔

خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے!!!

ڈاکٹر جاسر آفتاب کا شمار بلاشبہ ان چند نوجوان ویٹرنیرین میں کیا جا سکتا ہے جنہوں نے اپنی طالب علمانہ زندگی نہایت متحرک طریقے سے گزاری ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کو بھی فخر ہے کہ ان جیسا بے باک ایڈیٹر، قلمکار اور عملی ویٹرنیرین نیوز اینڈ ویوز کی ادارتی ٹیم کا پائلٹ ہے۔ نوجوان، گرم خون کچھ کر گزرنے کی صلاحیت، گرم دم جستجو، گرم دم گفتگو، ڈاکٹر جاسر آفتاب کے تحریر کئے گئے نقطہ نظر سے مجھے کچھ اختلاف ہے، امید ہے کہ وہ اس کا برا نہیں منائیں گے۔ ایڈیٹر، قلمکار کے اختیارات ظاہر ہے مجھ سے زیادہ ہیں لیکن کسی تنظیم کو

پائیدار طریقے سے قائم کرنے میں اور اس کو بنیادی مقاصد کے مطابق چلانے میں ابھی ان کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن میں ان کے نزدیک ایک لاکھ برائیاں بھی ہوں اس کے باوجود میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ اس تنظیم کی بنیادوں میں، میں اور میرے ساتھیوں نے اپنے خون جگر اس طرح لگایا ہوا ہے کہ 87-1986 میں پنجاب میں اپنی بنیادیں مضبوطی سے قائم کرنے والی پی وی ایم اے پنجاب ابھی تک ویٹرنیرین کے دل ودماغ سے نہیں اتر سکی۔ خود ڈاکٹر جاسر آفتاب تو اس کے ممبر بھی نہیں ہیں ان کی طرف سے بعض اوقات پی وی ایم اے کی تنظیم پر طنز کے جو تیر برسائے جاتے ہیں ان میں جوش زیادہ ہوتا ہے اور ہوش کم، ڈاکٹر عمران نذیر کے مسئلے پر میرا ان کے اس تجزیے سے اختلاف ہے۔ پی وی ایم اے پنجاب کی طرف سے جو کچھ بھی ہو سکا اس نے اپنی بساط کے مطابق کر دیا۔ ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن والے صرف تنقید کے ہی روادار ہیں اس طرح کے طرز عمل سے نہ تو تنظیمیں پروان چڑھ سکتی ہیں اور نہ ہی لیڈروں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر کاشف کا انتقال

جس دن ایسوسی ایشن کے لوگ ڈاکٹر عمران نذیر کی عیادت کے لئے لاہور آئے اس دن چھٹی کے معاملے پر ایڈمنسٹریشن کے ساتھ پھڈا پڑ گیا۔ وی ڈی اے کے لوگوں نے سیکرٹری سے ملاقات کی اور انہیں کہا کہ حقائق کچھ اور ہیں، ہمیں دوبارہ سن لیا جائے۔

26 فروری 2018 کو ایک اور افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ ایک ویٹرنری ڈاکٹر کاشف کی اچانک دنیا سے رخصت ہونے کی خبر سامنے آئی۔ ڈاکٹر کاشف کی موت کی وجہ وی ڈی اے کے لوگوں کی جانب سے ایک انکوائری کو قرار دیا گیا جس میں مبینہ طور پر ڈاکٹر کاشف نے ویکسین لگانے کی بجائے کسی جگہ چھپا دی تھی اور اس کے بعد انہیں سزا دی گئی۔ وی ڈی اے کے لوگوں کا کہنا تھا کہ اس سزا سے دلبرداشتہ ہو کر ڈاکٹر کاشف نے خودکشی کی ہے۔ میں نے اس معاملے پر کبھی زیادہ بات نہیں کی اور کوشش یہی ہوگی کہ آئندہ بھی نہ کروں۔ اس کے لئے بہت معذرت۔

ان دو جانوں کے ضیاع پر وی ڈی اے باقاعدہ منظم ہوئی اور دونوں جانوں کے ضیاع کا ذمہ دار محکمانہ پالیسیوں کو ٹھہرایا گیا۔

[redacted] [redacted]

March 1 ...

تف افسوس! کہ لائیوسٹاک ملازمین ذہنی کرب اور شدید تناؤ سے بے بس ہو کر مرتے جا رہے ہیں . لیکن
محکمہ کی مجاز اتھارٹی اس کے حل کے لیے ملازمین کو اعتماد میں لینے کی بجائے، اپنی قلم کے بے
دریغ استعمال میں مزید تیزی لاکر پنجاب گورنمنٹ کے سب سے مظلوم،غریب مسکین لائیوسٹاک
ملازمین کو ایسی بند گلی میں دھکیل رہے ہیں ، جہاں اب مرنے مرانے کا سلسلہ تیزی سے شروع ہو
چکا ہے لفظ افسوس بھی تب شرمندہ ہو جاتا ہے . جب وہ کام جو مجاز اتھارٹی کے براہ راست اختیار
میں ہیں ، وہ بھی نہ ہوں۔
مثلا۔
—لائیوسٹاک ملازمین کی گھر کے قریب ٹرانسفر جس سے وہ محکمہ کے سب کام مثلا ڈیٹا اپ لوڈنگ
وغیرہ اپنے خاندان میں بیٹھ کر کر سکیں۔
—ایسے نااہل آفیسرز جو اپنی نا اہلی کی وجہ سے ملازمین پر شدید ذہنی تناؤ کا سبب بنتے ہیں ان کو
ہٹا کر اہل آفیسرز لگانا۔
لیکن افسوس! شاید مرنے مرانے کا یہ سلسلہ بند نہیں ہوگا اور ملازمین لائیوسٹاک مال روڈ لاہور یا
سیکریٹریٹ جا کر سر عام مرنا مرانا شروع کر دیں گے۔
لیکن تف افسوس! تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

پریس سیکریٹری وی ڈی اے پنجاب۔

احتجاجی دھرنے کا اعلان اور تیاریاں

مارچ میں ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے لوگوں کے رویوں میں مزید شدت آچکی تھی۔ اسی حوالے سے ایسوسی ایشن کا ایک اہم اجلاس 14 مارچ 2018 کو سرگودھا میں ہوا جس میں اہم فیصلے کئے گئے۔ اس اجلاس کے بعد سوسائٹی کے صدر کی جانب سے مبینہ پیغام جاری کیا گیا جس میں مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں 28 مارچ کو لاہور میں احتجاج کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ بڑی ڈیمانڈ سیکرٹری لائیوسٹاک کو ہٹانے اور پاور کے غلط استعمال پر جوڈیشل انکوائری کروانے کی آئی۔ مزید ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر ریاض کی کمر میں درد کے باعث، ان کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر یونس بھلہ کو قائم مقام صدر اور احتجاج کا لیڈر بنایا گیا۔

[redacted] ...

March 15 at 8:29am

AOA Dear vets. A very important meeting of VDA higher ups was held in Sargoda on 14-3-2018. Main agenda of this meeting was as under

1. Distribution of Cheques to the families of late Dr Imran Nazir sb and Dr Kashif and feed back regarding proceedings of cases.
2. Meeting with higher ups of paravets who are loyal to their community and joint efforts of vets and paravets for common rights.
3. Press conference regarding our demands and if not fulfilled then announcement of peaceful protest.
4. As president VDA is suffering from backech and can't travel far away so an acting president or leader announcement to make this protest successfull.
5. To overcome the whisperings that VDA cabinet members are not on same page.

Outcome of this meeting is as under

1. Family of late Dr Imran Nazir sb was in Islamabad to meet her parents. On her arrival VDA will deliver cheque to the wife of said Dr sb and will get feedback regarding proceedings of case as well. Similarly VDA members will donate cheque to the family of Dr Kashif at the start of next week and proceedings. —Mr.
2. Meeting of VDA cabinet with paravets beloved Mrs. Javed Akhtar Satti group and decision was made that joint efforts of vets and paravets are much needed and they will support each other for achievement of their rights.
3. A press conference regarding our issues and demands was conducted latter on in press club Sargoda and major demand was to replace Mr. Nasim Sadiq sb with some other Secretary Livestock who will give respect to higher ups of livestock department including D. G etc by giving back their powers

and adopt the policy of production enhancement and infrastructure development and not to make livestock punjab a charity organisation and waistage of economical resources, time and man power. Also demanded for a judicial inquiry of Mr. Nasim Sadiq for misuse of Powers like admin report and transfer, misuse of Peeda of which result two Vets and three paravets lost their lives and many more we are suffering from.

4. By the consent of all cabinet members Dr Younus bhulla sb is announced as acting president or leader in the absence of Dr Muhammad Riaz president VDA punjab.

5. This meeting has buried the whisperings of division in VDA and strongly proved that we all are on same page and will continue our struggle until success.

The main decision of this meeting is voice of young vets i. e if our demands not fulfilled then a strong peaceful protest at lahore on 28-3-2018 until the achievements of demands and will not accept any lollipop.
Now all vets and para vets are requested to do the needful and make this protest successful. Because abhi nahi to kabi nahi.
VDA Zindabad
Pakistan Paindabad
Regards Dr Muhammad Riaz president VDA punjab

احتجاج کے حوالے سے ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیراویٹس ایسوسی ایشن کی مشترکہ میٹنگ ہوئی جس میں دونوں نے مل کر احتجاج کا اعلان کیا۔ اس میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر 26 مارچ تک ہمارے مطالبات منظور نہ کیے گئے تو 27 مارچ کو لائحہ عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس میٹنگ کے بعد مبینہ پریس ریلیز جاری کی گئی۔

پریس ریلیز

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں پیراویٹ ایسوسی ایشن کے قائمقام صدر جاوید اختر ستی نے اپنی ایسوسی ایشن کے عہدیداران کے ہمراہ شرکت کی اور اس میٹنگ میں درج ذیل فیصلے کیے گئے۔

1. سیکرٹری لائیوسٹاک نسیم صادق نے اپنی تعیناتی کے دن سے لے کر آج تک لائیوسٹاک کی کھوکھلی اور کاغذی ترقی کا ڈھنڈورا پیٹنے کے لئے محکمہ لائیوسٹاک کے ملازمین کو ذہنی جسمانی اور مالی اذیت میں مبتلا کیے رکھا اور محکمہ لائیوسٹاک کے ملازمین پر عرصہ حیات اس قدر تنگ کر دیا کہ محکمہ کے ملازمین کے آپس میں ایک دوسرے کی جان کے درپے ہو گئے اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے لگ گئے ہیں۔ لہٰذا ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا مطالبہ ہے کہ اس نام نہاد ترقی کے دعویدار سیکرٹری نسیم صادق کو فی الفور برطرف کرتے ہوئے اس کے خلاف انضباطی کاروائی عمل میں لائی جائے اور اس کے دور میں ہونے والی تمام بے قاعدگیوں کا احاطہ کیا جائے۔

2. ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا ہے کہ ڈاکٹر عمران نذیر کے قتل اور ڈاکٹر کاشف کی خودکشی کے مکمل اسباب کی تحقیقات کے لئے جوڈیشل کمیشن تشکیل دیا جائے اور جناب چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان اس کیس کا از خود نوٹس لیتے ہوئے مرحومین کے ورثاء کو انصاف کی فراہمی یقینی بنائیں۔

3. سیکرٹری لائیو سٹاک نے اپنی اجارہ داری قائم کرتے ہوئے محکمہ لائیو سٹاک کے تمام آفیسران کو محض کٹھ پتلی بنا کر رکھا ہوا ہے اور ان کے اختیارات اپنی من مرضی کے لئے ان سے چھین لئے ہیں۔اس لئے محکمہ کے اور سیکرٹری لائیو سٹاک کی ہدایت میں صرف اور صرف کاغذی کاروائی کو مزین کرنے کے لئے عمل میں لائے جا رہے ہیں اور حقیقت میں محکمہ کی کارکردگی زمینی حقائق کے تناظر میں دیکھی جائے تو نہایت ابتر ہے۔ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن یہ مطالبہ کرتی ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک کے تمام آفیسران کے مروجہ اختیارات فی الفور بحال کئے جائیں تا کہ محکمہ کی گرتی ہوئی ساکھ اور محکمہ کے اندر موجود اندرونی خلفشار کا یقینی خاتمہ ہو سکے۔

4. ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے سیکرٹری لائیو سٹاک کے دور میں ہونے والی تمام OPS تقرریوں کو سیکرٹری لائیو سٹاک کی ذاتی پسند و ناپسند قرار اور اس کے دور میں ہونے والی ایسی تمام ترقیوں کی بابت انکوائری کروانے کا مطالبہ کیا ہے کہ یہ نوبت کیوں پیش آئی ؟ کیا محکمہ میں ان سیٹوں کے لائق مستحق افسران کا کال پڑ گیا تھا؟؟؟

5. ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا ہے کہ سیکرٹری لائیو سٹاک کے دور میں جاری شدہ تمام ADP سکیمز جن کو ایک سوچی سمجھی پلاننگ اور سازش کے تحت Validate کرایا جا رہا ہے اور اس Validation کے پراسس کی شفافیت ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے اور یہ Validation پہلے سے متعین شدہ مقامات پر منصوبہ بندی کے تحت کروائی جا رہی ہے۔اگر یہی Validation سیکرٹری لائیو سٹاک کے تعاون کے بغیر متعلقہ محکمہ (جو کہ اس Validation کو کرنے کا پابند ہے) وہ خود بنا سیکرٹری لائیو سٹاک کے علم میں لائے بغیر کرے تو تمام نام نہاد ترقی کے دعووں کا پول کھل جائے گا۔

6. محکمہ میں جاری تمام ADP سکیموں کے ٹارگٹ محکمہ کے ملازمین کو IPEEDA ایکٹ اور ٹرانسفر کے خوف کے ذریعے حاصل کئے گئے اور سیکرٹری لائیو سٹاک کے عرصہ تعیناتی میں محکمہ کے ملازمین پر جس قدر IPEEDA ایکٹ کے تحت کاروائی اور انتقامی ٹرانسفر کئے گئے جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے کی مکمل تحقیقات کی جائے اور آئندہ کے لئے اس طرح کی کاروائی فی الفور بند کی جائے۔سیکرٹری لائیو سٹاک کے دور میں ہونے والی تمام تعیناتیوں جو کہ صرف سیکرٹری لائیو سٹاک کی نرالی منطق کے تحت لوگوں کو گھروں سے دور دراز رکھنے کی خاطر کی گئی۔انہیں واپس لیا جائے اور لوگوں کو ذہنی سکون کے ساتھ کام کرنے دیا جائے۔

7. ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے سیکرٹری لائیو سٹاک کو متعدد بار اس بات کی نشاندہی کی اور مطالبہ کیا کہ مروجہ تمام الاؤنسز ویٹرنری ڈاکٹرز کا بنیادی حق ہے، جو کہ انہیں فی الفور ملنے چاہئیں۔لیکن اب تک الاؤنسز کا ملنا تو دور شنوائی تک نہ کی گئی۔

8. ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اور پیرا ویٹرنری ایسوسی ایشن پنجاب کے مرکزی عہدیداران نے باہمی یادداشت کے ایک معاہدہ پر دستخط کئے جس میں یہ طے پایا کہ مطالبات کی بابت حکومت وقت نے 26 مارچ تک کوئی سنجیدہ عملدرآمد نہ کیا تو دونوں ایسوسی ایشنز 27 مارچ سے احتجاجی لائحہ عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوں گی۔جس کی تمام تر ذمہ داری سیکرٹری لائیو سٹاک نسیم صادق اور حکومت وقت پر ہو گی۔

احتجاج کے لئے دونوں ایسوسی ایشنوں نے مشترکہ 12 مطالبات پیش کئے۔

مشترکہ مطالبات برائے ویٹس اور ویٹرنری افسران، محکمہ لائیوسٹاک پنجاب۔

1) ترمیمی مسودہ میں سے آئینی اصلاحات کے حوالہ جات حذف کیے جائیں نیز ٹرانسفر پالیسی کو بحال کیا جائے۔
2) ترمیم ویٹس اور ویٹرنری افسران کی تنخواہیں محکمہ صحت، گورنمنٹ آف پنجاب کے بالترتیب پیرا میڈیکل سٹاف اور میڈیکل افسران کے برابر کی جائیں۔
3) محکمہ کے ترمیمی مسودہ میں (سکیل نمبر 1 تا 20) کو حکومت پنجاب کے دیگر محکموں میں مروجہ الاؤنسز جیسا کہ رسک الاؤنس، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس، نان پریکٹس الاؤنس اور ہارڈ ایریا الاؤنس وغیرہ بلا تفریق فوری طور پر دیے جائیں۔
4) ضلع کونسل کے ترمیمی ویٹس کی سنیارٹی کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔
5) ویٹرنری ڈاکٹرز اور ویٹس کی سنیارٹی پر موجود تحفظات فوری طور پر دور کیے جائیں۔
6) تمام غیر پیشہ وارانہ ذمہ داریاں (مثلاً 9211 سسٹم پر اپ لوڈنگ، رمضان بازار اور محکمہ خوراک میں گندم خریداری پر ڈیوٹی وغیرہ) کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جائے۔
7) ویٹس اور ویٹرنری ڈاکٹرز صاحبان کا سروس سٹرکچر فوری طور پر نافذ العمل کیا جائے۔
8) پیرا ویٹس سروس رولز (فیز 1، 2 اور 3) اور ترمیم شدہ کنٹریکٹ ملازمین کے آرڈرز فوری طور پر جاری کیے جائیں۔
9) محکمہ لائیوسٹاک میں موجود کیڈر سسٹم کو فوری طور پر بحال کرتے ہوئے ان کیڈرز کے ملازمین و افسران کو متعلقہ کیڈرز میں واپس تعینات کیا جائے۔
10) او پی ایس (OPS) پر تعینات تمام افسران کے احکامات فوری طور پر واپس لیے جائیں۔ اور محکمہ کے تمام افسران کے اختیارات بحال کیے جائیں۔
11) محکمہ لائیوسٹاک، پنجاب پبلک سروس کمیشن (PPSC) کی طرف سے ویٹرنری افسران کے لیے 3 چانسز پالیسی کو فوری طور پر ختم کرنے کی سفارش کرے۔ اور اس کو نافذ العمل کروایا جائے۔
12) لیڈی ویٹرنری افسران کو فوری طور پر حسب وعدہ گاڑیاں فراہم کی جائیں۔

صدر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب — چیئرمین ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب — صدر ویٹس لائیوسٹاک ایمپلائز ایسوسی ایشن پنجاب

دھرنے کی کمپین شروع ہوگئی اور زور وشور سے جاری رہی۔ اس کے لئے سوشل میڈیا خصوصاً وٹس ایپ کا استعمال کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ فیس بک کے ذریعے بھی لوگوں کو متحرک کیا جاتا رہا۔ 17 مارچ کو وی ڈی اے کے صدر کی جانب سے سوشل میڈیا پر ایک مبینہ پیغام جاری کیا گیا جس میں اپنے افسروں سے کچھ باتیں کیں۔

[redacted]
March 17 at 9:56pm

Dear higher ups kindly take a long breath and then take decisions either N. S is doing well or not? If not then don't play the part of vets killing to save your chair. Trust on Allah if he wish to save your chair then N. S can't harm you and vice versa. VDA is requesting you all that join us and guide us. VDA will warmly welcome you all and its need of hour to play your much needed role for community. Say to each other that enough is enough. Bht ho gai N. S ki nokri ao ab Kaba chlty hain and zameer ki manty hain. Remember that N. S want to use your shoulder against your professionals. But be mature and think that either any PMS officer will go against his colleagues or community? Answer is never ever then why vets??????????
And even then you are not accepting the voice of vets then let's come on and play your anti VDA role and in return you will face same reaction in your own language, a language which you may understand easily.
Remember that you will get more benefits than us when we succeed. In sha Allah
Regards Dr Muhammad Riaz

Like

Comment

احتجاجی دھرنے کو جہاد قرار دیتے ہوئے لوگوں کو بتایا گیا کہ اب یہاں بتوں کو صاف کر کے محکمہ کا قبلہ درست کر دیں گے جس کے بعد حالات بہت بہتر ہوں گے۔

[redacted]
March 17 at 11:02pm

Vets from Faisalabad and lahore divisions are requested to come forward with your paravets. Its final move and history will remember you. Trust on Allah and your abilities. Bhrosa rkhain ab kisi terrorist and target killer ko GUL khilany ka moqa ni diya jay ga. Waqt a gaya hy k is department k Qibla ma Poly jany waly button ko saf kiya ja. Its true Jehad. Usky bad vision of vda will be implemented where you will find

1. Best working environment without harassment and duty will be just like a play
2. Vets as par with M. Os and equal pay package
3. Respect of every higher up with his full powers
4. Professionalism in LNDD and CADRE system
5. Policies of production enhancement and infrastructure development
6. Trade boosting initiatives and leading Pakistan in halal meat exporter
7. Jobs opportunities for thousands of vetz and paravets who are unemployed
8. Higher education opportunities for in service vets
9. Research institutions well aware of future needs and fulfil them
10. Trend setter livestock farms for other breeders.

and many more...... In sha Allah

Lets all vets come forward and join hands with us to implement VDA vision for the prosperity of Pakistan as well as professionals. Special request to Lahore, Faisalabad, and Sargoda.

Regards Dr Muhammad Riaz

Like Comment

ایسوسی ایشن نے جب دھرنا اور اپنے مطالبات کے حوالے سے سرکاری افسران پر مشتمل وٹس ایپ گروپ میں بات کی تو انہیں اس گروپ سے نکال دیا گیا جس پر نکالنے والوں کو جمہوریت وغیرہ کے طعنے سننا پڑے۔

18 مارچ کو ایسوسی ایشن کے صدر کی جانب سے سوشل میڈیا پر مبینہ پیغام جاری کیا گیا کہ ہماری مراعات اور تنخواہیں میڈیکل افسر کے برابر ہونی چاہئیں اور اس کی وضاحت کی گئی۔

[redacted]
March 18 at 11:02am

AOA Dear brothers, sisters and respected higher ups who are loyal to their community and profession.
Pay package of vets should be equal to health department. Its one of our demands. This is based on logics. Here is some comparison between vets and medical officers.
1. Both get admission in DVM and MBBS after FSC and merit marks are almost same.
2. Both are five years programs.
3. Both professionals are registered with PVMC and PMDC.
But here is some difference between them
1. Fresh vets are getting Rs:40000 while M. O getting more than Rs:80000 on regular basis.
2. Duties timing for V. O is 24/7 while M. Os only 8 hours i. e according to law.
3. M. Os performs duties inside hospital with all facilities including Air condition and V. O perform duties under shadow of trees and at the door step of farmers. 4. M. Os are fully equipped against risk factors while V. Os are not equipped.
5. Primary and secondary health care department is working in health department while in livestock no such initiatives is taken and a V. O, SVO and APVO are same and will report to most junior and may be grade 17 officer. Not a single example in health department.
6. A grade 19 officer can be APVO, ADL, DIRECTOR and even D. G and its depend only and only personal liking disliking of competent authority and is one of the best tool to create harassment. While in health department policy of merit is applicable.
7. First posting hundreds of miles away from home district and no wedlock, no mutual transfer, no due retirement, no relaxation in choice of station of own choice aftet 59th year of age etc while merit base policies are adopted in health department and PPSC announce jobs at district level as well.
8. Non technical vets who even don't know the difference between cow and buff are making projects and policies for Livestock punjab and The professionals with more than 30 years experience called D. Gs are not being used for said purpose. They get congratulations on look after charge of D. G ship and farewell at the end of service. In between this they only sign some documents related to budget consumption blindly or management at some animal distribution. Even no Adl or director is allowed to go through proper channels. While in health department no Secretary even think about this

9. In service FCPS and other higher education in health department while in livestock no leave for higher education.
10. CADRE system strictly followed in health department and no eys specialist will perform as chest specialist while in livestock cadre system abolished without written orders and now poultry specialist are bound to perform extension services and many more.
11. New vaccines and diseases and reserch in health department while in livestock we have livestock policy now and animals will not suffer from diseases after this policy.
List is very long.

Now look at other departments
1. In Education department teacher gets bs14 from bs9 and 15 from bs14, and two increments for bs16 and they will get bs17 as well.
2. Police department getting risk allowance
3. CTD getting risk allowance
4. In agriculture department an A.O is getting more than 30000 T. A and D. A.
5. Clerks got upto 17 scales and now the most junior clerk is in bs11 instead of bs5.
In short every department has got good pay package, allowances and time promotion. Only vets are not getting anything. So its time to show off and get our rights equal to M. Os. Hopefully our higher ups, all brother and sisters will be with us to make this nobel cause successful. In sha Allah.
It is clarification of our one demand and similarly we will prove and justify our other demands as well.
VDA Zindabad Pakistan Paindabad
Regards. Dr Muhammad Riaz president VDA punjab

19 مارچ کو ایسوسی ایشن کے صدر کی جانب سے ایک اور مبینہ پیغام دیا گیا کہ سیکرٹری لائیو سٹاک ہمارے خلاف کارڈ دکھا رہے ہیں مگر ہم اسے ناکام بنا دیں گے۔ ہماری جدوجہد انصاف کے لئے اور نسیم صادق کے خلاف ہے۔ مزید اعلیٰ افسران کے عہدے اور نام لے کر انہیں وارننگ بھی دی گئی۔

[redacted]
March 19 at 6:55am
...

AOA Dear brothers, sisters and respected higher ups. Soon that day will come when we will get out rights. Nasim Sadiq has shown his second last card against us today by inviting some old Paravets in his office but VDA and paravets Satti group alliance made it totally flop with peaceful protest in pindi division where more then 500 paravets and a delegate of vda leaders were participants. ILDPC was another flop show today. Now Nasim Sadiq has only one and last card and that is our higher ups shoulders against us but with the help of Allah and our unity and commitment this card will also be not able to get success. When Nasim Sadiq will use his all cards then VDA and paravets will show our cards. At this time our struggle is just for the sake of justice and against Nasim Sadiq but we are continously watching the so called professionals who are providing shoulders to N. S and we will react against them they will not be able to face them. N. S will be behind the bar as he is directly involved in the murder of late Dr Imran Nazir sb and Dr Kashif along with Dr Asif Jah ADL muzafer garh and ADL Sahiwal, DDL and ADL Sargoda. I as president VDA punjab want to warn Director Pindi division to mark VDA president pindi as absent from duty and also want to warn Dr Rub Nawaz kousar Director bwp that dont be the part of dirty politics by Nasim Sadiq against vets and para vets. We respect our higher ups and want the same in return as well. Hopefully they will be with us or play neutral role during this movement. If Nasim Sadiq is putting pressure on our higher ups then tell us VDA will protect your rights as well. Hopefully this message will be taken positively for the smooth running and best working of the department and LNDD officers/Officials.
Regards Dr Muhammad Riaz president VDA punjab

Like   Comment

23 مارچ کو ایسوسی ایشن کے صدور کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا جس میں احتجاج کے بارے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اس میٹنگ کے اگلے دن ایک کاغذ سامنے آیا جس میں درج تھا کہ ہم احتجاج پر کیوں مجبور ہوئے۔

ہم احتجاج کرنے پر کیوں مجبور ہوئے؟؟؟

1۔ 2015 میں محکمہ لائیوسٹاک کے درجہ چہارم سے درجہ 20 تک کے تمام ملازمین نے بین الاقوامی و ملکی نیشن کمپنی کو حکومت کی طرف سے لگائے گئے ہائی ویلیو والی ٹریننگ پروفیشن میں پورے پنجاب بھر میں عمل کیا اور پھر اس کا 16 تا 21 گریڈ اپ لوڈ بھی کیا گیا۔

2۔ محکمہ لائیوسٹاک کے ملازمین پر سول سرونٹ ایکٹ کے تحت دی جانے والی رعائیت

(i) Wed lock policy (ii) Study leave (iii) Earned leave (iv) Mutual transfer

v) ریٹائرمنٹ کے قریب اپنی مرضی کے ضلع میں تعیناتی (vi 25 سال کی سروس کے بعد ریٹائرمنٹ

وغیرہ کو مکمل طور پر معطل کیا ہوا ہے۔

3۔ محکمہ کے درجہ چہارم سے درجہ 20 تک کے تمام ملازمین اور افسران کے اختیارات کو سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب نے ایک قلم میں اکٹھا کر رکھا ہے۔

4۔ OPS کے ذریعے میرٹ پالیسی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے من پسند جونیئر لوگوں کو اپنے ذاتی مقاصد کی تکمیل کے لیے سینئر لوگوں پر لگا دیا گیا ہے۔

5۔ خوف و ہراس اور بادشاہت قائم رکھنے کے لیے ملازمین کو بغیر کسی انکوائری کے سزا کے طور پر سینکڑوں میل دور بے یار و مددگار اپنے خاندان سے دور کیا گیا۔

6۔ پنجاب بھر میں ویٹرنری پروفیشن کو کوالیفائیڈ پریکٹس کے ذریعے ترقی دینے کی بجائے عطائیت (Quackery) کو فروغ دیا (مثلاً بذریعہ بریڈنگ اتھارٹی، وغیرہ)

7۔ لائیوسٹاک ملازمین کو قلیل تنخواہوں میں سرکاری موٹر سائیکل کی اقساط دینے پر مجبور کیا گیا۔

8۔ ملازمین قلیل تنخواہوں میں سے ہی سرکاری سم میں ڈیٹا انٹری کے لیے بیلنس ڈالنے پر مجبور ہیں اور ملازمین نے اس کیلئے ذاتی موبائل استعمال کر رہے ہیں۔

9۔ محکمہ لائیوسٹاک کے شعبہ جدید طریقہ نسل کشی کو مزید تحقیقی سہولیات و ضروریات مہیا کرنے کی بجائے اس شعبہ کے بنیادی ڈھانچے کو مکمل تباہ کر دیا گیا۔

10۔ ADP سکیموں کے ٹارگٹ کے حصول کے لیے ملازمین کو 24/7 مصروف رکھا ہوا ہے اور ٹرانسفر اینڈ سیکٹ کے خوف سے بوگس رپورٹ بنانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ جبکہ زیادہ تر ADP سکیمیں ملک میں دودھ اور گوشت بڑھانے میں قطعاً موافق نہیں بلکہ ملکی وسائل کا ضیاع کیا گیا۔

11۔ محکمہ لائیوسٹاک کے قیمتی اثاثے ذیرہ کھچی بل لاہور، SPU قادر آباد ساہیوال، ویٹرنری ہسپتال ماڈل ٹاؤن، رحیم یار خان اور اسی طرح کئی اثاثہ جات کو محکمہ لائیوسٹاک کے مفاد کے برعکس نیلام کر دیا گیا۔

12۔ درج بالا و دیگر پیدا کردہ حالات کی وجہ سے محکمہ لائیوسٹاک ملازمین میں بے چینی اور ذہنی اذیت اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ وہ آپس میں مرنے مارنے لگے جیسا کہ ویٹرنری اسسٹنٹ ارشد نے مورخہ 20-01-2018 کو ڈاکٹر عمران نذیر کو 4 گولیاں ماریں جس سے وہ مورخہ 26-01-2018 کو شہید ہو گئے۔

13۔ ڈاکٹر کاشف عباس جو میٹرک، ایف ایس سی اور ڈی وی ایم میں ہونہار طالبعلم، با اور انتہائی محنتی اور ایماندار ویٹرنری افسر تھا۔ جس کو بروقت ضرورت سے زائد ویکسین اور میڈیسن دے کر پیڈا ایکٹ قانون کے تحت اس طرح پھنسایا گیا کہ وہ جانوروں کی چیچڑ مار سپرے (Delta) پی کر لائیوسٹاک کی بادشاہت میں پیدا ہونے والی اذیت سے نجات پا کر خالق حقیقی کو جا ملا۔ جبکہ وہ انتہائی غریب گھرانے کا اکلوتا کفیل تھا۔

14۔ رائے اعجاز ویٹرنری اسسٹنٹ جو ایک انتہائی ایماندار اور دیندار ملازم بھائی تھا۔ اس کو اذیت دینے کے لیے پے در پے چار مرتبہ دور دراز ٹرانسفر کرکے 10 ماہ کی تنخواہ بند رکھی جس سے وہ ذہنی اذیت میں رہ کر اپنی جان دے کر ظلم کی داستان لکھ گیا۔ اسی طرح کے بے شمار لائیوسٹاک ملازمین انتقال کر چکے ہیں۔ اور باقی بھی بے شمار طرح طرح کے مصائب کا شکار ہیں۔ ان تمام معاملات کے حل کے لیے کئی مرتبہ احکام بالا کو تحریری طور پر آگاہ کیا اور ان کے حل کے لیے درخواست کی حتیٰ کہ چیف سیکرٹری پنجاب، منسٹر لائیوسٹاک پنجاب اور چیف منسٹر پنجاب کو بھی تحریری طور پر درخواست کی لیکن ہمارے معاملات کو حل کرنے کے بجائے لائیوسٹاک ملازمین کو مزید ذہنی اذیت میں برقرار رکھا ہوا ہے۔ لہٰذا اب ہمارا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا اس لیے ان تمام حادثات کی جوڈیشل انکوائری اور جائز مطالبات کو اگر 26-03-2018 تک پورا نہ کیا گیا تو مورخہ 28-03-2018 کو لاہور میں ہزاروں کی تعداد میں ویٹس اور پیرا ویٹس اپنے جائز مطالبات کے حصول تک پر امن احتجاج جاری رکھیں گے۔ (انشاءاللہ)

15۔ اپنے جائز مطالبات کی پاسداری کرتے ہوئے اگر محکمہ لائیوسٹاک حکومت پنجاب کے کسی ملازم یا افسر کے خلاف انتقامی کارروائی کی گئی تو سیکرٹری لائیوسٹاک اور احکام بالا اس کے سنگین نتائج کے ذمہ دار ہوں گے۔

نوٹ: ناقص ویٹرنری ادویات کے بے جا استعمال کی وجہ سے اس کے اثرات دودھ اور گوشت میں آنے لگے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں جانوروں اور انسانوں کی صحت کو خطرات لاحق ہیں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن و پیرا ویٹس ایسوسی ایشن، پنجاب

24 مارچ کو ویٹس اور پیراویٹس کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں لائحہ عمل تیار کیا گیا اور اس موقع پر ایک یادداشت پر دستخط بھی کئے گئے۔

یادداشت

آج مورخہ 24-03-2018 کو لاہور میں پنجاب لائیو سٹاک ایمپلائز ایسوسی ایشن اور ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے مرکزی قائدین کا اجلاس ہوا۔ جس میں 28-03-2018 کو مال روڈ لاہور میں ہونے والے احتجاج کے حوالے سے انتظامات کی منصوبہ بندی کی گئی اور باہمی مشاورت سے ایک پمفلٹ تیار کیا گیا جس کو پنجاب بھر میں اپنا پیغام پہنچانے کے لیے متعلقہ علاقہ کے PVA اور VDA کے تمام ممبران اس پمفلٹ کو درج ذیل میں تقسیم اور آویزاں کریں۔

- ا۔ لائیو سٹاک کے تمام ملازمین
- اا ADL، DDL اور Director آفس کے ملازمین
- ااا ویٹرنری اداروں کے اساتذہ کرام اور طلبہ وطالبات
- IV۔ علاقہ میں موجود لائیو سٹاک کے دیگر ادارے
- V۔ متعلقہ MNA، MPA اور نمایاں سیاست دان
- VI۔ ویٹرنری ہسپتال اور لیبارٹریز

اسی دن محکمہ کے اعلیٰ افسران کو احتجاج کے بارے تحریری طور پر آگاہ کیا گیا

Veterinary Doctors Association (VDA)

Head Office
House No 73, Street No 2, [illegible] Town [illegible] Lahore-Punjab
[illegible]
[illegible]

Ref. #: 11

Date: 24-3-2018.

Together we can

To,

Director Generals (Extension & Research),

All Directors and Divisional Directors,

All Additional Directors,

All Deputy Directors,

All DI&COs, ADIOs & Director ADDRS,

Livestock and Dairy Development Dept. Govt. of Punjab.

Subject: Peaceful protest for the rights of Veterinarians on 28-03-2018.

It is stated that we are professionals of L&DD department and have equal rights like officers of other departments of Govt. of Punjab. And we have requested several times about our rights to Secretary L&DD department Punjab both verbally and in written, but our rights still not addressed on real grounds by the competent authority.

Now, Veterinary Doctors Association, Punjab has decided to raise its voice publically to highlight our miseries and to seek the attention of Govt. of Punjab at Mall Road, Lahore on 28-03-2018.

As you are also Veterinarian hence our association hope from your good self that we will not face any hindrance & harassment for dignified survival of Veterinarians. Your affirmation in this regard will be remembered by the professionals of L&DD Dept. Govt. of Punjab.

With best regards!

24/3/2018.

Dr Sohail Azmat
CHAIRMAN
Veterinary Doctors Association,
Punjab.

اس احتجاجی دھرنے کے اعلان کے بعد انتظامیہ حرکت میں آئی اور دھرنے والوں سے مذاکرات کی کوشش کی گئی۔ دھرنے سے قبل دھرنا والوں سے راولپنڈی میں ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن پنجاب اور دیگر افسران کے مذاکرات ہوئے۔ ان مذاکرات کے بعد ایک مبینہ معاہدہ سامنے آیا جس سے تاثر ملا کہ شاید مذاکرات کامیاب ہو گئے۔ اس معاہدے کی مبینہ کاپی یہ ہے۔

معاہدہ

آج مورخہ 26/3/2018 بروز پیر نشست کہ مطالبات پیراویٹس اور ویٹرنری افسران
درج ذیل نکات پر طے پایا۔
1، 2، 4، 5، 8، 9، 10، 12 کل آٹھ مطالبات
1. مطالبات سیریل نمبر 1
کی منظوری برائے عمل درآمد سے لیٹر سیکرٹری لائیوسٹاک سے جاری کروا کر
27/3/2018 تک پیراویٹس صدر اور VDA پنجاب کے نمائندگان کے حوالے کر دیے
جائیں گے
2. مطالبات سیریل نمبر 2 پیرامیڈیکل اور میڈیکل افسران کا ریکارڈ ریفر کر کے
کیس دیا جائے گا جس پر فوری عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا
3. مطالبات سیریل نمبر (6) [illegible]
رمضان بازار [illegible] آپ لوڈ [illegible] سیٹ [illegible]
ویٹرنری ڈاکٹر اس سے ذہنی دباؤ [illegible] کا شکار ہیں۔
4. مطالبات سیریل نمبر 7 سروس سٹرکچر کے سروس رولز 25 اپریل 2018 تک نوٹیفائی کروا دیا جائے
گا جبکہ بعد ACR اور ٹریننگ پراسیس مکمل کر کے مئی 2018 کے پہلے ہفتے میں مکمل عمل درآمد
شروع کر دیا جائے گا اس معاہدہ کو ہر صورت میں پیراویٹس اور VDA - [illegible]
ڈائریکٹر لائیوسٹاک [illegible]
فریق دوم
1. فریق اول راجہ جاوید اقبال [illegible] صدر [illegible] ڈائریکٹر جنرل لائیوسٹاک پنجاب لاہور
پیراویٹس پنجاب
1. جناب عبدالرحمان
26/3/18
2. ڈائریکٹر لائیوسٹاک [illegible] ڈاکٹر شاہد سجاد
2. صدر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب

DIRECTOR
LIVESTOCK, RAWALPINDI
DIVISION, RAWAL[illegible]

اس کاپی کے منظر عام پر آنے کے بعد ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے اس سے لاتعلقی کا اعلان کیا اور دھرنے کے اعلان پر قائم رہنے کا کہا۔ واضح رہے کہ ابتدائی بارہ مطالبات جن پر راولپنڈی میں بات ہوئی، ان میں ڈاکٹر عمران نذیر اور ڈاکٹر کاشف کا ذکر نہیں تھا۔ مذاکرات کے دوران ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے مبینہ طور پر دھرنے والوں کو طعنہ دیا کہ تم ویسے تو ان کا بہت ذکر کرتے ہو اور مطالبات میں ان کی کوئی بات ہی نہیں۔ اس کے بعد دھرنے والوں کی جانب سے مبینہ طور پر 20 مطالبات پر مشتمل ایک نیا پرچہ سامنے آ گیا۔

مطالبات ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن و پیراویٹس لائیوسٹاک ایمپلائز ایسوسی ایشن

1۔ تمام ملازمین کے آبائی اضلاع میں تبادلہ جات کیئے جائیں نیز ٹرانسفر پالیسی بحال کی جائے۔[Mutual Transfer etc]
2۔ تمام ویٹرنری افسران اور پیراویٹس کی تنخواہیں محکمہ صحت، گورنمنٹ آف پنجاب کے بالترتیب میڈیکل افسران اور پیرامیڈیکل سٹاف کے برابر کی جائیں۔
3۔ محکمہ کے تمام ملازمین (سکیل 1 تا 20) کو حکومت پنجاب کے دیگر محکموں میں مروجہ الاؤنسز جیسا کہ رسک الاؤنس، ہارڈ ایریا الاؤنس، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس اور نان پریکٹسنگ الاؤنس وغیرہ بلحاظ درجہ بندی فوری طور پر دیے جائیں۔
4۔ ضلع کونسل کے تمام پیراویٹس کی سنیارٹی کو فوری بحال کیا جائے۔
5۔ ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیراویٹس کے سنیارٹی پر موجود تحفظات فوری دور کیے جائیں اور سلیکشن پالیسی کو فوری بحال کیا جائے۔
6۔ تمام غیر پیشہ ورانہ ذمہ داریوں (مثلاً: 9211 سسٹم پر اپلوڈنگ، رمضان بازار اور محکمہ خوراک میں گندم خریداری پر ڈیوٹی وغیرہ) کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔
7۔ ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیراویٹس کا سروس سٹرکچر فوری طور پر نافذ العمل کیا جائے۔
8۔ سپورٹس سرونٹس (نمبر 1، 2، 3) اور دیگر تمام کنٹریکٹ ملازمین کے فوری طور پر ریگولر آرڈرز جاری کیے جائیں۔
9۔ محکمہ لائیوسٹاک میں موجود کیڈر سسٹم کو فوری بحال کرتے ہوئے ان کیڈر کے ملازمین اور افسران کو متعلقہ کیڈر میں واپس تعینات کیا جائے۔
10۔ او پی ایس (OPS) پر تعینات تمام افسران کے احکامات فوری طور پر واپس لیے جائیں اور محکمہ کے تمام افسران بالا کے اختیارات بحال کیے جائیں۔
11۔ محکمہ لائیوسٹاک، پنجاب پبلک سروس کمیشن (PPSC) کی طرف سے ویٹرنری افسران کے لیے 3 چانسز پالیسی کو فوری طور پر ختم کرنے کی سفارش کرے اور ڈی وی ایم (DVM) کے سٹوڈنٹس پر پی وی ایم سی (PVMC) کا بھتہ خوری کا مذموم منصوبہ ختم کیا جائے اور پی وی ایم سی (PVMC) کی رجسٹریشن لائف لانگ کی جائے۔
12۔ ویٹرنری افسران کو حسب وعدہ فوری طور پر گاڑیاں فراہم کی جائیں۔
13۔ سلاٹر ہاؤس ڈیوٹی کرنے والے افسران کے لیے کم از کم 20,000 روپے معاوضہ مخصوص کیا جائے۔
14۔ محکمہ کے اندر موجود خوف و ہراس کی فضا کو فی الفور ختم کیا جائے اور ڈاکٹر عمران نذیر اور ڈاکٹر کاشف کے قتل اور خودکشی کی وجوہات کے تعین کے لیے جوڈیشل کمیشن تشکیل دیا جائے۔
15۔ پیڈا ایکٹ کا بے جا استعمال بند کیا جائے اور بوگس کیسوں کا ریکارڈ پیڈا ایکٹ استعمال کرنے کی دھمکی دے کر نہ بنوایا جائے۔
16۔ ڈیوٹی ٹائم صبح 8 سے شام 3 بجے کے بعد ملازمین کو کام پر مجبور نہ کیا جائے اور ان کی سماجی و ازدواجی زندگی کو مشکلات سے دوچار نہ کیا جائے۔
17۔ سرکاری سم کے لیے بیلنس ماہانہ بنیادوں پر مہیا کیا جائے اور سرکاری سم کے لیے موبائل فون سیٹ دیے جائیں۔
18۔ اگر ہمارے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو پنجاب بھر کے ملازمین تمام محکمانہ امور سرانجام نہیں دیں گے۔
19۔ تمام ہسپتالوں میں بغیر ڈیمانڈ کے اپنی من مرضی کی ادویات و ویکسین بھیجنے کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے اور تمام ہسپتالوں کا انفراسٹرکچر بہتر کیا جائے۔
20۔ محکمہ کو دیے گئے اربوں روپے کے بجٹ کو بے جا اور بے مصرف استعمال کرنے پر شفاف اور مکمل تحقیقات کی جائیں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن و پیراویٹس لائیوسٹاک ایمپلائز ایسوسی ایشن

بعد میں پیراویٹس والوں نے بھی اعلان کیا کہ دھرنا ہوگا۔ اس بارے پیراویٹس کے لیڈر نے کہا کہ ہم نے انتظامیہ کو 27 مارچ تک کا وقت دیا تھا کہ وہ ہمیں نوٹیفیکیشن کی کاپیاں دے دیں جو کہ ہمیں فراہم نہیں کی گئیں۔ اس لئے ہم اپنے دھرنے کے اعلان پر قائم ہیں۔ لوگ مقررہ تاریخ کو صبح دس بجے مال روڈ پر جمع ہوں۔

دھرنے کی کمپین بھی زور وشور سے جاری رہی۔ اس دوران ایسوسی ایشن کے عہدیداران کی جانب سے

سوشل میڈیا پر مختلف قسم کے مبینہ بیانات بھی سامنے آتے رہے۔

[redacted]
March 26 at 9:36am

...

AOA Dear vets. We have started the struggle for our rights at VDA platform almost a year ago and now we are fully prepared for final move. Hopefully this final move will end on our victory. In sha Allah. Please don't waste your time and make yourself ready in all aspects for a peaceful protest at Mall Road Lahore. A protest which is much needed for our future and for the future of our next generation. We don't wish that our next generation remember us as cowards and selfish etc. We are determined and motivated professionals. We have performed day and night for the uplifting of our department. We have sacrificed our holidays and even Eid days on roads when all other departments were enjoying with their families. We have done beyond imaginations and human capabilities but dear brother and sisters instead of giving us best reward , Nasim Sadiq has given us tittle of black sheep and the crow????
Dear vets we are the best performers in livestock punjab. We want to serve for our country and will implement the vision of VDA punjab. In sha Allah. Please say bye bye to fear and come on mall Road with your full power. Victory is waiting for brave vets of VDA punjab. Trust on Allah and your abilities and keep in mind that VDA leadership will not disappoint you. No one will harm you and you will make history. After our success no Nasim Sadiq will come as secretary livestock and treat vets just like slaves. In sha Allah. Please come forward and play your maximum role for our basic rights by participating in peaceful protest on Mall Road lahore. Because abhi nahi to kabhi nahi and VDA nahi to kon?
VDA Zindabad
Pakistan Paindabad
Regards Dr Muhammad Riaz president VDA punjab

Like Comment

[redacted]
March 27 at 1:49am

...

28th March protest or this movement is not some ones or some group's personal agenda . But infact this movement is for the betterment of our economy . Livestock sector is one a major share hold in our economy . And our economy is largely dependant on livestock and agriculture . No department or sector can improve without proper infrastructure and improvement in job satisfaction level of its force . From last four year several times we have presented our demands and grievances in front of secretary livestock but he never addressed those . Rather we have to face oppression , threats and murder of our colleagues along with our financial and social persecution. Now after trying every channel and door we have to come on the roads . But let me tell you we are well educated , organised and peaceful people and our protest is a peaceful protest for our rights , legimate demands and against all kind of oppression we have faced .
Plz come and join us on mall road on 28th March 2018 for the betterment of our country and for survival of veterinary community of Pakistan . .
#VDA_Voice_of_Vets

Like Comment

[redacted]
March 27 at 9:43am

AOA Dear vets. By the grace of Allah almighty a day has come when vets all over the Punjab are united at VDA platform for the achievement of their basic rights. Now only victory may stop our struggle. Dear vets at the same time some of our innocent veterinarian are being used by Nasim Sadiq and his Children. They are trying to spread rumours that vets and paravets from some districts are not coming or opposing our peaceful protest at mall Road. Dear vets VDA have no hidden agenda. We are fighting for our basic rights and our success is the success of whole community and even success of those who are playing anti professional role. We should remember that decades are needed to develop such movements and if we remain unsuccessful then we will wait for another decade. So it is requesting to all of you that don't think about such rumours and get motivation from this negativity because it is sufficient to prove that you have won the nerve game. Be united and always trust on Allah almighty. We will be successful and will get our rights. In sha Allah.
VDA Zindabad Pakistan Paindabad
Regards Dr Muhammad Riaz president VDA punjab

Like Comment

دھرنے سے قبل ایسوسی ایشن نے ضلعی سطح پر اپنے افسران کو تحریری طور پر آگاہ کیا کہ آئینِ پاکستان کی روح سے احتجاج ہمارا حق ہے اور اس کے لئے ہم اکٹھے ہو رہے ہیں۔ میرے علم میں نہیں کہ یہ آگاہی تحریریں سرکاری طور پر افسران کو ملیں یا نہیں البتہ سوشل میڈیا پر انہیں ضرور شیئر کیا گیا۔

بجناب ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع پاکپتن شریف

منجانب: جملہ ویٹرنری افسران پیرا ویٹس اور درجہ چہارم سٹاف

عنوان: اطلاع برائے پُرامن احتجاج

قلمی ہے کہ ہم محکمہ لائیوسٹاک ضلع پاکپتن شریف کا تمام سٹاف بمعہ افسران وملازمین اپنی ضلعی اور پنجاب کی سطح پر منتخب ایسوسی ایشنز کی جانب سے اپنے حقوق اور جائز مطالبات کی شنید کے لیے پُرامن احتجاج کی کال پر مال روڈ لاہور پر دیگر اضلاع کے ساتھ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ مورخہ 28.03.2018 سے ہم محکمہ ہذا کے تمام ملازمین اپنے تمام سرکاری امور سرانجام نہیں دے سکیں گے۔ واضح رہے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 16 کے تحت تمام سرکاری ملازمین کو اپنے جائز حقوق کے لیے اجتماع اور پُرامن احتجاج کا حق حاصل ہے۔

1
2
3
4
5
6
7
8

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ضلع پاکپتن شریف

21/03/18

صدر
پیرا ویٹس ایسوسی ایشن ضلع پاکپتن شریف

کاپی برائے اطلاع
اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحصیل پاکپتن
ڈائریکٹر لائیوسٹاک ساہیوال ڈویژن
ڈائریکٹر جنرل (ایکسٹینشن) لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب

احتجاج احتجاج احتجاج

ہمارے مطالبات

1. تمام ملازمین کو رسک الاؤنس، ہارڈ ایریا الاؤنس اور نان پریکٹس الاؤنس فی الفور دیا جائے۔
2. لائیوسٹاک کے تمام ملازمین کا سروس سٹرکچر نافذ العمل کیا جائے۔
3. تمام ملازمین کے گھر کے نزدیک تبادلے کیے جائیں۔
4. مروجہ ڈیوٹی کے اوقات کار کے علاوہ کسی ملازم کو کار سرکار پر ہرگز مجبور نہ کیا جائے۔

منجانب ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اینڈ پیراویٹس ایسوسی ایشن ضلع منڈی بہاؤالدین

چلو چلو لاہور چلو 28 مارچ 2018

قاتل، کرپٹ، نااہل

نسیم صادق سیکرٹری لائیوسٹاک

نامنظور نامنظور نامنظور نامنظور

ہمارے مطالبات منظور کرو

منجانب:

ملازمین محکمہ لائیوسٹاک پنجاب

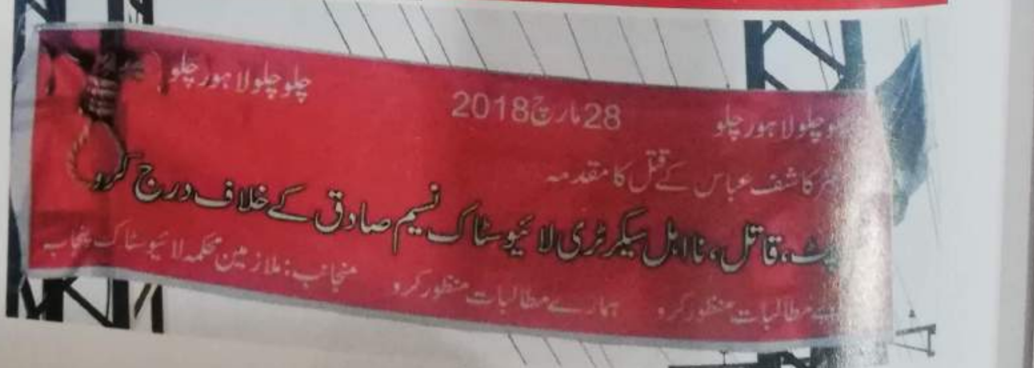

منجانب:- جملہ ویٹرنری افسران لائیوسٹاک، ضلع میانوالی

بخدمت:- ایڈیشنل ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر لائیوسٹاک ضلع میانوالی

عنوان:- اطلاع برائے پرامن احتجاج

گزارش ہے کہ ہم محکمہ لائیوسٹاک ضلع میانوالی کے تمام ویٹرنری افسران اپنی صوبائی اور ضلعی [illegible] ایسوسی ایشن کی جانب سے اپنے حقوق اور جائز مطالبات کی منظوری کے لیے پرامن احتجاج کی کال پر [illegible] دیگر اضلاع کے ساتھ [illegible] مارچ 2018 کو اپنی [illegible] سرکاری [illegible] پاکستان کے [illegible] اپنے جائز حقوق کے لیے احتجاج اور پرامن [illegible]

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن ضلع میانوالی

Dr. Irfan
President

Dr. Saqlain
Gen Secretary

Dr Abuzar

Dr Amir Ashraf

Dr Azam Khan

Dr Aziz Iqbal

Dr Sabir

Dr. M. Kazim

Dr Shahid Ahmad

Dr. Abdul [illegible]

Dr. Muteeyeem

کاپی برائے اطلاع:-
* ڈپٹی ڈائریکٹر تحصیل میانوالی، پپلاں اور عیسیٰ خیل
* ڈائریکٹر لائیوسٹاک سرگودھا ڈویژن

دھرنے کی کیمپین کے دوران مختلف قسم کے مبینہ اشتہارات اور بینرز بھی سوشل میڈیا پر گردش کرتے رہے اور پھر اسی طرح کے بینرز احتجاج کا حصہ بھی بنے۔

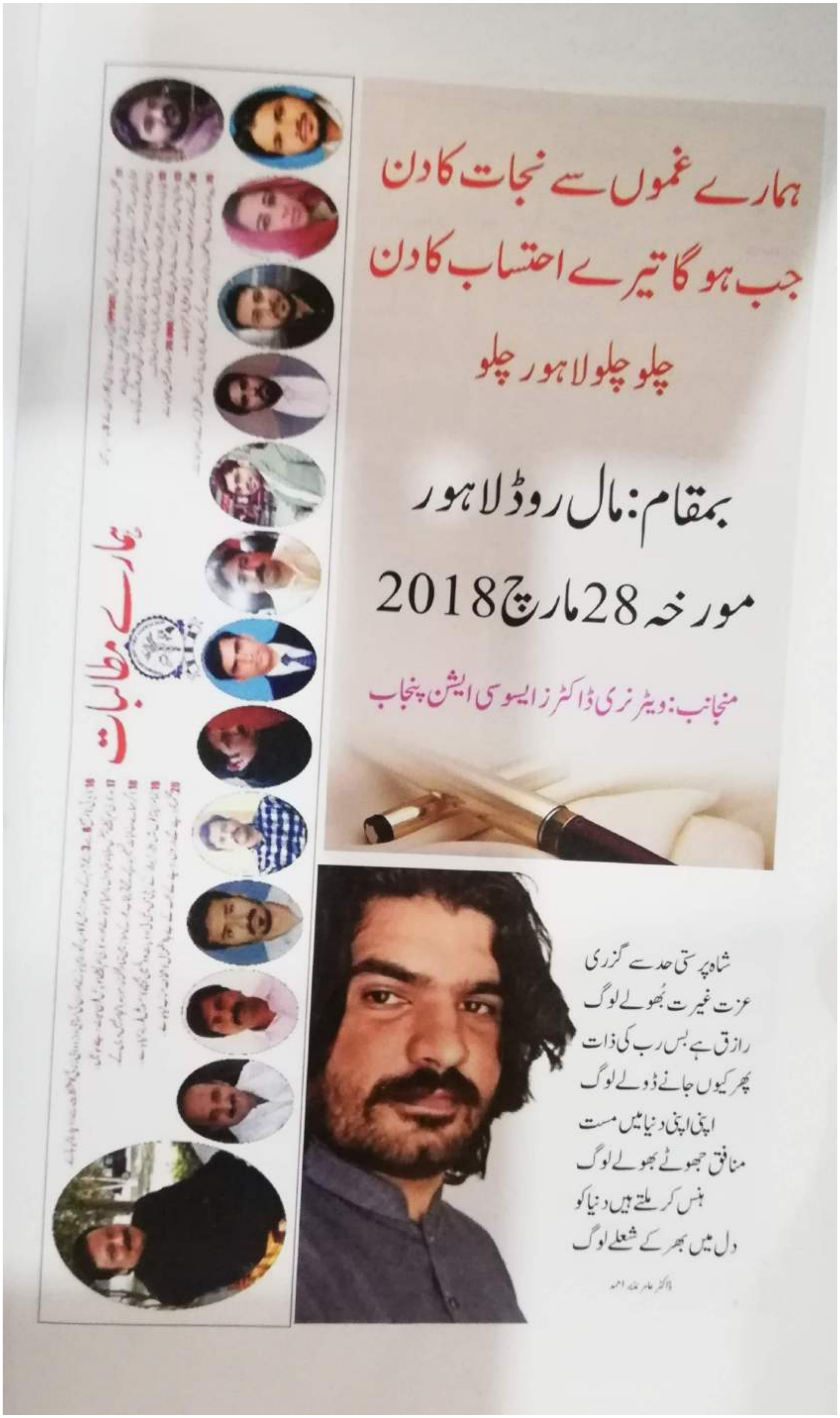

ہمارے غموں سے نجات کا دن
جب ہو گا تیرے احتساب کا دن
چلو چلو لاہور چلو
بمقام: مال روڈ لاہور
مورخہ 28 مارچ 2018
منجانب: ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب
ہمارے مطالبات
شاہ پرستی حد سے گزری
عزت غیرت بھولے لوگ
رازق ہے بس رب کی ذات
پھر کیوں جانے ڈولے لوگ
اپنی اپنی دنیا میں مست
منافق جھوٹے بھولے لوگ
ہنس کر ملتے ہیں دنیا کو
دل میں بھر کے شعلے لوگ

دھرنے سے پہلے راولپنڈی میں احتجاج کیا گیا مقصد شاید لوگوں کو متحرک کرنا ہو۔

لائیوسٹاک ملازمین کا مطالبات کیلئے احتجاج ریلی

سروس سٹرکچر نافذ، رسک الاؤنس منظور، تبدیلی بحال، ریگولرائز کیا جائے

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین نے مطالبات تسلیم نہ ہونے پر ڈھکے روز راولپنڈی پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا، مظاہرین نے اس موقع پر اپنے مطالبات کی تحریر والے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے، مظاہرین جنہوں نے پریس کلب سے مری روڈ تک مارچ بھی کیا کا مطالبہ تھا کہ فوری طور پر ویٹرنری سٹاف کا سروس سٹرکچر نافذ کیا جائے، رسک الاؤنس منظور کیا جائے، ضلع کونسل ملازمین کی تبدیلی بحال کی جائے، کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کیا جائے، نئے بھرتی ہونے والوں کے ان کے اپنے ضلع میں تعیناتی کی جائے، پنجاب حکومت مطالبات پر عملدرآمد کیلئے غور کرے اور ان کی ملازمتوں کو تحفظ فراہم کیا جائے، ملازمین بعد ازاں پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔

لائیوسٹاک کے ملازمین کا مظاہرہ، مری روڈ بلاک، ٹریفک جام

مطالبات منظور نہ ہونے پر 28 مارچ کو لاہور میں دھرنا دینے کا اعلان کر دیا

راولپنڈی (اپنے نامہ نگار سے) محکمہ لائیوسٹاک کے ملازمین کا مطالبات منظور نہ ہونے پر مری روڈ پر مظاہرہ، ٹریفک جام، ملازمین کی ایمبولنس پر چڑھ کر نعرے بازی، مطالبات منظور نہ ہونے پر 28 مارچ کو لاہور میں دھرنے کا اعلان کر دیا۔ محکمہ لائیوسٹاک کے گوجر خان، چکوال، مندرہ، چک بیلی خان اور دیگر نواحی علاقوں میں کام کرنے والے ملازمین نے پریس کلب کے باہر مری روڈ پر مظاہرہ کیا، مظاہرین نے مری روڈ کو بند کر دیا جس سے ٹریفک جام ہو گئی اور شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، سرکاری موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر سوار مظاہرین کا کہنا تھا کہ صوبائی حکام کی استحصالی پالیسیوں کی وجہ سے پریشان ہیں، درخواستوں اور احتجاج کے باوجود مطالبات منظور نہیں کیے جا رہے، ہم پڑھے لکھے لوگ ہیں لیکن سیکرٹری لائیوسٹاک کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے دھرنے اور احتجاج پر مجبور ہیں، اگر سیکرٹری نے مطالبات نہ مانے تو 28 مارچ کو لاہور میں دمادم مست قلندر ہوگا۔

راولپنڈی: لائیوسٹاک ایمپلائز ایسوسی ایشن کے ملازمین اپنے مطالبات کے سلسلہ میں احتجاجی مظاہرہ کر رہے ہیں

اسی دوران ایک تحریر سیکرٹری لائیوسٹاک کے حق میں سامنے آئی جس میں چند سوالات کئے گئے دھرنے والوں سے۔

وی ڈی اے اور پی وی اے کی لیڈرشپ سے چند سوالات

۱۔ کیا اپنے جائز مطالبات منوانے کے لیے شورش کا راستہ اختیار کرنا ضروری ہے؟ کیا افسران بالا آپ کی بات نہیں سنتے؟ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ڈی ڈی ایل سے لے کر سیکریٹری صاحب تک ہمارے تمام افسران ہمہ وقت ہماری کال سنتے اور ہر ایس ایم تک کا جواب دیتے ہیں اور ہر جائز مطالبہ مانتے ہیں۔

۲۔ اپنے ویٹرنری آفیسر بھائی کی طبعی یا حادثاتی موت کو خودکشی کا رنگ دے کر کیا ہم اپنے مرحوم کولیگ کے لواحقین کی خیر خواہی کر رہے ہیں؟ یاد رکھیں خودکشی کی موت کی صورت میں گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق مرحوم کے لواحقین ہر قسم کے حقوق سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ کیا ہم اپنی سیاست کی آڑ میں اپنے مرحوم دوست کے خاندان کے ساتھ جان بوجھ کر دشمنی کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں؟

۳۔ کیا محکمہ ڈاکٹر عمران نذیر شہید کی فیملی کے ساتھ مالی اور قانونی معاونت نہیں کر رہا ہے؟

۴۔ کیا وی اے حضرات کا فور رائز، ایکس ٹی اے، پی او ایل اور اے آئی ٹیکنیشن کا اعزازیہ وی ڈی اے اور پی وی اے کے دباؤ کا نتیجہ ہے؟ نہیں دوستو نہیں بلکہ یہ سب محکمہ نے وی ڈی اے اور پی وی اے کی سیاست کے وجود میں آنے سے بھی بہت پہلے سے شروع کیا ہوا ہے۔

کیا درج ذیل سیکریٹری صاحب کے جرائم ہیں۔

۱۔ وی ایز کا ایکس ٹی اے، موٹر سائیکل کا پیٹرول مہیا کرنا، پی پی آر اور ایف ایم ڈی کے اعزازیے، وی ایز کا فور رائز، اے آئی ٹیکنیشن کا اعزازیہ، محکمہ کے ہر ضلع میں نئی ویگو، ہائی لکس گاڑیاں ویٹرنری آفیسرز کو مہیا کرنا جو کہ پہلے صرف ڈی سی لیول کے افسران کے پاس ہیں۔

۲۔ اگر بے زبان جانوروں کی خوراک میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا، دو نمبر سیمن تیار کرنے، بیچنے اور لگا کر جانور پال حضرات کو لوٹنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا، بچوں کو دودھ میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا، آکسی ٹوسین اور ہارمونل انجکشن کی فروخت بند کروانا، پیاری انڈسٹری کے خلاف سازشیں ناکام کرنا اور سپریم کورٹ تک کیس کو پروسیڈ کرنا سیکریٹری صاحب کے جرائم ہیں؟

اگر نہیں تو خدارا یہ شورش مت پھیلائیں۔ کسی کی ذاتی سیاست کا حصہ مت بنیں۔ آپ اپنے صرف اور صرف جائز مطالبات تحمل سے کے ذریعے منوائیں اس راستے پر پوری لائیوسٹاک کمیونٹی آپ کے ساتھ ہوگی۔

دھرنے کی تیاریاں جاری تھیں اور دوسری جانب انتظامیہ اور انتظامیہ کے حامی ویٹرنری ڈاکٹرز تعداد میں موجود تھے۔ دھرنے سے دو روز قبل تحصیل تونسہ کے ویٹرنری ڈاکٹروں کا ایک اجلاس جس میں اس دھرنے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے محکمہ لائیوسٹاک کی ایڈمنسٹریشن پر مکمل اعتماد کیا گیا۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے میڈیا کا بھی سہارا لیا اور روزنامہ جنگ میں ایک خبر لگی۔

جنگ

لائیوسٹاک تحصیل تونسہ کا اجلاس، ڈاکٹر نسیم صادق کے خلاف ہڑتال سے لاتعلقی کا اعلان

بنکانی (نامہ نگار) لائیوسٹا تحصیل تونسہ کے افسران ودیگر سٹاف کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں مشترکہ طور پر سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب کے خلاف ہڑتال اور احتجاج سے لاتعلقی کا اعلان کیا گیا، اس موقع پر ڈاکٹر طارق بزدار، ڈاکٹر اعظم، ڈاکٹر محمد رمضان، ڈاکٹر محمد زاہد، ڈاکٹر ہدایت اللہ نے کہا کہ سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنایا جائیگا کیونکہ سیکرٹری لائیوسٹاک ڈاکٹر نسیم صادق نہایت ہی فرض شناس اور دلیر آفیسر ہیں، جمشید بنکانی، غلام حسن، ناصر بکھوانی ودیگر نے اجلاس میں شرکت کی۔

اس خبر کے منظر عام پر آنے کے بعد ایک دو لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا کہ ہم بھی احتجاج میں شریک نہیں ہو رہے، جس کا تحریری اعلان انہوں نے لکھ کر بھیج دیا۔ دھرنے سے ایک دن پہلے شام کو مزید ایسی تحریریں محکمہ کے مبینہ وٹس ایپ گروپ میں جاری کی گئیں۔ ان تحریروں پر درج تھا کہ ہم فلاں فلاں لوگ اس احتجاج میں شریک نہیں ہو رہے، اس کی مذمت کرتے ہیں اور انتظامیہ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔

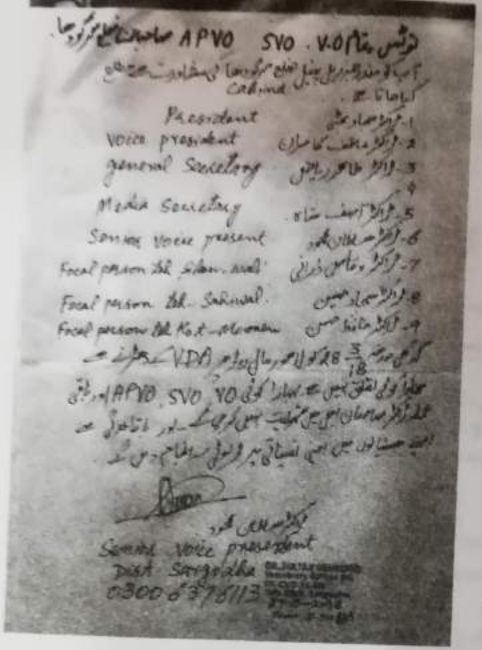

نوٹس بنام V.O ، SVO APVO صاحبان ضلع سرگودھا۔
آپ کو مندرجہ ذیل پینل ضلع سرگودھا کی مشاورت سے Cabinet منتخب کیا جاتا ہے۔

1۔ ڈاکٹر ... President
2۔ ڈاکٹر ... Voice president
3۔ ڈاکٹر ... General Secretary
4
5۔ ڈاکٹر آصف شاہ Media Secretary
6۔ ڈاکٹر ... Senior Voice president
7۔ ڈاکٹر ... Focal person teh. Silanwali
8۔ ڈاکٹر ... حسین Focal person teh. Sahiwal
9۔ ڈاکٹر ... حسن Focal person teh. Kot-Momin

کہ کل مورخہ 28/3/18 کو لاہور مال روڈ پر VDA کے دھرنے سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارا کوئی VO ، SVO ، APVO اور باقی عملہ ڈاکٹر صاحبان اس میں شرکت نہیں کریں گے۔ اور ... اپنے ہسپتالوں میں اپنی ڈیوٹی سر انجام دیں گے۔

Senior Voice president
Dist Sargodha
0300 6378113

اظہار لاتعلقی

آج مورخہ 27-03-2018 کو ضلع خوشاب کے پیرا ویٹ سٹاف اور ویٹرنری ڈاکٹرز کا اجلاس ہوا جس میں متفقہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم سیکرٹری لائیو سٹاک کے خلاف کسی بھی قسم کے احتجاج کا حصہ نہیں بنیں گے۔ کیونکہ سیکرٹری لائیو سٹاک بہت ہی فرض شناس اور دلیر آفیسر ہیں۔

مورخہ 28-03-2018 کو ہونے والی ہڑتال، دھرنے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں اور ہم سیکرٹری لائیو سٹاک نسیم صادق صاحب کی پالیسیوں سے متفق ہیں اور کسی قسم کی غیر قانونی کاروائی کا حصہ بننے کیلئے تیار نہ ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے محکمہ کی ترقی اور ملازمین کی عزت کیلئے دن رات کام کیا۔

محمد صفدر گجر چیئرمین	اشفاق احمد AIT	ڈاکٹر نائلہ منصور
سید حامد علی رضا تحصیل صدر	محمد اقبال VA	ڈاکٹر رائے خداداد
پرویز اختر فنانس سیکرٹری	ثمر عباس VA	ڈاکٹر محمد منصر
محمد جاوید جنرل سیکرٹری	محمد آصف VA	ڈاکٹر محمود اقبال
محمد نعیم انجم انفارمیشن سیکرٹری	مزمل عباس VA	ڈاکٹر محمد ارسلان
ذیشان حیدر VA	محمد اشرف VA	ڈاکٹر محمد رضوان
محمد آصف بشیر VA	غلام حسین VA	ڈاکٹر وسیم عباس
فراست عباس VA	محمد رضوان VA	ڈاکٹر مختار احمد
محمد شیر VA	عبدالقدیر VA	ڈاکٹر محمد سلیم جام
زاہد محسن بخاری VA	حماد رضا AIT	

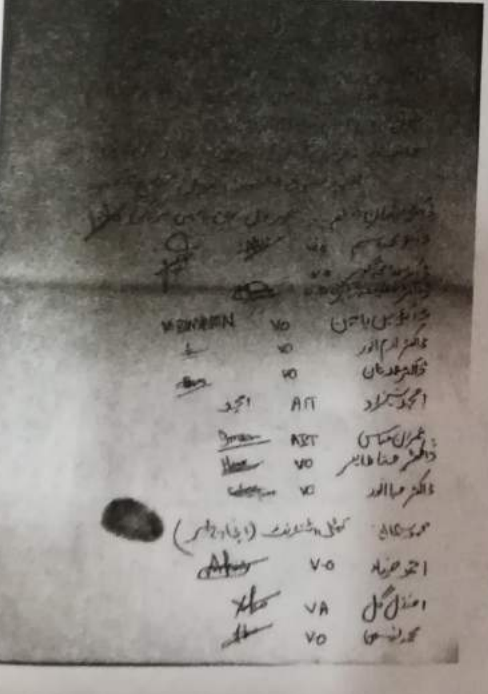

MEMBER VO
VO
AIT
ABT
VO
V-O
VA
VO

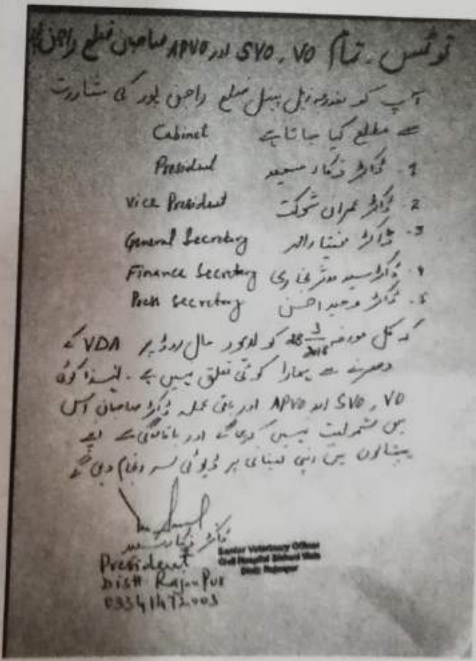

نوٹس۔ تمام VO ، SVO اور APVO صاحبان ضلع راجن پور
آپ کو مندرجہ ذیل پینل ضلع راجن پور کی مشاورت سے مطلع کیا جاتا ہے Cabinet

1۔ ڈاکٹر ... President
2۔ ڈاکٹر عمران شوکت Vice President
3۔ ڈاکٹر ... General Secretary
4۔ ڈاکٹر سید ... بخاری Finance Secretary
5۔ ڈاکٹر ... احسن Press Secretary

کہ کل مورخہ 28/3/2018 کو لاہور مال روڈ پر VDA کے دھرنے سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا کوئی VO ، SVO اور APVO اور باقی عملہ ڈاکٹر صاحبان اس میں شمولیت نہیں کریں گے اور باقاعدگی سے اپنے ہسپتالوں میں اپنی تعیناتی پر ڈیوٹی سر انجام دیں گے۔

President
Distt Rajan-Pur
03341472003

آج مورخہ 27/2/2018 ...
... ہیراور ...
... کا مشترکہ اجلاس ہوا جس
میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ہم سیکرٹری لائیوسٹاک
نسیم صادق کے خلاف کسی بھی قسم کے احتجاج
کا حصہ نہیں بنیں گے کیونکہ سیکرٹری لائیوسٹاک
فرض شناس اور دلیر آفیسر ہیں۔

اس موقع پر

1. ... ویٹرنری اسسٹنٹ
2. ... ویٹرنری اسسٹنٹ
3. ... ویٹرنری اسسٹنٹ
4. ... اے ۔ آئی ۔ ٹی
نے شرکت کی۔

قابل تحسین سیکرٹری لائیوسٹاک جناب نسیم صادق صاحب کے خلاف کیے جانے والے بلاجواز احتجاج کا مکمل بائیکاٹ

ہم جملہ ویٹرنری اسسٹنٹس بہادر نگر فارم اوکاڑہ VDA کی طرف سے مورخہ 28/2/18 کو دی جانے والی احتجاج کی کال کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں۔ تاریخ میں ایسا سیکرٹری نہ کوئی آیا ہے نہ آئے گا۔

تیری عاشقی سے پہلے ہمیں کون جانتا تھا
تیرے عشق نے بنا دی میری زندگی فسانہ

سیکرٹری لائیوسٹاک نسیم صادق صاحب کی تعیناتی سے قبل اس بے زبان محکمہ کا کوئی والی وارث نہ تھا۔ اور نہ ہی سول سوسائٹی میں اس محکمہ کا مقام تھا۔ ہم نسیم صادق صاحب کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں سر اٹھا کر جینا سکھایا۔ ہمیں موٹر سائیکلز بمعہ POL فراہم کیں۔ ویکسین کی ترسیل کیلئے کول چین متعارف کروائی۔ اعلیٰ کارکردگی کے حامل عملہ کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کی محکمہ کے وجود کو اجاگر کیا۔ مویشی پال حضرات کے دروازے پر ان کو تمام سہولیات فراہم کیں۔ بے زبان جانوروں کے تحفظ اور ان کی اعلیٰ افزائش کیلئے بے شمار منصوبہ جات متعارف کروائے۔ غریب بیوہ خواتین کو مفت جانور دیے۔

محکمہ لائیوسٹاک کی ترقی کا پہیہ جام کرنے کی مذموم سازش کا ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔

1. محمد ناصر شبیر V.A		بہادر نگر فارم ضلع اوکاڑہ	
2. عبدالحمید V.A		"	
3. محمد ابوذر فرید V.A		"	
4. محمد شعیب V.A		"	
5. صداقت عباس V.A		"	
6. سفیان رزاق V.A		"	
7. مبارک سلطان V.A		"	
8. ارسلان V.A		"	
9. محمد جنید V.A		"	
10. رانا عابد علی V.A	Danish	"	

نسیم صادق تیرے جاں نثار ۔ بے شمار بے شمار
قدم بڑھاؤ سیکرٹری صاحب ۔ ہم دل و جان سے تمہارے ساتھ ہیں

Team MVD Tripal area
condemn such illegal
strike, unregistered
organization
We are with worthy
Sec. Sb, he supported
in every step of
our team.
We are not part of
strike 28.02.2018

1. Dr. Mujeeb Ullah V.A
2. M Khalid V.A
3. M. Jamil V.A
4. M. Saeed V.A
5. Mujeeb Ullah V.A
6. Meat Alam Dain

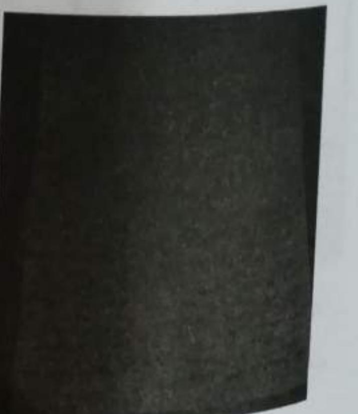

پہنچائی۔ آپ کے مطالبات، آپ کے اعلانات، آپ سے متعلقہ خبریں لوگوں سے شیئر کرتے رہے۔ اب جو لوگ اس میں شامل نہیں ہونا چاہتے وہ اس کا اعلان کر رہے ہیں، انہیں میں روک تو نہیں سکتا۔ ہاں اگر آپ لوگوں کو اس پر اعتراض ہے تو اس کی تردید کریں اور اپنا موقف مجھے لکھ کر بھیج دیں۔ انہوں نے میری بات سے اتفاق کیا اور کچھ دیر بعد یہ تحریر بھیج دی جسے لوگوں سے شیئر کر دیا گیا۔

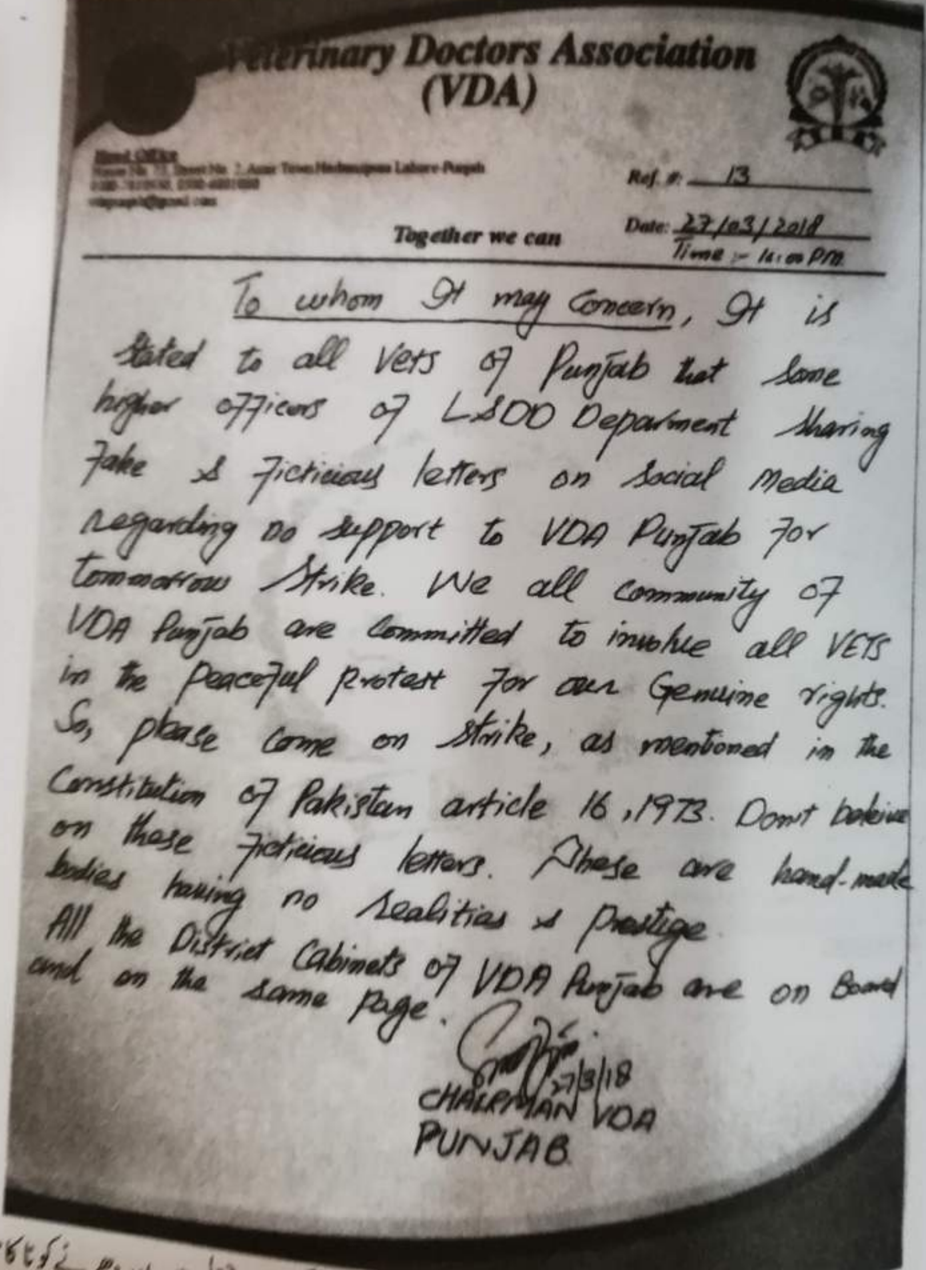

Veterinary Doctors Association (VDA)

Ref. #: 13

Together we can

Date: 27/03/2018
Time :- 14:00 PM

To whom It may Concern, It is stated to all Vets of Punjab that some higher officers of L&DD Department sharing fake & fictitious letters on social media regarding no support to VDA Punjab for tomorrow strike. We all community of VDA Punjab are committed to involve all VETS in the peaceful protest for our Genuine rights. So, please come on strike, as mentioned in the Constitution of Pakistan article 16, 1973. Don't believe on these fictitious letters. These are hand-made bodies having no realities & prestige.
All the District Cabinets of VDA Punjab are on Board and on the same page.

27/3/18
CHAIRMAN VDA
PUNJAB.

ان تحریروں کے منظر عام پر آنے کے بعد یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ یہ جعلی ہیں اور دھرنے کو ناکام کرنے کی سازش ہے۔ واضح رہنا چاہئے کہ ان تحریروں پر لوگوں کے دستخط بھی ہیں اور ان میں سے کچھ

تحریریں میرے تک پہنچنے سے پہلے محکمہ کے مبینہ وٹس ایپ گروپ میں شیئر ہوئیں۔ یہ تحریریں ہر اس علاقے کے لوگوں نے جاری کیں جس علاقے کے سٹاف کے نام درج تھے۔ اگر اس پر کسی شخص کا نام زبردستی یا بغیر اس کی اجازت کے لکھا ہوتا یا کسی کے دستخط جعلی ہوتے تو وہ شخص مجھ سے رابطہ ضرور کرتا یا پھر اس شخص کے خلاف بولتا جس نے اس کے دستخط جعلی کیے یا جس نے اپنے ایک دستخط کے ساتھ تحریر بھیجی اور نام زیادہ لوگوں کے لکھے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔

ان تحریروں پر لکھے ناموں میں سے کسی شخص نے مجھ سے رابطہ نہیں کیا، سوائے ایک شخص کے۔ ان ڈاکٹر صاحب کا کہنا تھا کہ میرا نام غلط لکھا ہے اور یہ میرے دستخط کسی اور نے کیے ہیں۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ اگر آپ کے دستخط کسی نے جعلی کئے ہیں تو یہ پھر بہت بڑی خبر ہے اور جس نے دستخط کیے ہیں اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنی چاہئے آپ کو۔ مزید یہ کہ آپ مجھے لکھ کر بھیج دیں کہ آپ کے دستخط کسی نے جعلی کر کے دھرنے سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے، میں اسے بھی پبلک کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں پندرہ منٹ میں لکھ کر بھیجتا ہوں۔ آج تک ان کی جانب سے کچھ لکھا ہوا نہیں ملا۔

محکمہ کے افسران کی جانب سے جہاں دھرنے میں شرکت نہ کرنے کا اعلان ہو رہا تھا وہاں اس کی مذمت بھی جاری تھی۔

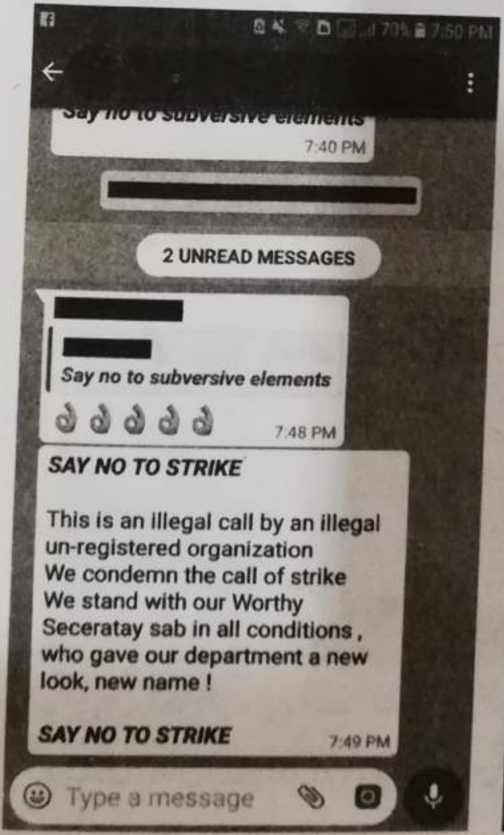

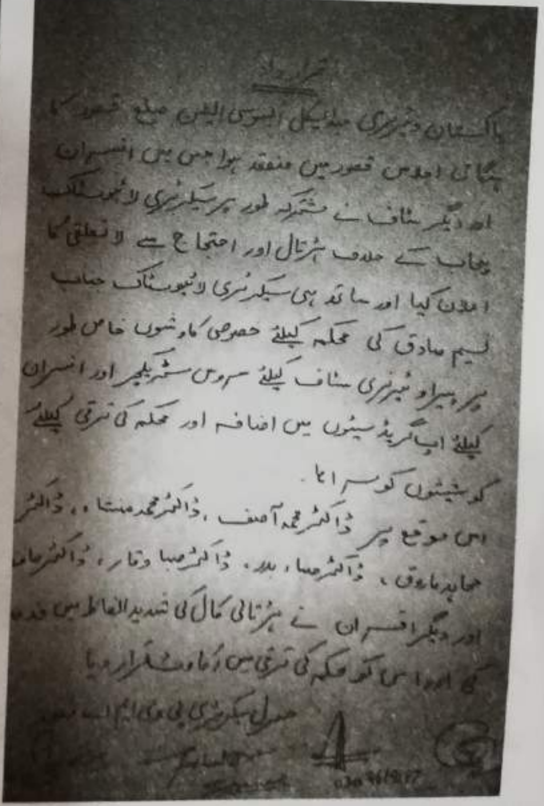
پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن ضلع قصور کا
ہنگامی اجلاس قصور میں منعقد ہوا جس میں افسران
اور دیگر سٹاف نے مشترکہ طور پر سیکرٹری لائیوسٹاک
پنجاب کے خلاف ہڑتال اور احتجاج سے لاتعلقی کا
اعلان کیا اور ساتھ ہی سیکرٹری لائیوسٹاک جناب
نسیم صادق کی محکمہ کیلئے خصوصی کاوشوں خاص طور
پر پیرا ویٹرنری سٹاف کیلئے سروس سٹرکچر اور افسران
کیلئے اپ گریڈیشن میں اضافہ اور محکمہ کی ترقی کیلئے
کوششوں کو سراہا۔
اس موقع پر ڈاکٹر محمد آصف، ڈاکٹر محمد منشا، ڈاکٹر
حامد فاروق، ڈاکٹر صبا بلال، ڈاکٹر صبا وقار، ڈاکٹر [illegible]
اور دیگر افسران نے ہڑتال کی شدید الفاظ میں مذمت
کی اور اس کو محکمہ کی ترقی میں رکاوٹ قرار دیا
جنرل سیکرٹری پی وی ایم اے قصور

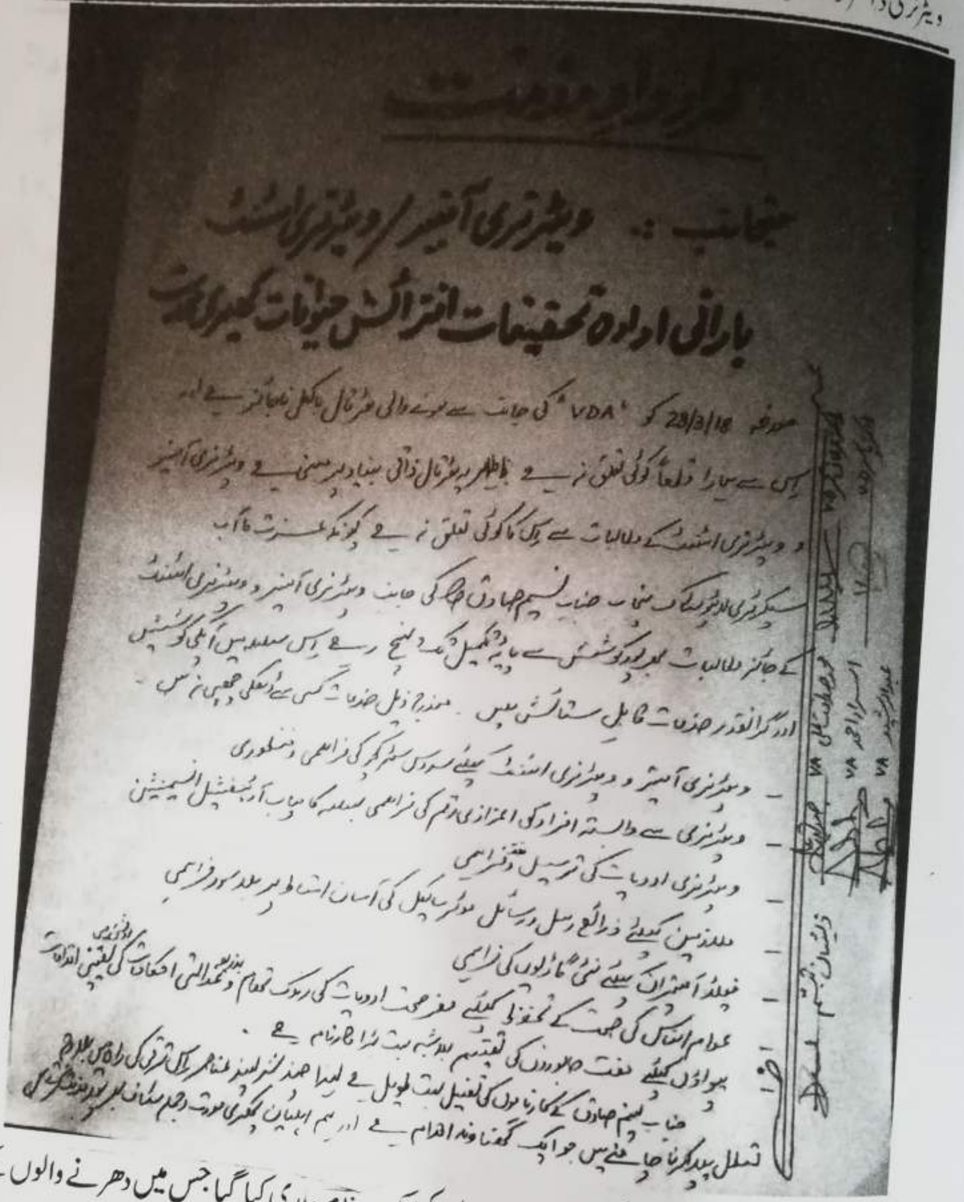

[illegible]

منجانب : ویٹرنری آفیسر / ویٹرنری اسسٹنٹ

بارانی ادارہ تحقیقات افزائش حیوانات کھیری مورت

مورخہ 28/3/18 کو "VDA" کی جانب سے ہونے والی ہڑتال بالکل ناجائز ہے اور اس سے ہمارا قطعاً کوئی تعلق نہ ہے بظاہر یہ ہڑتال ذاتی بنیاد پر مبنی ہے ویٹرنری آفیسر و ویٹرنری اسسٹنٹ کے مطالبات سے اس کا کوئی تعلق نہ ہے کیونکہ عزت مآب سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب جناب نسیم صادق صاحب کی جانب ویٹرنری آفیسر و ویٹرنری اسسٹنٹ کے جائز مطالبات بھرپور کوشش سے پایہ تکمیل تک پہنچ رہے اس سلسلہ میں آپکی کوششیں اور گرانقدر خدمات قابل ستائش ہیں۔ مندرجہ ذیل خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہ ہیں۔

- ویٹرنری آفیسر و ویٹرنری اسسٹنٹ کیلئے سروس سٹرکچر کی فراہمی و منظوری
- ویٹرنری سے وابستہ افراد کی امتیازی رقم کی فراہمی بسلسلہ کامیاب آرٹیفیشل انسیمینیشن
- ویٹرنری ادویات کی ترسیل و فراہمی
- ملازمین کیلئے ذرائع رسل و رسائل موٹر سائیکل کی آسان اقساط پر بلا سود فراہمی
- فیلڈ آفیسران کیلئے نئی گاڑیوں کی فراہمی
- عوام الناس کی صحت کے تحفظ کیلئے مضر صحت ادویات کی روک تھام و ممنوعہ ادویات کی [illegible] اقدامات
- بیواؤں کیلئے مفت جانوروں کی تقسیم بلاشبہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔

جناب نسیم صادق کے کارناموں کی تفصیل بہت طویل ہے لہذا چند گزارشات [illegible] لائیوسٹاک کی ترقی کی راہ میں [illegible] تسلسل پیدا کرنا چاہتے ہیں جو ایک گھناؤنا اقدام ہے اور ہم اہلیان [illegible]

دھرنے سے قبل رات انتظامیہ کی جانب سے میڈیا کو ایک پیغام جاری کیا گیا جس میں دھرنے والوں کے مطالبات بتائے گئے اور کہا گیا کہ ان میں سے اکثر مطالبات پر محکمہ پہلے ہی سے کام کر رہا ہے اور کچھ مطالبات پر کام ہو چکا ہے جبکہ باقی مطالبات کا محکمہ سے تعلق نہیں۔ اس میں کہا گیا کہ احتجاج کرنے والی یہ نام نہاد غیر رجسٹرڈ ایسوسی ایشن مفاد پرست لوگوں پر مشتمل ہے جو کہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے نہ صرف محکمانہ کاموں میں دخل اندازی کر کے کارِ سرکار میں مداخلت کے مرتکب ہو رہے ہیں بلکہ معصوم شہریوں کو بھی ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ لائیوسٹاک فارمرز کو دی جانے والی سہولیات اور سروسز میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔

میں نے ان افسر سے رابطہ کیا جنہوں نے اس بیان کو جاری کیا تھا اور دریافت کیا کہ کیا یہ سرکاری موقف ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بالکل سرکاری موقف ہے۔ اس کے کچھ دیر بعد محکمہ لائیوسٹاک کے ایک ڈائریکٹر کا مجھے فون آگیا اور انہوں نے توثیق کی کہ سرکاری بیان ہے۔ ہم نے یہ بیان بھی لوگوں سے شیئر کر دیا۔ یہ بیان انتہائی اہم ہے کیونکہ اس سے دھرنے والوں کے مطالبات پر محکمہ کا موقف واضح ہوتا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک پنجاب کی جانب سے میڈیا کو جاری کردہ بیان

احتجاج کرنے والے ویٹرنری افسران اور پیراویٹ سٹاف کے مطالبات درج ذیل ہیں:

مشترکہ مطالبات پیرا ویٹس اور ویٹرنری افسران، محکمہ لائیوسٹاک پنجاب۔

1) تمام ملازمین کے آبائی اضلاع میں تبادلہ جات کیے جائیں نیز ٹرانسفر پالیسی کو بحال کیا جائے۔
2) تمام پیرا ویٹس اور ویٹرنری افسران کی تنخواہیں محکمہ صحت، گورنمنٹ آف پنجاب کے بالترتیب پیرا میڈیکل سٹاف اور میڈیکل افسران کے برابر کی جائیں۔
3) محکمہ کے تمام ملازمین (سکیل نمبر 1 تا 20) کو حکومت پنجاب کے دیگر محکموں میں مروجہ تمام الاؤنسز جیسا کہ رسک الاؤنس، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس، نان پریکٹس الاؤنس اور ہارڈ ایریا الاؤنس وغیرہ معہ واجبہ بقایاجات فوری طور پر دیے جائیں۔
4) ضلع کونسل کے تمام پیرا ویٹس کی سینیارٹی کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔
5) ویٹرنری ڈاکٹرز اور پیرا ویٹس کی سینیارٹی پر موجود تحفظات فوری طور پر دور کیے جائیں۔
6) تمام غیر پیشہ وارانہ ذمہ داریاں (مثلاً 9211 سسٹم پر اپ لوڈنگ، رمضان بازار اور محکمہ خوراک میں گندم خریداری پر ڈیوٹی وغیرہ) کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جائے۔
7) پیرا ویٹس اور ویٹرنری ڈاکٹرز صاحبان کا سروس سٹرکچر فوری طور پر نافذ العمل کیا جائے۔
8) سپورٹ سروسز (گریڈ 1، 2 اور 3) اور تمام کنٹریکٹ ملازمین کے ریگولرائزیشن آرڈر فوری طور پر جاری کیے جائیں۔
9) محکمہ لائیوسٹاک میں موجود کیڈر سسٹم کو فوری طور پر بحال کرتے ہوئے ان کیڈرز کے ملازمین و افسران کو متعلقہ کیڈرز میں واپس تعینات کیا جائے۔
10) او پی ایس (OPS) پر تعینات تمام افسران کے احکامات فوری طور پر واپس لیے جائیں۔ اور محکمہ کے تمام افسران کے اختیارات بحال کیے جائیں۔
11) محکمہ لائیوسٹاک پنجاب پبلک سروس کمیشن (PPSC) کی طرف سے ویٹرنری افسران کے لیے 3 چانسز پالیسی کو فوری طور پر ختم کرنے کی سفارش کرے۔ اور اس کو نافذ العمل کروایا جائے۔
12) لیڈی ویٹرنری افسران کو فوری طور پر حسب وعدہ گاڑیاں فراہم کی جائیں۔

صدر ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب | چیئرمین ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب | صدر پیرا ویٹس لائیوسٹاک ایمپلائز ایسوسی ایشن پنجاب

ان تمام مطالبات پر محکمہ لائیوسٹاک کے ڈائریکٹر جنرل اور سینئر ڈائریکٹرز کے احتجاج کرنے والے ویٹرنری اور پیراویٹ سٹاف کے ساتھ دو اہم اجلاس منعقد ہو چکے ہیں جن میں باہمی مشاورت سے مطالبات پر محکمہ کی طرف سے کئے گئے اقدامات سے احتجاج کرنے والے صاحبان کو مطلع کیا جا چکا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

تمام محکمہ کے افسران سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں کہ بمطابق ان کی خواہش تعیناتی کی جائے۔ محکمہ نے درخواستوں پر اب تک دو سو افسران واہلکاران کو ان کی خواہش کی جگہ پر تعینات کر دیا ہے۔ بقایا درخواست دہندگان کی درخواستیں زیر غور ہیں۔

محکمہ پیرا ویٹس اور ویٹرنری افسران کی تنخواہیں میڈیکل ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل کے برابر کرنے کی تجویز پر متفق ہے۔

محکمہ چیف منسٹر پنجاب سے رسک الاؤنس کی منظوری لے چکا ہے۔اس بابت سمری بھجوائی جا چکی ہے جس پر چیف منسٹر کی قائم کردہ کمیٹی کے اجلاس ہو چکے ہیں۔

ضلع کونسل کے پیرا ویٹس کی علیحدہ سنیارٹی بنائی جا رہی ہے۔سنیارٹی لسٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور ان لوگوں کی بھی فور ٹیئر سٹرکچر کے مطابق ترقیاں ہوں گی۔

ویٹرنری ڈاکٹر کی سنیارٹی کے بارے میں پنجاب ہائی کورٹ لاہور کے احکامات کی روشنی میں فیصلہ کیا جا رہا ہے۔

محکمہ نے گندم ڈیوٹی نہ دینے کے بارے میں محکمہ خوراک، تمام کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو خط ارسال کر دیا ہے۔

ویٹرنری ڈاکٹرز کا چار درجاتی سروس سٹرکچر نافذ العمل ہو چکا ہے۔سروس رول تیار کر کے حکومت کو ارسال کئے جا چکے ہیں جس پر جلد عملدر آمد ہو جائے گا۔

سپورٹس سروس فیز ا اور اا کے کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے اور اس سلسلہ میں مظفر گڑھ کے لوگوں کو مستقل کرنے کے لئے کل مورخہ 28 مارچ کو اجلاس ہو رہا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک میں تمام ملازمین کے کیڈرز برقرار ہیں اور تمام لوگ اپنے کیڈرز میں ہی ترقیاں لے رہے ہیں۔

اعلیٰ عہدوں پر تعیناتی کے خواہشمند افسران کو کہہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کی عہدے پر تعیناتی کے لئے حکومت کو درخواست دے سکتے ہیں

پبلک سروس کمیشن کی جانب سے تین چانسز کے بارے میں جاری کردہ احکامات چونکہ محکمہ کی اختیاراتی حدود میں نہیں ہیں اس لئے متعلقہ اتھارٹی کو درخواست دی جا سکتی ہے۔

لیڈی ویٹرنری افسران اور ویٹرنری آفیسرز کو گاڑی کی خرید پر بینک منافع حکومت کی

جانب سے دینے کے لئے ایک ترقیاتی پراجیکٹ سال 19-2018 کے ترقیاتی پروگرام میں دیا جا چکا ہے۔
احتجاج کرنے والی یہ نام نہاد غیر رجسٹرڈ ایسوسی ایشن مفاد پرست لوگوں پر مشتمل ہے جو کہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے نہ صرف محکمانہ کاموں میں دخل اندازی کر کے کار سرکار میں مداخلت کے مرتکب ہو رہے ہیں بلکہ معصوم شہریوں کو بھی ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ لائیو سٹاک فارمرز کو دی جانے والی سہولیات اور سروسز میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔

دھرنا کیوں دیا گیا، اس کے بارے ایک تحریر دھرنے والوں ہی کی جانب سے منظر عام پر آئی مگر دھرنے کے بعد۔ اس کو لکھنے والے کی باضابطہ اجازت سے یہاں اس لئے شامل کیا جا رہا ہے تا کہ دھرنے والوں کا موقف مزید واضح ہو جائے۔ واضح رہے کہ یہ ایسوسی ایشن یا اس کے کسی عہدیدار کا موقف نہیں بلکہ ایک رکن کی ذاتی رائے ہے۔

جانوروں کے مسیحا سڑکوں پر کیوں؟

ڈاکٹر رمیض سرور

ٹیڈ گر اپنی کتاب 'انسان کیوں بغاوت کرتا ہے' میں بغاوت کی تین وجوہات لکھتا ہے، پہلی یہ کہ انسان سے وہ امیدیں لگائی جائیں جس سے اس کی قابلیت میں کمی واقع ہو۔ دوسری یہ کہ انسان سے وہ امیدیں لگائی جائیں جو وہ سرے سے کر ہی نہیں سکتا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ انسان سے جو امیدیں لگائی جائیں وہ قابلیت کے مطابق تو ہوں مگر انسان باوجود کوشش کے انہیں پورا نہ کر پائے۔ یہ امید انسان اپنے آپ سے بھی لگا سکتا ہے اور کوئی ادارہ یا حکومت بھی۔
انسان جب یہ امیدیں اپنے آپ سے لگاتا ہے اور ناکام ہوتا ہے تو مایوسی اور ڈپریشن نتیجہ ہوتی ہے۔ اور جب یہ امیدیں حکومت لگاتی ہے تو ایک بے بہا پریشر کی صورت میں سامنے آتی ہے جس کے نتیجہ میں بظاہر ایک ریاست دوست عمل بھی عوام میں ظلم و جبر کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ فرق جتنا بڑھتا ہے، عوام میں تشدد کی شرح بڑھ

جاتی ہے اور بغاوت اتنی ہی شدت اختیار کرتی جاتی ہے۔
ورلڈ بینک کے ماہر معاشیات پال کولیر اس بغاوت کو دو عوامل کا نتیجہ کہتا ہے، ایک لالچ کی وجہ سے دوسرا محرومیوں کی وجہ سے۔ لالچ تب ہے جب انسان یا کوئی گروہ یہ سمجھے کہ شائد وہ بااختیار گروہ کی جگہ حاصل کر لے گا۔ محرومیوں میں نسلی، سیاسی یا معاشی توازن کا نہ ہونا شامل ہے۔ بغاوت غرباء کے لیے اپنے حقوق کے حصول کے لیے سب سے آخری اور آسان حربہ ہے۔ اس لیے اکثر بغاوتیں تنگ دست افراد کی طرف سے اٹھتی ہیں اور استحصال بھی تنگ دست کا زیادہ ہوتا ہے اور حقوق میں غیر متوازی تقسیم بھی غرباء کا ہی مقدر ہے۔
آج تک ویٹرنری افسران کے حق یا مخالفت میں جتنے بھی کالم لکھے گئے ان میں سے کوئی بھی لکھاری ویٹرنری افسر نہ ہے، حتیٰ کہ کچھ افراد کا تو اس شعبہ سے منسلک ملازمت کا تجربہ بھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریر کا اصلیت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا اور حقیقی لکھاریوں کی قلت کی وجہ سے قارئین محض انہیں ہی پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔
آج اس کالم میں کچھ حقائق کا ذکر کرنے کی کوشش کی جائے گی جو شائد سو فیصد حقیقت نہ ہو مگر حقیقت سے اتنی دور بھی نہ ہو جتنی گزشتہ تحریروں میں دیکھنے میں ملی ہے۔
ڈی وی ایم میں، ایف ایس سی حیاتیات (بیالوجی) رکھنے والے وہ طلباء شامل ہیں جو میڈیکل کے بعد سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے انتہائی ذہین مگر دوسری طرف انتہائی متوسط گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں جو اکثر ٹیوشن پڑھا کر بمشکل ڈی وی ایم مکمل کرتے ہیں۔ اس میں رتی برابر شک نہیں کہ یہ ڈگری ایم بی بی ایس سے مشکل ڈگری ہے جس میں بیسیوں قسم کے مضامین میڈیکل سے اضافی پڑھائے جاتے ہیں۔ اداروں کی حالت ناگفتہ بہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر عملی تجربہ فیلڈ میں دھکے کھا کر حاصل ہوتا ہے جو ایم بی بی ایس کی ہاؤس جاب والے عمل سے بہت مشکل ہے کیونکہ سرکاری ہسپتال بھی انتہائی پرانی طرز کی عمارات اور سسٹم پر مشتمل ہوتے ہیں جہاں ایک مائیکروسکوپ یا ایک تھرمامیٹر تک موجود نہیں ہوتا۔ وہی پرانی

آ کسی ڈ یکسا اور آختہ کاری تک محدود روٹین کا کام۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک حالات میں کوئی واضح تبدیلی نہ آ سکی۔

سیکرٹری لائیوسٹاک نسیم صادق صاحب نے جہاں فیصل آباد اور ملتان جیسے شہروں کا نقشہ تبدیل کیا ویسے ہی فنڈز حاصل کر کے اور پرانی طرز پر چلنے والے افسران کو خوب سبق سکھا کر ڈیپارٹمنٹ کی ساکھ تبدیل کی اور اس کو ایک نیا رنگ دیا۔ ۲۰۱۶ تک یہ کام انتہائی احسن طریقے سے چلتا رہا۔ ڈاکٹر ہسپتال میں موجود تھے۔ دوائیاں بھی وافر تھیں۔ ڈیپارٹمنٹ میں توازن قائم تھا، صرف واحد مسئلہ وقت بے وقت کی رپورٹنگ اور اچانک اسکیموں کا آنا اور جب تک عملہ کو ایس او پیز کا پتا چلتا تھا کام مکمل ہو چکا ہوتا تھا۔ ویٹرنری آفیسر کو جو بھی حکم ملتا اس کی فوری بجا آوری لازم تھی اور اپنے اسسٹنٹ (وی اے) کی مدد سے جیسے تیسے ٹاسک پورکرنے پر معلوم ہوتا کہ یہ غلط ہے، لہٰذا اسے نئے سرے سے کیا جائے۔ اوپر سے جلدی جلدی کی رٹ ہوتی اور نیچے عملہ منہ لٹکائے کھڑا ہوتا۔ ایک بیوگان کی اسکیم تھی جو اس وقت تک تو ٹھیک تھی جب تک ایک یونین کونسل میں پانچ چھ جانور تھے مگر اچانک تعداد بڑھنے سے مسائل شروع ہو گئے۔ جانوروں کی تقسیم کے دوران بھی کچھ بوجھ تھا جو عملہ نے خاموشی سے برداشت کیا اور ابھی تک کوئی خاص شور وغل نہیں تھا۔

پھر عین اس وقت کہ جب کچھ ڈاکٹرز گندم کی ڈیوٹی پر تھے اور کچھ رمضان بازار میں جو کہ بذات خود ایک مشکل اور غیر پیشہ وارانہ عمل ہے، ان پر دو اسکیموں کی صورت میں اضافی بوجھ لاد دیا گیا حالانکہ یہ تو سنتِ الٰہی بھی ہے کہ وہ کسی انسان پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اعلیٰ افسران نے اس قاعدے کو بھی ملحوظِ خاطر نہ رکھا۔ اب یہ بوجھ ویٹرنری آفیسر کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا لہٰذا احتجاج کے علاوہ کوئی دوسرا رستہ باقی نہ بچا۔ ان اسکیموں میں ونڈہ بیچنا اور بیسیوں سانڈ رجسٹر کرنا شامل تھا۔ ایک جانب گرمی کی شدت اوپر سے رمضان کا مہینہ حتیٰ کہ کئی جگہ امپورٹڈ ویکسین بھی چل رہی تھی۔ دوسری جانب بیوگان کی فوری بیمار جانور دیکھنے کی ضد، ذرا سی دیری کی صورت میں ۹۲۱۱ کی دھمکیاں ایسی صورتحال میں، ویکسین، ونڈہ اور سانڈ

جاموش جن کا کوئی پتا نہیں کہ کیسے رجسٹر کریں کیسے بل بنائیں، کہاں جائیں؟

اس کٹھن صورتحال میں وٹس ایپ ایک نئی ٹیکنالوجی آئی جس پر پورے پنجاب میں ایک گروپ بنایا گیا جہاں تمام دن کے تھکے ڈاکٹر آکر رات کو روتے دھوتے اور چیختے۔ اس گروپ میں سے چند باہوش ڈاکٹروں نے ایک اور گروپ بنایا اور اس کے نتیجے میں تمام نوجوان ڈاکٹر جو دراصل ان ساری اسکیموں کو بنیادی سطح پر چلا رہے تھے ایک فورم پر آ گئے۔ اس کے نتیجے میں وی ڈی اے بنی جسے اس وقت کے تمام افسران نے سراہا۔ کیونکہ ان کے بنیادی مطالبات سب کے دل کی آواز تھے۔ تمام تر لوگ نوجوان تھے اور کیونکہ بزرگ ویٹرنری ڈاکٹر یا تو افسر تھے یا جب کوئی اسکیم آتی تھی تو پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتے۔ بالآخر یہ کام نوجوانوں کو کرنے پڑتے۔ ایک طرف خلیج بنگال سے بھی بڑا "Communication Gap" جس میں نا افسران کو معلوم کہ کرنا کیسے ہے اور نا وہ آگے سمجھا سکیں، دوسری طرف لاکھوں کا بجٹ ناتجربہ کار ڈاکٹروں کے سروں پر۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ محکمہ کو بنے شاید پہلا سال ہے۔

اس گروپ کے وجود سے فوری اس وقت کی سب سے مشکل اسکیم جس کا تعلق مارکٹنگ سے تھا کے خلاف تحریک اٹھی جس میں ویٹرنری اسسٹنٹ بھی شامل ہوئے اور پنجاب کے آدھے سے زیادہ اضلاع نے شدید گرمی میں روزے کی حالت میں احتجاج کیا اور اس اسکیم میں نرمی آ گئی۔ یہ اسکیم دیکھنے میں کوئی مشکل نہیں لیکن جس طرح سے اس اسکیم کو چلایا گیا، وہ طریقہ صحیح نہ تھا۔

یہی حال بریڈنگ بل کا ہوا۔ اس میں رکھا گیا طریقہ کار انتہائی مشکل اور ٹارگٹ انتہائی زیادہ تھا۔ ویٹرنری ڈاکٹر کاغذوں تک محدود ہو گئے۔ ورکنگ کا دورانیہ ۲۴/۷ ہو گیا۔ کلرکی سے نابلد پریشان ڈاکٹر اور فارمر الگ پریشان ہو کر شکایت کرنے لگے کہ ہم جب بھی آتے ہیں ڈاکٹر صاحب اور ان کا عملہ کاغذوں کے دبیز تھدوں میں دھنسے نظر آتے ہیں۔ ''ڈاکٹر صیب تواکوں تنخواہ علاج کرن دی ملدی اے یا کاغذ بھرن دی؟'' فوٹو اسٹیٹ پر فوٹو اسٹیٹ کروانے کا الگ معاشی ٹیکہ۔ یہ پریشر

ڈاکٹروں میں بڑھتا گیا اور پھر چند ایسے واقعات ہوئے کہ یہ پریشر ککر پھٹ پڑا۔ ڈاکٹر عمران نذیر کی شہادت جس کی وجہ یہ تھی کہ افسران وی ایز سے ہر جائز ناجائز کام لینے کے لیے وی او کا سہارا لیتے تھے اور سیکرٹری صاحب بھی وی ایز کی سنتے تھے مگر وی اوز کی نہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ وی اے یہی سمجھتے تھے کہ شاید یہ سارے کام ہم سے وی او جبراً کرواتے ہیں اور پھر نہ کرنے پر ہمیں رپورٹ بھی یہی کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسے تمام عوامل دراصل وی او کے کندھے پر بندوق رکھ کر کیے گئے۔ لہٰذا اس پالیسی کا شکار ڈاکٹر عمران اور ڈاکٹر کاشف اور بہت سے دیگر افراد ہوئے۔

تیسرا کام یہ ہوا کہ تھرڈ پارٹی ویریفکیشن شروع کر دی گئی جس کے نتیجے میں ایک اے آئی ٹی کو ایڈمن رپورٹ کیا گیا۔ اندر کی بات سب کو معلوم تھی۔ بیک وقت بیشمار اسکیموں کو کامیاب کرنے کے لیے کس کس طرح کے رسک لیے گئے یہ بھی سب کو معلوم تھا۔ ایک طرف غم وغصہ اور دوسری طرف خوف اور اس میں بھی وہ لوگ جو دن رات ایک کر کے کام کر رہے تھے۔ ویٹرنری ڈاکٹروں کی کہیں بھی شنوائی نہ ہو سکی۔

گھروں سے دور بیٹھے سترہویں سکیل میں سب سے کم تنخواہ رکھنے والے سب سے زیادہ پڑھے لکھے طبقہ کے لیے یہ ایسے ہی تھا کہ یا قابلیت کے علاوہ ٹاسک تھے، یا قابلیت ختم کر دینے والے یا کچھ لوگوں کے لیے قابلیت اور اس کے مطابق ٹاسک ہونے کے باوجود انتھک محنت کرتے ہوئے بھی مقابلہ نہ کر پائے۔ دفتروں میں بیٹھے افسران نے اسکیمیں تو بنوا دیں مگر اسکیم کا سب سے اہم حصہ جسے فیڈ بیک کہتے ہیں، نہ لیا لہٰذا جو اسکیم بظاہر ریاست دوست تھی وہ ظلم دکھنے لگی۔ پریشر ککر پھٹ پڑا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انتظامیہ کی تمام تر کوششوں اور تھریٹ کے باوجود تاریخ میں پہلی دفعہ جانوروں کے غریب مسیحا سڑکوں پر آ گئے یہ جانتے ہوئے کہ جہاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر پیڈا ایکٹ لگ جاتا ہے وہاں اس بات پر نوکری سے نکالا بھی جا سکتا ہے۔

میرے پالیسی بنانے والوں سے چند ایک سوال ہیں۔ کیا آپ نے ڈیپارٹمنٹ کے لیے بالکل نئی پالیسیاں بناتے ہوئے زمینی سطح پر فیلڈ اسٹاف سے رہنمائی حاصل کی؟

کیا بلا خوف دلائے ان سے فیڈ بیک حاصل کیا؟ انہیں الاؤنسز کی صورت میں
دکھائے گئے سبز باغ پورے کیے گئے؟
یہ جتنے بھی لوگ سڑکوں پر آئے یہ تمام لوگ کام کرنے والے محنتی ڈاکٹر ہیں۔ اور یہی
ورکنگ فورس ہے کیونکہ چاپلوسی کرنا دراصل کام نہ کرنے والوں کا شیوہ ہوتا ہے
(گوکہ پاکستان میں سب سے کامیاب یہی لوگ ہیں)۔ کوئی بھی نوجوان آج کے
دور میں جہاں نوکری حاصل کرنا مشکل ہوا اتنا بڑا رسک نہیں لے سکتا۔ یہ لوگ کام
سے نہیں گھبراتے بس کام لینے کا انداز شدید ہے۔ پالیسی میں کہیں پر خلاء ضرور موجود
ہے جس کو فیلڈ سٹاف سے مشاورت سے طے پایا جانا چاہیے تھا مگر بہت دیر کر دی
گئی۔ نتیجتاً تحصیل کی سطح پر بھی اکٹھے نہ ہونے والے ڈاکٹر پورے پنجاب سے مال
روڈ پر اکٹھے ہو گئے۔

اس تحریر کے منظر عام پر آنے کے بعد ایک اور تحریر محکمہ لائیو سٹاک کی لیڈی افسر کی جانب سے سامنے آئی
جس میں محکمانہ سرگرمیوں کو بہترین قرار دیا گیا اور سیکرٹری لائیو سٹاک کا شکریہ ادا کیا گیا۔

ایک کھلا خط ۔۔۔ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ بنام نسیم صادق!
ڈاکٹر فاطمہ زمان چیمہ، ویٹرنری آفیسر CVD 95/WB وہاڑی

جناب عالی! کیا حال ہے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور ہمیشہ کی طرح
سرگرم عمل ہوں گے۔ لگتا ہے کہ اپنی شبانہ روز محنت سے مجھے یعنی لائیو سٹاک
ڈیپارٹمنٹ کو ترقی کے اوج کمال تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ مجھے آپکی صلاحیت اور
بصیرت پر پورا بھروسہ ہے کہ آپ اپنی خداداد صلاحیتوں سے مجھ جیسے نظرانداز شدہ
(سابقہ) محکمے کو نہ صرف ملک کے صف اول کے محکموں کے درمیان جگہ دلوائیں گے
بلکہ اپنی اعلیٰ قائدانہ خوبیوں کی بدولت میرے ایمپلائز کو بھی ملکی ترقی کا ہراول دستہ بنا
کر ہی دم لیں گے۔
جناب عالی! زیادہ پرانی بات نہیں یہی کوئی 2014 سے پہلے کی بات ہے کہ میرا شمار

بھی ایک نیم خوابیدہ سے محکمے میں ہوتا تھا۔ یوں سمجھ لیں کہ محکموں کا بیک بنچر تھا۔ پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں۔۔۔کے مصداق میرا کوئی پرسان حال نہ تھا۔

پسماندہ کمرے، شکستہ عمارات اور ادویات کی قلت۔۔۔۔۔۔۔یہی میرا کل اثاثہ تھا۔ میرے ایمپلائز کی حالت بھی کچھ ایسی خاص نہ تھی خدمت خلق کا جذبہ تو تھا مگر ضروری لوازمات نہ تھے۔ بجز حسرت تعمیر گھر میں خاک نہیں کی مثال بن کر خاموشی سے معاشرے میں اپنا کردار تو ادا کر رہے تھے مگر اپنی اہمیت کا احساس دلانے سے قاصر تھے۔

لیکن پھر یکا یک حالات نے پلٹا کھایا۔ 2014 میں مجھے ایک ایسا دبنگ آفیسر بطور سیکرٹری ملا جس کے کارناموں کا چرچا تو پہلے ہی ایوانوں میں گونج رہا تھا۔ موصوف نے آتے ہیں محکمے کی ترقی وترویج کا بیڑا اٹھایا اور ایسا لائحہ عمل مرتب کیا جس سے نہ صرف محکمہ کے اپنے معاملات درست کیے بلکہ محکمے کو ملکی ترقی کا فعال اور سرگرم رکن بھی دیا۔

آپ نے عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مؤثر لائیوسٹاک پالیسی بنائی۔ روایتی علاج معالجے سے ہٹ کر حفاظتی ٹیکہ جات اور کرم کش ادویات کی فراہمی کو محکمانہ سرگرمیوں کا حصہ بنایا جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔

جناب عالی! میں یعنی محکمہ لائیوسٹاک آپ کا احسان مند ہوں۔ کیونکہ آپ نے کورانہ تقلید سے کام لینے کی بجائے یہ ثابت کیا کہ نسیم صادق صرف محکمہ لائیوسٹاک ہی کا سیکرٹری نہیں بلکہ اسے ان معذور و مجبور بچیوں کی بھی فکر رہتی ہے جو اپنے نادار والدین کیلئے بوجھ ہیں۔ ان کا دل غربت کی چکی میں پسنے والی بے سہارا بیوہ عورتوں کے لیے بھی دھڑکتا ہے۔ انہیں اپنے ایمپلائز کی پروموشن اور سروس سٹرکچر کو یقینی بنانے کی فکر بھی دامن گیر رہتی ہے۔ الغرض نسیم صادق حقیقی معنوں میں اقبال کا مردمومن ہے جس کی نگاہ بلند اور فکر آفاقی ہے۔

جناب عالی! میں آپکا شکرگزار ہوں۔ اس لیے نہیں کہ آپ نے سٹاف کو ریگولر کروایا

اور محکمے کی کارکردگی میں اضافہ کیا یہ کام تو کوئی بصیرت سے عاری ڈکٹیٹر ٹائپ مرد آہن بھی کر سکتا تھا۔ بلکہ میری نظر میں آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے تین سال کی قلیل مدت میں لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کو معاشرے میں وہ مقام دلایا جس کا وہ حقدار تھا اور جو اسے گزشتہ ساٹھ، پینسٹھ سال میں نہ مل سکا تھا۔ آپ نے ویٹرنری ڈاکٹر کو ایمپاور کیا اور سروس ڈیلیوری کے لیے ضروری انفراسٹرکچر مہیا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب معاشرے میں انہیں نہ صرف احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے بلکہ بہت سارے لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خدمت خلق کے میدان میں وہ بھی ہیومن ڈاکٹر سے کسی طور پیچھے نہیں اور ان کا لیبل بھی کافی حد تک ڈاکٹر صاحب یا صاحبہ کے ٹائٹل میں بدلتا جا رہا ہے۔

جناب عالی! میں آپکا شکرگزار ہوں کہ آپ معاشرے میں خواتین کے تعمیری مقام پر یقین رکھتے ہیں اور اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ خواتین کو معاشی طور پر فعال کیے بغیر ملکی ترقی کی توقع رکھنا بیکار محض ہے اسی لیے آپ نے دیہی خواتین کو معاشی طور پر مستحکم کرنے کے لیے مختلف پراجیکٹس متعارف کروائے۔ اس کے لیے دیہی خواتین کی طرف سے میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب عالی! مجھے خوشی ہے کہ میں ایک ایسے عالی دماغ سے مخاطب ہوں جس نے تاریخ میں پہلی بار اس حقیت کو سمجھا کہ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کا کام صرف جانوروں کو ٹیکے لگانا نہیں بلکہ ہر زرعی معاشرے میں اسے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ انڈیا، برازیل وغیرہ کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں جی ڈی پی (GDP) کا ایک بڑا حصہ لائیوسٹاک سے وصول ہونے والی آمدن پر مشتمل ہے۔ یہ محکمہ دیہی سطح پر غربت کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے محکمے کے دائرہ کار کو بڑھاتے ہوئے (Poverty Alleviation) (غربت کو کم کرنے) کے لیے مختلف سکیمز متعارف کروائیں اور مجھے دیہی ترقی کے سفیر کا درجہ دلایا۔

میرے مربی و محسن! آپ کے احسن اقدامات کو ایک کالم میں قید کرنا تو دریا کوزے

میں بند کرنے والی بات ہے مگر پھر بھی اپنے جذبات کو بیان کرنے کی حقیری جسارت کی ہے۔ الغرض نسیم صادق ایک شخص کا نام نہیں بلکہ ایک سوچ، ایک فکر، ایک تحریک کا نام ہے۔ آپ نے اپنی شبانہ روز محنت سے میرے تن مردہ میں نئی روح پھونکی اور میرا مقام متعین کیا۔ آپ کے اتنے احسانات کے جواب میں، میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ تھینک یو نسیم صادق آپ واقعی میرے چی گویرا ہو۔

فقط آپ کا ممنون و مشکور

محکمہ لائیوسٹاک پنجاب

ھرنے کے بعد محکمہ لائیوسٹاک کے ایک اہم سینئر آفیسر ڈاکٹر آصف ساہی کی جانب سے ایک تحریر سامنے ئی جس میں بتایا گیا کہ محکمہ میں ان تین سالوں میں کیا تبدیلیاں آئیں۔

A Glance at
Reforms & Initiatives of L&DD Dept.
Punjab During Last Three Years
Dr. Asif Suleman Sahi

Policy Reforms

Submitted 23 performance reports of various functional units in line with the approved policy variables to provisional assembly, academia, public and private sector functionaries, public representatives and notables. Enabling environment & resource optimization for the staff motivated the work force to extend the services even beyond their capacities which culminated into sense of ownership by each individual. Blending stakeholder wisdom while contouring the livestock policy also paved the way for re-gaining trust of livestock farmer on Government initiatives. The outcome has been shared with public representatives and notables.

Governance Reforms

(Shifting from traditional governance framework to virtual governance)

- Leading from the front and setting examples for departmental managers, available to all 24/7
- Successful execution of first Virtual Governance Model of Service Delivery whereby direct participation of stakeholders in the governance process has been ensured. It is a leap forward on Open Governance and Citizen Feedback Models.
- Through ICT based virtual governance framework more than 8.6 million livestock farmers across 25,892 villages got approached for rendering extension services 24/7.
- Provision of enabling environment for effective service delivery
- Empowering field services through legislatives reforms
- Establishment cases reduced from 121 to 8
- Decrease in Assembly questions.
- Development Portfolio enhanced from 7002 Million to 9542 Million in comparison to meager allocation for 2013-14.

Institutional Reforms

- Restructuring, rationalization and merger of various functional units leading to enhanced performance many folds and reduction in operational expenses.

- Institutional strengthening made through provision of enabling environment, mitigating resource and other constraints.
- Conversion of redundancies into functional entities from within available resources.
- Establishment of new institutes viz cold chain system & seven training institutes.
- Government livestock farms got entrusted with activities inline with the original mandate which led towards attaining marvelous result.
- Duplicity / Triplication of functions by various functional units got rationalized viz field services and progeny testing programmes which resulted in reducing operational expenses and optimum service delivery.
- Disease Surveillance and reporting mechanism made at par with the international standards (OIE) after establishment of divisional tier of labs and strengthening 36 district labs.
- DNA testing Lab got strengthened with very positive results.
- Nine Government Poultry farms got strengthened and their role redefined as per actual need of the sector.
- Redundant Poultry Farms made functional from within the resources.
- Redundant Government feed mills made functional which are now fully functional, producing quality animal feed and mineral mixture after mapping soil profile of all ecological zone of Punjab

accordingly.

- Mobile Training Buses fully equipped and resourced for capacity building at the doorstep have been introduced (One in each Division).
- Hand holding & supporting educational Institutes.
- Appointment of focal persons for 9 radio stations for programming on livestock so as to extend the extension services.
- Directorate of Communication & Extension made vibrant through establishment of divisional tier.

Establishment of New Institutes

- University of Veterinary and Animal Sciences Bahawalpur
- Establishment of Veterinary School, Layyah
- Establishment of Veterinary School, Narowal
- Establishment of Para Veterinary School, Fazil Pur
- Establishment of Para Medic School, Haroonabad
- Establishment of Para Veterinary School, Rakh Ghulaman
- Establishment of Government Livestock Farmer Training Centre, Khanewal
- Establishment of Cold Chain Mechanism

Regulatory Reforms & Compliances

- Enactment of Punjab Halal Act
- Approval of Punjab animal health Act by the Cabinet
- Approval of University of Veterinary and

Animal Science Bahawalpur Act by the Cabinet.

- Enforcement of Punjab Livestock Breeding Act
- Enforcement of Standards and Procedures for breeding animals 2015
- Enforcement of Punjab animal feed stuff and compound feed Act 2015.
- Enforcement of Punjab Poultry Production Act.
- Enforcement of Punjab Animal Slaughter Control Act (Amended)
- ISO Certification of Veterinary Research Institute.
- ISO Certification of Cold Chain mechanism
- ISO Certification of Semen production Unit Qadirabad.

Human Resource Development/Management

- Training of staff to run 9211 system, providing digital access to 8.6 million livestock farmers without using computers/ internet/ Androids/ Smart Phone etc.
- Merit based posting on the basis of performance.
- Training of 7800 private / Government AITs.
- There has been made record promotions with clearance of all pending cases for promotion.
- There have been record recruitments of technical / non technical, Gazetted / non Gazetted.
- Rationalization of the field staff on the

basis of their performance & suitability.

- Establishment of merit system for the posting of newly recruited officers/promoted officer.
- Trainings of more than 2600 newly recruited human resource
- Training of more than 1229 Officers.
- Skill development of 45000 rural human resources, one male + one female from each village of Punjab (Under execution).
- Training of drivers, Cattle attendants and allied ministerial staff for improved service delivery.
- Grant of 4 tier service structure to para vet staff
- 2600 fresh recruitments along with induction training to optimize the service delivery.

Service Delivery Reforms

- Fresh livestock Census across Punjab
- Incentivized service delivery mechanism introduced which led to effective service delivery.
- Continuation of 347 mobile veterinary Units capable of providing every service at farmers door step.
- Introduction of 36 Mobile Veterinary Labs
- Changed dynamics of service delivery in Cholistan ensuring doorstep services after mapping migratory roots.
- Service delivery at each pocket of Cholistan ensured.
- Need based, Area / Breed / species /

age specific mineral supplementation to livestock continued.

- Made L&DD available to the Public 24/ 7 through call center 08000-9211.
- Rapid response concept has been established through 9211 System for information gathering/ dissemination.
- Mass Vaccination and de-worming campaigns for animals continued.
- Introduction of customized mobile fully equipped training units (On Site).
- Appointment of focal persons for 9 radio stations for programming on livestock so as to extend the extension services.
- 24/7 Extension Services to vastly scattered livestock farmers through 9211 system.
- Import of best exotic semen inline with the standards of Punjab livestock breeding Act for breeding of non-descript cattle.
- Provision of reliable breeding services to livestock through incentivize scheme for the technicians @ Rs. 500/= successful insemination and screening & registration of 51000 breeding males for natural breeding services with incentive of Rs. 3000/= per month per breeding male.
- Revamping of the all progeny testing programs under one umbrella with DNA Guarantee to farmers.

Private Sector Facilitation

- Fetching foreign investment in the area of Breeding and Genetics of Livestock

(establishment of semen production unit by Ms. Cogent, a UK based company)

- Formalization of six private semen production units
- Training and capacity building of 7800 private A.I Technicians.
- Identification (and placing remedial measures), problems of tannery industry.
- Facilitation to entrepreneurs of milk supply chain.
- Facilitation to animal feed and compound feed industry
- Establishment of livestock farmers organizations / Societies (Area/Specie/Breed wise)
- Collaboration with telcos (Ufone, Telenor, Mobilink) for effective service delivery.
- Facilitation to entrepreneur of livestock breeding chain.
- Induction of insurance sector in livestock

Women Empowerment

- Project for Provision of free of cost heifers (Cattle & Buffalo) to 16,548 rural women and widows with insurance and 3 years free service delivery (13,004 are to be distributed till 2018) Continued.
- Provision of free of cost sheep/ goat to 11596 poor rural women with 3 year free service delivery (28,004 to be distributed till 2018) Continued.
- Project for Provision of 10,000 free of cost ducks to rural women (66,000 are to be distributed till 2018) Continued.

- Project for Provision of 4,64,000 poultry birds to the rural women (2,08,000 birds are to be distributed till 2018) Continued.
- Project for on spot training & self-employment of 25,000 rural women (One from each village of Punjab) as livestock facilitator with honorarium during training period Continued.
- Project for Provision of free of cost Poultry Units at girls' schools Continued.
- Girls school focus programme regarding milk quality awareness to ameliorate their health conditions by generating awareness for Osteoporosis Continued.
- Appointment of record 15 more female officers against administrative positions in addition to already placed 107 Officers during last years.
- Posting of all newly recruited female staff at their home stations.

Replication of Punjab livestock department model to other provinces including GB, AJK and FATA

- Inter provincial Coordination Committee of National Assembly & FAO has directed all federation Units and provinces to replicate the Punjab model in their respective domains.

Out of Box Initiatives

- Branding Camel milk procured from Cholistan and propagating in urban areas after optimal service delivery in Cholistan & camel dominant areas.

- Ostrich Farming and propagation
- Revival of rural poultry to combat protein deficiency in rural areas & eco balancing
- Revival of Duck rearing in rural areas for biological control of diseases.
- Donkey propagation in the backdrop of CPEC
- Control upon capturing of livestock friendly birds i.e Lalli, House Sparrow etc.
- Milk awareness campaign in girls school
- Major role in banning the use of synthetic hormones in livestock for having more milk production.
- Induction of insurance sector in rural economy through Livestock insurance

Livestock production system in Punjab is largely integrated. All these initiatives / reforms are aimed at increasing unit productivity and reducing cost of production in the back drop of current market distortion so as the farmer could be made market competitive.

مال روڈ

مال روڈ یا شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور کی اہم ترین شاہراہ ہے جو ٹھنڈی سڑک بھی کہلاتی ہے۔ چھاؤنی کو لاہور شہر سے ملانے والی یہ سڑک لوئر مال سے شروع ہو کر نہر سے گزرتی ہوئی اپر مال سے جا ملتی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی چھوٹی چھوٹی سڑکیں اس سڑک کو شہر کے مختلف کونوں سے ملاتی ہیں۔

مال روڈ کے ایک طرف لاہور کا پرانا اندرون شہر جبکہ خود یہ بیرون لاہور کا اہم حصہ ہے۔ لاہور کے کئی اہم تاریخی اور تفریحی مقامات کے ساتھ ساتھ آئینی وانتظامی اداروں کی عمارتیں اسی روڈ پر واقع ہیں۔ پنجاب سول سیکریٹریٹ اہم ترین انتظامی ادارہ جہاں اس نظام کی امین اور محافظ بیوروکریسی بیٹھ کر صوبے کو چلاتی ہے، اسی سے آگے مال روڈ کا آغاز ہو جاتا ہے۔ آغاز میں بائیں جانب ناصر باغ (پرانا گول باغ) ہے اور اس کے عقب میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی جس نے تاریخ رقم کرنے والی شخصیات پیدا کیں۔ اس یونیورسٹی کے پیچھے اردو بازار ہے جہاں نہ صرف پاکستان بھر کے لئے علمی وادبی مواد کی چھپائی کا کام ہوتا ہے بلکہ یہیں سے پاکستان کے مختلف شہروں کو سپلائی کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک میں کتابیں برآمد بھی کی جاتی ہیں۔ واپس اگر مال روڈ پر آئیں تو ناصر باغ کے سامنے ٹاؤن ہال کی تاریخی عمارت واقع ہے جہاں لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن کا دفتر ہے۔ اس عمارت کا مرکزی گیٹ استنبول چوک میں کھلتا ہے۔ بنچے بھنگیوں کی توپ کے گرد دانہ چگتے کبوتر اور اونچائی پر دلکش انداز میں پرندوں کے مصنوعی گھونسلوں کا مجموعہ لئے اس چوک سے آگے بائیں جانب پنجاب یونیورسٹی کا پرانا کیمپس اور دائیں جانب نیشنل کالج آف آرٹس (NCA) واقع ہے۔

نیشنل کالج آف آرٹس کے ساتھ لاہور کا تاریخی عجائب گھر واقع ہے جس کے ساتھ سے نکلنے والی لائبریری روڈ مال روڈ سے جا ملتی ہے۔ اسی چھوٹے روڈ پر حکومت پنجاب کی پبلک لائبریری بھی موجود ہے۔ لائبریری روڈ کی دوسری جانب مال پر پرانی ٹولنٹن مارکیٹ کی بلڈنگ ہے۔ 1864 میں پنجاب نمائش ہال کے طور پر بننے والی اس عمارت میں دستکاریوں اور مختلف فن پاروں کی نمائش لگائی جاتی تھی۔ بعد میں یہ عمارت ٹولنٹن مارکیٹ میں تبدیل ہو گئی جہاں گھریلو اشیاء کے مختلف سٹالز سے لاہور کے لوگ خریداری کرتے تھے۔ یہ عمارت آج لاہور کے ثقافتی عجائب گھر کی حیثیت سے موجود ہے۔ اس دلکش عمارت کا داخلی راستہ پچھلی جانب ہے جہاں پہنچنے کے لئے لائبریری روڈ سے جانا پڑتا ہے۔ ان دونوں عجائب گھروں کا وزٹ ہمارے بچوں کے لئے انتہائی ضروری ہے تاکہ آنے والی نسل کو ہمارے ثقافتی ورثے کی پہچان ہو۔

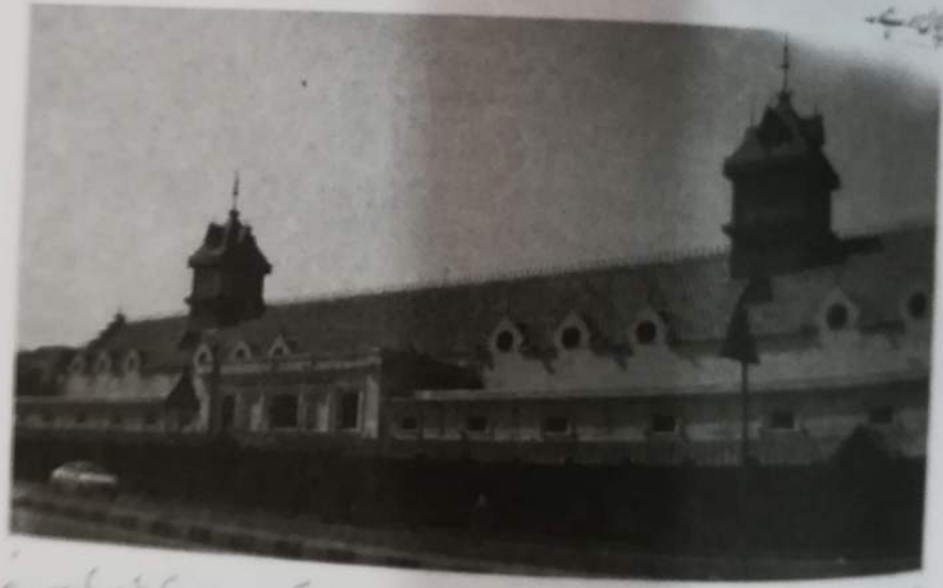

ٹولنٹن مارکیٹ کے ساتھ پرانی انارکلی جو کہ اب فوڈ سٹریٹ میں بدل چکی ہے، اپنے کھانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ دن کے وقت یہ فوڈ سٹریٹ سستی اشیاء کا شاپنگ سنٹر بن جاتی ہے جبکہ رات کو مزیدار تکہ، کڑاہی اور دیگر روایتی پکوان کے لئے مڈل کلاس اور اپر مڈل کلاس کے لوگوں کو اپنی جانب کھینچتی ہے۔ اسی فوڈ سٹریٹ کے آغاز پر واقع الحافظ جوس کارنر لاہوریوں کی پیاس بجھانے میں اپنے معیار کے لحاظ سے مشہور ہے۔ فوڈ سٹریٹ کے سامنے نیو انارکلی بازار اور بازار میں موجود بانو بازار اور بانو بازار کی فروٹ چاٹ لاہور کے لوگوں کی پسندیدہ ہے۔ مال کی طرف سے انارکلی کے آغاز پر دو تین گلیوں میں لنڈے کے گرم کوٹ اور دیگر ملبوسات کے ساتھ ساتھ پرانی اور غیر ملکی کتابیں بھی سستے داموں مل جاتی ہیں۔ لاہور

کے ساتھ ساتھ پاکستان بھر سے لوگوں کی بہت بڑی تعداد اس بازار میں شاپنگ کرنے آتی ہے۔ انارکلی کو شاپنگ کے لحاظ سے لاہور کا دل کہا جا سکتا ہے۔ قطب الدین ایبک کا مزار اسی بازار میں واقع ہے۔ یہ بازار پچھلی جانب اندرون لاہور اور اردو بازار سے جا ملتا ہے۔

انارکلی کے ایک طرف کچہری روڈ پر پنجاب یونیورسٹی کا اورینٹل کالج جبکہ دوسری جانب سائیکلوں کی مشہور مارکیٹ نیلا گنبد کی طرف میو ہسپتال اور پری میڈیکل کے تقریباً ہر طالبعلم کا خواب کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج (یونیورسٹی) واقع ہے۔ اسی جگہ کسی زمانے میں ایف سی کالج تھا جس کی بلڈنگ آج کل ایف سی کالج (یونیورسٹی) ہاسٹل کے طور پر زیرِ استعمال ہے۔ ایف سی کالج کا پرانا نام لاہور مشن کالج تھا جو 1894 میں تبدیل ہوا۔ انارکلی کے ساتھ مال روڈ پر واقع تاریخی پاک ٹی ہاؤس جسے 2013 میں دوبارہ کھولا گیا، علم و ادب کے لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ چائے کا مرکز پاکستان کے نامور لکھاریوں اور دانشوروں کی بیٹھک رہا۔ اسی جگہ YMCA کی بھی عمارت ہے۔ ان دونوں عمارتوں کے ایک جانب مکلیگن روڈ اور دوسری جانب نیلا گنبد روڈ ہے جو مال کو نیلا گنبد چوک سے ملاتے ہیں۔ مکلیگن روڈ دوسری جانب نابھا روڈ سے جا ملتی ہے۔

مال روڈ پر آگے بینک سکوائر اور جی پی او چوک ہے جہاں ڈاکخانے کی تاریخی عمارت موجود ہے۔ اسی جگہ سے نکلنے والی تھروٹن روڈ مال کو میو ہسپتال سے ملاتی ہے۔ جی پی او چوک سے دائیں جانب استاد اللہ بخش روڈ اے جی آفس سے جا ملتی ہے جبکہ بائیں جانب مشہور میکلوڈ روڈ لکشمی چوک اور قلعہ گجر سنگھ سے ہوتی ہوئی ریلوے اسٹیشن کی جانب چلی جاتی ہے۔ جی پی او کے سامنے سٹیٹ بینک کی پرانی بلڈنگ جبکہ جی پی او کے ساتھ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ لاہور برانچ رجسٹری کی عمارتیں ہے۔ لاہور برانچ رجسٹری کی یہ عمارت بھی سٹیٹ بینک کی بلڈنگ تھی مگر اب اس کی اگلی جانب سٹیٹ بینک آف پاکستان کی نئی بلڈنگ موجود ہے۔ ہائیکورٹ کے ساتھ ایوانِ چراغ شاہ کی تاریخی عمارت بھی موجود ہے جہاں حضرت چراغ شاہ لاہوری کا مزار اور تاریخی مسجد ہے۔ ہائی کورٹ اور سٹیٹ بینک کی نئی بلڈنگ کے درمیان سے نکلنے والی فین روڈ آگے جا کر مزنگ اڈے سے جا ملتی ہے۔ سٹیٹ بینک بلڈنگ سے تھوڑا آگے دیال سنگھ مینشن نامی تاریخی بلڈنگ ہے جو آج کل مقامی مارکیٹ ہے۔

ہائیکورٹ سے آگے ریگل چوک اقتصادی لحاظ سے الگ اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بائیں جانب موبائل اور الیکٹرونکس کی بہت بڑی مارکیٹ ہال روڈ، اس کے ساتھ بیڈن روڈ پر مشہور زمانہ چمن آئس کریم

جبکہ بائیں جانب چوک میں پاکستان کے تاریخی جلسوں اور جلوسوں کی شاہد مسجدِ شہداء واقع ہے۔ مسجد کے ساتھ ہی ٹیمپل روڈ ہے جو مزنگ روڈ سے جاملتی ہے جبکہ اسی کے ساتھ سے نکلنے والی لارنس روڈ کوئینز روڈ کو ملتی ہے۔ ہال روڈ کی اگلی جانب مال کے بائیں جانب دیال سنگھ بلڈنگ اور اس کے ساتھ پینوراما شاپنگ سنٹر جسے ماضی کی بابو کلاس کا شاپنگ سنٹر کہا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہال روڈ سے آگے مال کے ...دائیں جانب فاسٹ فوڈ اور ملبوسات کے مختلف برینڈز کی دکانیں ہیں۔

آگے چیئرنگ کراس ہے جس کا نیا نام فیصل چوک ہے۔ یہی وہ چوک ہے جسے دھرنوں اور احتجاجوں کے لئے چنا جاتا ہے اور اسی چوک کو ہمارے دھرنے والوں نے بھی چنا۔ اس چوک سے دائیں جانب شاہراہ فاطمہ جناح، جس کا پرانا نام کوئینز روڈ ہے، لارنس روڈ سے جاملتی ہے۔ بائیں جانب چوک سے ایجرٹن روڈ کوپر روڈ سے ملتی ہے جبکہ اسی چوک میں الفلاح بلڈنگ کے ساتھ سے کوپر روڈ تک ایک سڑک وکٹوریا پارک سے گزرتے ہوئے پہنچتی ہے۔ یہ وہی کوپر روڈ ہے جہاں محکمہ لائیوسٹاک کا ڈائریکٹریٹ جنرل ہے۔ مال کو کوپر روڈ سے ملانے والی ان دونوں سڑکوں کے درمیان پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ ہے جہاں ہم سب کی نمائندگی کرتی اشرافیہ ہمیں پسماندہ اور بدحال رکھنے کی کوشش میں مگن رہتی ہے۔ اس پنجاب اسمبلی کے سامنے تاریخی اسلامک سمٹ مینار موجود ہے جو 1974 میں لاہور میں ہونے والی دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کی یاد دلاتا ہے۔ سمٹ مینار کے نیچے تہہ خانے میں اس کانفرنس کی یادیں سمیٹے ایک چھوٹا سا عجائب گھر اور گیلری موجود ہے۔

چیئرنگ کراس کے ایک کونے پر پنجاب اسمبلی کے سامنے ایجرٹن روڈ کے آغاز پر ہماری دھڑکنوں میں بسنے

والے واپڈا کا ہیڈ کوارٹر جسے واپڈا ہاؤس کہتے ہیں جبکہ دوسرے کونے پر الفلاح بلڈنگ اور اس کے ساتھ الفلاح تھیٹر پنجابی سٹیج ڈراموں کا اہم مرکز ہے۔ یہ ہفتے کے آخری تین چار دنوں میں ہم رات کو حسب حال، مذاق رات، خبرناک جیسے انفوٹینمنٹ کے پروگراموں میں جو مزاحیہ فنکار دیکھتے ہیں، اسی اور اس جیسے دیگر تھیٹروں کی پیداوار ہیں۔ یہ الفلاح تھیٹر پہلے الفلاح سینما تھا۔ الفلاح بلڈنگ کے سامنے شاہ دین منزل بھی ایک دلکش اور پرانی عمارت ہے۔

واپڈا ہاؤس کے ساتھ ہی اواری ہوٹل اور اس کے سامنے لاہور کا چڑیا گھر واقع ہے۔ اواری ہوٹل سے آگے شاہراہِ خیابانِ اقبال ایجرٹن روڈ اور کوپر روڈ کو ملانے والے چوک سے جا ملتی ہے۔ اس چوک میں ایوان اقبال کے ساتھ ساتھ ہاسپٹلٹی ان اور فلیٹیز ہوٹل جیسے تاریخی ہوٹل ہیں۔ ہمارے قائد اعظم محمد علی جناح نے غازی علم الدین شہید کے کیس کے سلسلہ میں لاہور آمد پر فلیٹیز ہوٹل میں قیام کیا۔ ایوانِ اقبال میں جہاں تقریبات کے لئے ہال موجود ہے وہاں اسی عمارت میں اقبال اکیڈمی اور نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز کے کیمپس کے ساتھ ساتھ مختلف دفاتر بھی موجود ہیں۔ اسی روڈ پر لاہور سٹاک ایکسچینج کی بلڈنگ بھی واقع ہے۔

واپس مال پر خیابانِ اقبال کے کونے پر الحمرا آرٹ سنٹر واقع ہے۔ اس الحمرا نے پاکستان کی ٹیلی ویژن انڈسٹری کو بڑے نام دیے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ کئی ناموں کو بڑا ہونے کا موقع دیا۔ طارق عزیز شو یا بزم طارق جس نے نیلام گھر کے نام سے ماضی میں شہرت پائی اور اس کے ساتھ ساتھ کئی اور پروگراموں کی

ریکارڈنگ اسی جگہ ہوتی رہی ہے۔ یہ پاکستان میں آرٹ سکھانے کا بھی اہم مقام ہے۔ الحمرا کے ساتھ اگلی جانب کشمیر روڈ ایجرٹن روڈ پر نکلتی ہے۔

الحمرا آرٹ کونسل کے سامنے باغِ جناح اور اس میں موجود تاریخی قائداعظم لائبریری اور کاسموپولیٹن کلب واقع ہیں۔ قائداعظم لائبریری کی عمارت پرانا جمخانہ کلب تھا۔ اگرچہ انٹرنیٹ نے لائبریری کی اہمیت کم کر دی ہے مگر آج بھی پڑھے لکھے طبقے کی بڑی تعداد علم کی پیاس بجھانے کے لئے اس عمارت کا رخ کرتی ہے اور ماضی میں تو اس مقصد کے لئے یہ لاہور کا اہم ترین مقام تھا۔ یہ لائبریری اپنے ڈسپلن، سکون او خاموشی کے ساتھ ساتھ کتابوں کے ذخیرے کے لحاظ سے اپنا مقام رکھتی تھی اور رکھتی ہے۔

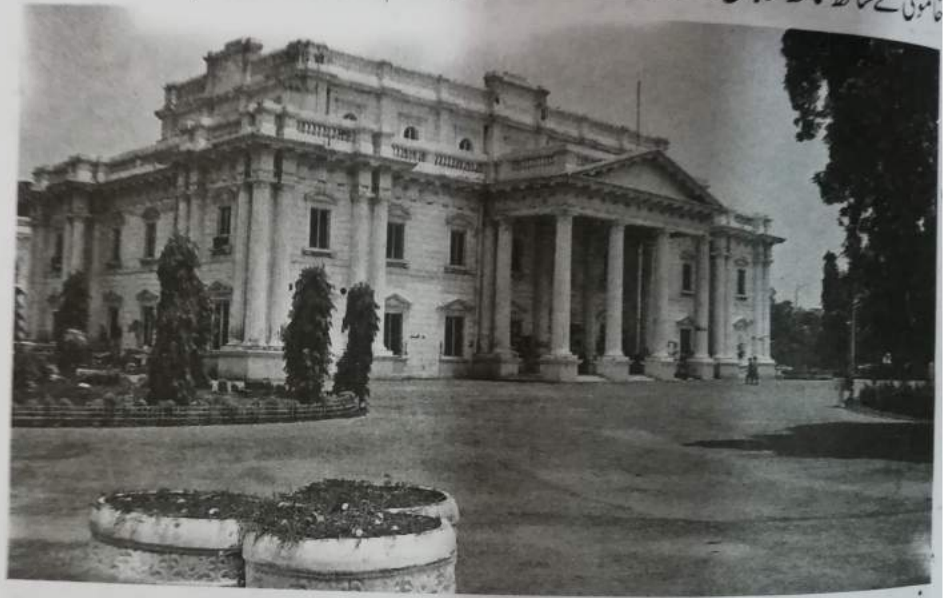

باغ جناح کے سامنے گورنر ہاؤس اور گورنر ہاؤس کے سامنے سے شاہراہ ایوانِ صنعت و تجارت مال روڈ کو ...چوک سے ملاتی ہے۔ اسی روڈ پر ایوان صنعت و تجارت کی بلڈنگ کے ساتھ ساتھ چلڈرن لائبریری ...واقع ہے۔ لائبریری کو زندہ رکھنے کے لئے اس لائبریری کی ممبر شپ ہمارے بچوں کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

گورنر ہاؤس سے آگے مال روڈ کی دائیں جانب مشہور زمانہ پرل کانٹینٹل (PC) ہوٹل ہے جسے ...ن کی تقریباً ہر بڑی سماجی اور سیاسی شخصیت کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ...نظامی مرحوم کی سوچ کا شاہکار نظریہ پاکستان ٹرسٹ تاریخ پاکستان کو سموئے ہوئے ہے۔

...کے سامنے ڈیوس روڈ جس کا نیا نام سر آغا خان سوئم روڈ ہے آگے جا کر شملہ پہاڑی اور پریس کلب پر ختم ہوتا ہے۔ اسی روڈ پر جنگ سمیت دیگر اخبارات کے دفاتر ہیں۔ امبیسڈر ہوٹل جیسا پرانا ہوٹل بھی

اسی روڈ پر واقع ہے۔ ڈیوس روڈ کا اشارہ کراس کر کے مال پر بائیں جانب ایچی سن کالج آ جاتا ہے۔ بین الاقوامی حیثیت کے حامل اس ادارے سے نواب اکبر بگٹی مرحوم، اعتزاز احسن، عمران خان اور دیگر کئی اہم اور تاریخی شخصیات نے تعلیم حاصل کی۔

ایچی سن سے آگے نہر اور اس کے ساتھ چلتی کینال روڈ جو ایک طرف دھرم پورہ اور ہربنس پورہ سے ہوتی ہوئی بی آر بی نہر اور پھر واہگہ بارڈر تک جا پہنچتی ہے اور دوسری جانب جیل روڈ اور فیروز پور روڈ سے ہوتی ہوئی پنجاب یونیورسٹی کے نئے کیمپس اور جوہر ٹاؤن کو کراس کرتے ٹھوکر نیاز بیگ اور پھر آگے ملتان روڈ سے جا ملتی ہے۔ اشارے سے بچنے کے لئے اسی چوک پر فیض احمد فیض انڈر پاس موجود ہے۔ چوک سے تھوڑا آگے بائیں جانب کینال روڈ پر عمران خان والا زمان پارک اور اس کے ساتھ ریلوے والا رائل پام کلب واقع ہیں۔

نہر سے آگے اپر مال شروع ہو جاتا ہے جو کینٹ تک جاتا ہے۔ کینال روڈ کا اشارہ کراس کریں تو اپر مال پر ظفر علی روڈ ہے جو کینال روڈ کی طرح مال روڈ کو جیل روڈ سے ملاتی ہے۔ اسی روڈ پر لاہور کا عالیشان جمخانہ

کلب واقع ہے۔ جمخانہ کلب سے آگے میاں میر پل سے ہوتے ہوئے چھاؤنی کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں جہاں آغاز ہی میں بائیں جانب موجود فورٹریس سٹیڈیم شاپنگ اور تفریح کے لحاظ سے اہم ترین اور اچھا مقام ہے۔

200/-

Study L
رسک الاؤنس
منظور کرو
وی ڈی اے
بند کرو
وی ڈی اے

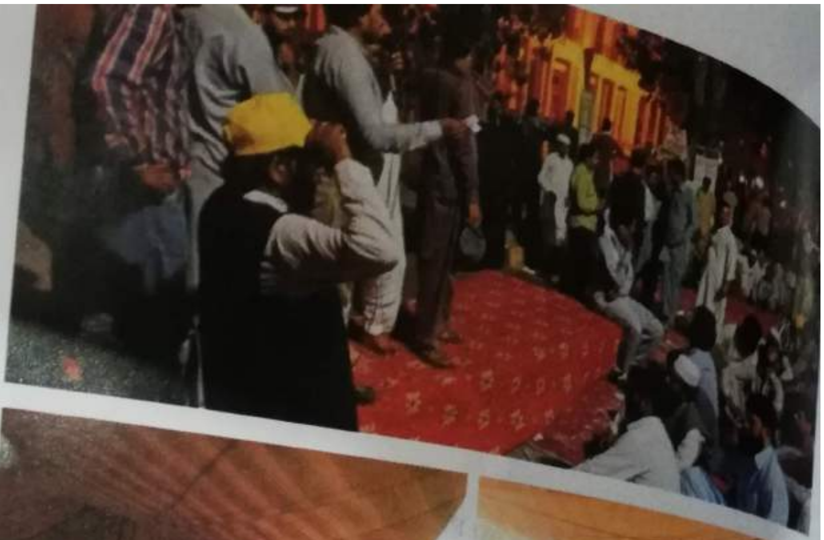

احتجاجی دھرنا

آخر 28 مارچ کا دن آ گیا۔لوگ جمع ہونے لگے۔دھرنا قیادت پہلے ہی سے تیاریوں میں مشغول تھی اور لاہور ہی میں تھی۔کچھ لوگ ایک دن پہلے ہی لاہور پہنچ چکے تھے۔کچھ رات کو روانہ ہوئے اور صبح غالباً لاہور سویرے پہنچ گئے،کچھ بعد میں بھی آتے رہے۔

احتجاج شروع ہو گیا اور مال روڈ کے چیئرنگ کراس کو دھرنے کے لئے چنا گیا۔اسی روز یہاں پر لیڈی ہیلتھ ورکرز کا بھی مطالبات کے حق میں دھرنا جاری تھا۔دوسری جانب ضلع کونسل کے ملازمین اور ایک دو اور طبقے کے لوگ بھی احتجاج کے لئے اسی مقام پر پہنچ گئے۔

دھرنے کی پوری کمپین کے دوران لوگوں کو یہ تاثر دیا گیا تھا کہ محکمہ لائیوسٹاک پنجاب میں ڈاکٹروں کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے اور اسی ضمن میں مطالبات کو جمع کر کے لوگوں کو دھرنے کی طرف راغب کیا گیا۔ ان مطالبات کو پڑھ کر لوگوں کی بڑی تعداد اس دھرنے میں پہنچی۔دوسری جانب یہ بھی تاثر دیا گیا کہ محکمانہ پالیسیوں کی وجہ سے لائیوسٹاک سیکٹر تباہ ہو رہا ہے اور یہ سیکٹر کی بقا کی جنگ ہے۔اسی تاثر کی بنیاد پر وہ لوگ جن کا محکمہ سے کوئی تعلق نہیں اور جنہیں حقائق کا علم نہیں،اس دھرنے کو سپورٹ کرتے رہے۔باہر کے لوگوں نے اس تاثر کی وجہ سے بھی سپورٹ کیا ہوگا کہ ڈاکٹروں پر ظلم ہو رہا ہے محکمہ میں۔

دھرنا آغاز ہی سے اپنی پیک پکڑنے لگا۔ویٹرنری ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ ویٹرنری اسسٹنٹس کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ایک دو اور دھرنوں کی اسی جگہ موجودگی نے سب دھرنوں کو فائدہ پہنچایا۔محکمہ لائیوسٹاک کے دھرنے کی بڑی تعداد ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر دھرنوں کے باعث مال روڈ بند ہو گیا۔ سڑک کی بندش اور احتجاج کی پرجوشی نے میڈیا کو کوریج دینے پر مجبور کر دیا تھا۔ابتدا لاہور کے مقامی چینلز سے ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ دھرنوں کی خبر پاکستان کے بڑے چینلز کی ہیڈ لائنز کی زینت بن گئی۔ لائیوسٹاک دھرنے کے شرکاء نے کھل کر میڈیا سے باتیں کی۔اسی دوران پنڈال میں محکمانہ پالیسیوں کے ساتھ ساتھ سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف کھل کر تقریریں بھی ہوتی رہیں۔

احتجاج کے ایک دو گھنٹے بعد ہی لوگ اپنے مطالبات کو بھول گئے اور ایک واحد مطالبہ تقویت پکڑنے لگا اور وہ یہ کہ سیکرٹری لائیوسٹاک کو ہٹایا جائے۔اسی پنڈال میں موجود بینرز پر جہاں مطالبات درج تھے وہاں سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف ہر قسم کے نعرے بھی تحریر تھے۔لوگوں نے ایسے بینرز بھی اٹھا رکھے تھے جن

محکمہ لائیو سٹاک کے ملازمین اور یو سی کے سیکرٹریز بھی اپ گریڈیشن سراپا احتجاج
پہلے مطالبات کی منظوری پھر دھرنا ختم کریں گے، لیڈیز ورکرز ڈٹ گئیں
لاہور
NEWS
12:09
23°C

NO
MORE

محکمہ لائیو سٹاک کے ملازمین نے بھی ڈیرے ڈال لیے
محکمہ لائیو سٹاک کے ملازمین نے بھی ڈیرے ڈال لیے
لاہور
NEWS
15:19
THU 29 MAR

WEDLOCK
کی پالیسی
بحال کرو
وی ڈی اے
احتجاج احتجاج
وی ڈی اے

وی ڈی اے

احتجاج احتجاج
وی ڈی اے

پر سیکرٹری لائیوسٹاک کو محکمہ میں جانوں کے ضیاع کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا تھا۔ مجموعی طور پر یہ دھرنا مطالبات سے ہٹ کر ایک شخص کو نشانہ بناتا نظر آیا اور بتایا گیا کہ سیکرٹری لائیوسٹاک کو ہٹائے بغیر یہاں سے نہیں اٹھیں گے۔ اسی دوران سیکرٹری لائیوسٹاک پر ہر طرح کے الزامات بھی لگائے گئے۔

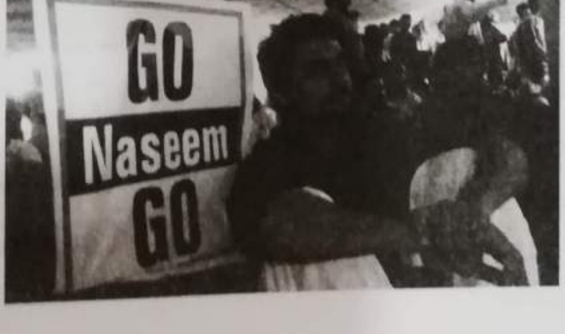

ی کوریج کے ساتھ ساتھ شرکاء کی جانب سے سوشل میڈیا کا بھی بھرپور استعمال ہوتا رہا۔ دھرنے کی تصاویر
یوز وقتاً فوقتاً شیئر ہو رہی تھیں۔ کچھ لوگوں کی جانب سے دھرنا کو فیس بک پر لائیو بھی دکھایا جاتا رہا۔

[redacted]
March 28 at 3:43am

AOA Dear vets and para vets We have done well done Thousands of vets and paravets all over the Punjab are here at mall Road lahore to get their rights We will remain here till victory In sha Allah I as president VDA punjab request to the remaining vets and para vets specially from District Lahore including VRI, Faisalabad, multan and muzafergarh to come and join us for Nobel cause No one will harm you It is requesting to all higher ups again that don't be the part of dirty politics by Nasim Sadiq. You are also veterinarian and respectful for us Victory of VDA and PVA is actually victory of all Hundreds of Vets and paravets are joining us at Mall We are committed and our moral is at peak History will remember the brave professionals

VDA Paravets alliance Zindabad, Pakistan Paindabad
Regards Dr Muhammad Riaz president VDA punjab

یا اور سوشل میڈیا کے ذریعے یہ دھرنا قومی نوعیت اختیار کر چکا تھا اور دھرنے کی اتنی زبردست کامیابی کو
ر شرکاء کی تعداد تیزی سے بڑھتی جا رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اب یہ دھرنے والے سیکرٹری
وسٹاک کو ہٹا کر ہی رہیں گے کیونکہ دھرنے والوں نے سیکریٹری لائیوسٹاک کے ہٹنے تک احتجاج جاری
نے کا اعلان کر دیا تھا۔

VDA vows to continue protest till removal of Secretary Livestock

- Describes secretary's conduct a source of mental stress, agony
- Secretary denies any false treatment and involvement

By Karamat Ali

LAHORE: The Veterinary Doctors Association (VDA) Punjab staged a protest outside the Punjab Assembly at the Mall Road here on Wednesday, demanding the removal of the Punjab Secretary Livestock for what they claimed discrimination with department employees.

A large number of members and employees of the provincial Livestock and Dairy Development (LDD) gathered for recoding their protest against favoritism, cruel attitude and injustice by Secretary Naseem Sadique for the employees of department.

Dr Younis Bhulla, the acting President of VDA, talking to Daily The Business alleged that the murder of Veterinary Officer Dr Imran Nazir of Sargodha took place when his subordinate accused was suspended by the victim on the direction of the secretary.

He further said Nazir was forced to write a report against the accused and ultimately Dr Nazir was victimized by his assistant Arshid Ali.

Bhulla further said in another case Dr Kashif from Sahiwal committed suicide when a decision was taken against him by the Secretary according to the PEEDA Act and he was directed to pay fine worth Rs200,000. The victim's five year service was also forfeited by the secretary.

"All employees are not only uncomfortable to work peacefully under the leadership of present secretary but they are also having mental stress," he alleged.

Bhulla further said some doctors were transferred four times in a year and they couldn't receive their salary despite passing 10 months or so.

He declared that the sit-in will continue till our demands are met regarding risk allowance and removal of Secretary Naseem Sadiq.

He concluded that the secretary's discrimination is increasing day bay day.

Secretary Livestock and Dairy Development Department Naseem Sadiq, when contacted by this reporter, said all allegations against him are baseless and fabricated, adding actual position is different.

Explaining about the slain Veterinary Officer from Sargodha, he said his murder was a result of a personal enmity and not of intervening in his case as the said officers was working in same district from last eight years.

Accused (veterinary Assistant) who gunned down his officer was arrested within 11 days and now hopefully he will be a convict soon. While responding about a suicide attempt of Veterinary Doctor in District Sahiwal he said the Dr was found guilty after enquiry about throwing the medicine into a well rather using it into field and declaring it as he couldn't dispose them off. The medicine was approximately worth Rs85,000. Later, these medicines recovered from a nearby well in presence of local residents, officials and his family members. The committee recommended that according to the law such negligent, non-professional and tantamount person should be terminated from his service whereas he was not removed from his service until his death. Moreover, Veterinary Doctor died after eating poisoned food items, he informed.

Sadiq concluded that Livestock Department has accomplished historic achievements in his time of service.

دھرنے میں سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف انتہائی سخت زبان میں تقاریر ہوتی رہیں اور جذبات بھڑکائے جاتے رہے۔ چند لیڈی ویٹس نے بھی دھرنے میں شرکت کی اور تقاریر کیں۔

دھرنے میں ایسے لوگ بھی تقاریر کرتے رہے جن کا محکمہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ دوسری جانب بلا گلا بھی ہوتا رہا۔ لوگوں نے میوزک کو خوب انجوائے کیا اور روایتی رقص سے بھی لطف اٹھایا۔ چونکہ اس دھرنے کو ویٹرنری پروفیشن کی بقا کی جنگ قرار دیا گیا تھا اس لئے پرائیویٹ سیکٹر سے بھی انفرادی طور پر اکا دکا لوگوں نے دھرنے کا دورا کیا۔ خاص طور پر اس میں وہ دوست شامل تھے جن کا تعلق لاہور یا اس کے گردونواح سے تھا۔

اگر چہ متعلقہ ادارے دھرنے والوں سے پہلے ہی سے رابطے میں تھے مگر دھرنے کے دن انتظامیہ باقاعدہ حرکت میں آئی اور پولیس کے افسر کی جانب سے محکمہ لائیوسٹاک سے رابطہ کیا گیا۔ محکمہ لائیوسٹاک کے چند اعلیٰ افسران نے مذاکرات کے لئے دھرنے کا دورہ کرنے کی کوشش کی۔ وہاں پہنچنے پر حالات ہی کچھ اور تھے۔ کوئی کسی کی بات سننے کو تیار نہیں تھا اور ہر کوئی لیڈر تھا۔ مذاکرات کے لئے افسران پیچھے کھڑے ہو گئے پولیس والے دھرنے والوں کو بلا کر لائے۔ جب دھرنا قیادت آگے بڑھی تو پیچھے اور لوگ بھی آ گئے اور ایک ہی مطالبہ کرنے لگے کہ سیکرٹری کو بدلو۔ افسروں نے کہا کہ سیکرٹری کو بدلنا تو ہمارے اختیار میں نہیں، نہ ہی یہ محکمہ کے اختیار میں ہے۔ دھرنے والوں نے جواب دیا کہ اگر سیکرٹری نہیں بدل سکتے تو پھر آپ لوگ چلے جائیں۔ یہ حالات دیکھ کر مذاکراتی کمیٹی واپس آ گئی۔

اسی دن شام کو آل پاکستان کلرک ایسوسی ایشن (لائیوسٹاک یونٹ) کے صدر عامر دلشاد بٹ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ لاہور پریس کلب میں دھرنے کے حوالے سے پریس کانفرنس کی۔

تربیتی پروگرام
"لائیو سٹاک مددگار"

دعوت نامہ

محترمی!

لیپکا یونٹ پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ عامر دلشاد بٹ آج مورخہ 28 مارچ 2018ء بروز بدھ بوقت 4:00 بجے سہ پہر چند شرپسند یونین اہلکاروں کی تنظیم اور سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف بلا جواز ہڑتال اور دفتری امور میں بار بار مداخلت کے خلاف پریس کانفرنس کریں گے۔

آپ سے کوریج کی استدعا ہے۔

عمیش کھوکھر

ملک عمیش کھوکھر

سیکرٹری اطلاعات لیپکا یونٹ لائیوسٹاک

برائے توجہ:

☆ چیف رپورٹر (اردو اور انگریزی اخبارات و نیوز ایجنسیز) / بیٹ رپورٹر

☆ اسائنمنٹ ایڈیٹرز:- جیو ٹی وی / اے آر وائی / ایکسپریس نیوز، آج ٹی وی / سٹی 42 / دنیا نیوز / وقت نیوز / اب تک نیوز / چینل 24 / چینل 92 / سما نیوز / نیو ٹی وی / بول چینل، اے آر وائی ٹی وی / / اون نیوز / / چینل 5 / نیوز ون / کوہ نور

☆ سینئر نیوز ایڈیٹر پی ٹی وی لاہور سنٹر لاہور

☆ کنٹرولر نیوز ریڈیو پاکستان لاہور

☆▬☆

Dedicated To Serve
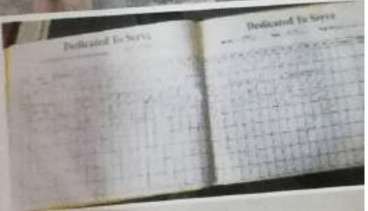
Dedicated To Serve
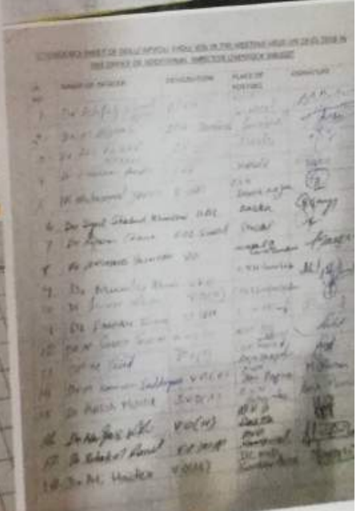

SUNDAY

دھرنے کے پہلے دن شام پانچ چھ بجے کے قریب پولیس افسر کا فون آیا محکمہ والوں کو کہ مذاکرات کے لئے لوگ آئیں۔ اس دوران دو تین آفیسر دھرنے کے مقام پر پہنچ گئے۔ پہلے ویٹرنری اسسٹنٹس کا گروپ آیا اور انہوں نے اپنے مطالبات بتائے۔ اس کے بعد VDA والوں نے اپنے مطالبات بتائے۔ اس دوران انہیں کہا گیا کہ آپ لوگ پہلے فیصلہ کرلیں کہ آپ کے مطالبات ہیں کیا اور یہ بھی فیصلہ کرلیں کہ مذاکرات کے لئے ڈائریکٹر جنرل کے پاس جائے گا کون۔ اس کے بعد یہ افسران 7 بجے سے 12 بجے تک وہیں الفلاح بلڈنگ پولیس والوں کے ساتھ بیٹھے رہے۔ بارہ بجے کے قریب فیصلہ ہوا اور چند لوگوں پر مشتمل وفد ڈی جی صاحب کے پاس گیا۔

28 مارچ کی رات کو یہ پہلا باقاعدہ مذاکراتی دور تھا۔ ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن نے کہا کہ آپ لوگوں نے جو بارہ مذاکرات راولپنڈی میں دکھائے تھے، اسی پر بات ہوگی، اس کے علاوہ نئی کوئی چیز مجھے نہ دکھائیں۔ اس دوران دھرنے والوں کو ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ آپ کے ہر مطالبے پر محکمہ پہلے ہی سے کام کررہا ہے۔ انہیں رسک الاؤنس کی فائل بھی دکھائی گئی جس پر مبینہ طور پر دھرنے والوں نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اسی رات کوئی 2 بجے کے قریب انہیں کھانا بھی کھلایا گیا۔ یہ لوگ چار بجے تک بیٹھے رہے۔

خیر اس رات مجموعی طور پر مذاکرات اچھے رہے اور تقریباً کامیاب ہوگئے تھے۔ جب چار بجے کے قریب دھرنے والے واپس گئے تو شاید لوگوں نے اسے تسلیم نہیں کیا۔ دوسری جانب ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے مطابق اس وقت مذاکرات کے کامیاب نہ ہونے میں ویٹرنری اسسٹنٹس کا کردار تھا۔ اس میں بنیادی وجہ کریڈٹ کی ہوسکتی ہے یعنی پیراویٹس والے یہ چاہتے ہوں گے کہ ہمارے ذریعے مطالبات مانے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ دھرنے میں جا کر بیٹھ گئے اور بیٹھے رہے۔ لہٰذا پہلا دن ختم ہوگیا مگر دھرنا نہ ختم ہوا اور دوسرے دن صبح میں داخل ہوگیا۔

پہلے دن جہاں ایک طرف دھرنا جاری تھا وہاں دوسری طرف محکمہ کی سرگرمیاں بھی تیزی سے جاری تھیں۔ اکثر اضلاع میں اس دن میٹنگز رکھی ہوئی تھیں۔ محکمہ کی اس دن ہونے والی سرگرمیوں اور سٹاف کی ڈیوٹی پر موجودگی کی تصاویر کو محکمہ کی جانب سے وٹس ایپ گروپس میں جاری کیا گیا۔ یہ تصاویر ہماری طرف سے بھی پبلک کی گئیں۔

پہلے دن پرنٹ میڈیا نے بھی کوریج دی اور بہت سے اخبارات میں دیگر دھرنوں کے ساتھ ہی لائیو سٹاک کے دھرنے کی خبر لگی۔ کچھ اخبارات نے اس دھرنے کا الگ سے بھی ذکر کیا۔

دنیا

لائیوسٹاک سیکرٹریز یونین کونسل کے چیئرنگ کراس پر مطالبات کیلئے مظاہرے

پیراویٹس کا سروس سٹرکچر نافذ کرنے سمیت تمام مطالبات منظور کئے جائیں: ایسوسی ایشن، مطالبات مان لئے: ترجمان لائیوسٹاک

سیکرٹریز کا مطالبات پورے ہونے تک دھرنا جاری رکھنے کا اعلان، دونوں محکموں کے ملازمین کی مال روڈ بند کرنے کی دھمکی

لاہور (سٹی رپورٹر سے، اکنامک رپورٹر) لائیوسٹاک ایمپلائز ایسوسی ایشن کی جانب سے چیئرنگ کراس پر اپنے مطالبات کے لیے احتجاجی مظاہرہ کیا اور مطالبات نہ ماننے تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کر دیا۔ ادھر پنجاب بھر سے سیکرٹری یونین کونسلرز نے بھی دھرنا جاری رکھنے کا اعلان کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق لائیوسٹاک ایمپلائز ایسوسی ایشن کی جانب سے گزشتہ روز احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پیراویٹس کا سروس سٹرکچر فوری نافذ کیا جائے، ضلع کونسل پیراویٹس کی سنیارٹی کو بحال کیا جائے، سپورٹ سروس کے ملازمین فیز 1,2,3 اور تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کیا جائے، ملازمین کے آبائی اضلاع میں تبادلوں نیز ٹرانسفر کو بحال کیا جائے، تمام الاؤنس بشمول رسک الاؤنس، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس، ہارڈ ایریا الاؤنس فوری طور پر دیا جائے، تمام غیر پیشہ وارانہ ڈیوٹیوں کا فوری خاتمہ کیا جائے۔ دوسری جانب محکمہ لائیوسٹاک کے ترجمان کی جانب سے اسے جھوٹی ایسوسی ایشن قرار دیدیا ہے محکمہ کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا کہ ان کے تمام تر مطالبات مان لیے گئے ہیں۔ دریں اثناء مال روڈ چیئرنگ کراس پر محکمہ لائیوسٹاک ایسوسی ایشن اور پنجاب بھر سے سیکرٹریز یونین کونسل نے بھی مطالبات پورے ہونے تک دھرنا جاری رکھنے کا اعلان کر دیا۔ محکمہ لائیو

Daily KHABRAIN

خبریں

منگل 2 رجب المرجب 1439ھ 20 مارچ 2018ء

سیکرٹری لائیوسٹاک کی انتقامی پالیسیوں کیخلاف ملازمین سراپا احتجاج

VDA vows to continue protest till removal of Secretary Livestock

- Describes secretary's conduct a source of mental stress, agony
- Secretary denies any false treatment and involvement

دھرنے کا دوسرے دن میں داخل ہونا دھرنے والوں کے لئے بڑے نقصان کا باعث بنا۔ اگر پہلی رات ہی دھرنا ختم کر کے مذاکرات کی کامیابی کا اعلان ہو جاتا تو یہ دھرنے والوں کی بہت بڑی کامیابی ہوتی۔ مگر دھرنے والوں نے جذبات سے کام لے کر یہ موقع گنوا دیا۔ اس سے بڑھ کر اگر راولپنڈی ہی میں مذاکرات کے بعد مطالبات کی منظوری کا اعلان کر کے دھرنا نہ دیا جاتا تو دھرنے والوں کی جیت بھی ہوتی اور ان کا دباؤ بھی برقرار رہتا۔

خیر چھوڑیں۔ دوسرے دن دھرنے کا وہ ماحول نہیں رہا جو پہلے دن تھا۔ لوگ بھی نسبتاً کم تھے مگر ایک قابلِ ذکر تعداد بہر حال موجود تھی۔ میڈیا کی جانب سے بھی دوسرے دن وہ کوریج نہیں دی گئی جو پہلے دن ملی تھی۔ مین ٹی وی چینلز سے کم ہو کر دھرنا لوکل ٹی وی چینلز تک محدود ہو گیا۔ البتہ دھرنے کی معلومات سوشل میڈیا کے ذریعے شیئر ہوتی رہیں۔

دوسرے دن سہ پہر کے وقت یہ اعلان کیا گیا اور لوگوں کو میسج بھی کیے گئے کہ شام سات بجے بلال قطب اور رات اگیارہ بجے مبشر لقمان اپنے پروگرام میں دھرنے پر بات کریں گے۔ سات بجے کے قریب لوگ ٹی وی کو دیکھنے لگے۔ قطب آن لائن چلا اور اس پر دھرنے کی کوریج بھی ہوتی رہی مگر یہ صرف لیڈی ہیلتھ ورکرز تک محدود رہا۔ وقت گزرتا گیا اور انتظار ہوتا رہا مگر بلال قطب صاحب لیڈی ہیلتھ ورکرز کے دھرنے سے نہ نکلے۔ اُدھر رات اگیارہ بجے مبشر لقمان صاحب خوابوں کی تعبیر پر بات کرتے رہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس پروگرام میں بلال قطب بھی تھے۔

لوگ وہاں بیٹھے رہے اور تقاریر ہوتی رہیں۔ دوسرے دن دوپہر کو ایک وفد ڈاکٹر منصور سے ملا۔ شام 7 بجے سے دس بجے تک ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن اور دیگر افسران کے ساتھ مذاکرات کا ایک اور دور چلا۔ اس دوران ان لوگوں کو کھانا بھی کھلایا گیا۔ مبینہ طور پر اس میٹنگ میں دھرنے والوں نے اپنے مطالبات کے ضمن میں محکمانہ اقدامات پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس دوران لوگوں نے اپنے ذاتی مسائل بتانا شروع کر دیے۔ کسی نے کہا میرا لیپ ٹاپ چوری ہو گیا، کسی نے کہا کہ میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ دھرنے والوں کو جواب یہی دیا گیا کہ جو آپ کے مطالبات ہیں صرف اسی پر بات کریں اِدھر اُدھر کی باتیں نہ کریں۔ جو مطالبات سامنے ہیں ان پر تو پہلے ہی سے کام ہو رہا ہے اور تیزی سے ہو رہا ہے۔ اب ہم اور کچھ نہیں کر سکتے۔ پھر ڈی جی صاحب دھرنے والوں کو بچوں کی طرح سمجھانے لگ گئے۔ البتہ مجموعی طور پر یہ میٹنگ بھی اچھی رہی۔

اس میٹنگ سے اٹھ کر دھرنے والے اپنے پنڈال میں چلے گئے اور ایک تقریر کی جس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ ہمارے مذاکرات تقریباً مان لیے گئے ہیں۔ اب ہمارے سے بات چیت کرنے کے لئے محکمہ کے لوگ آئیں گے۔ سمجھاتے رہے کہ اس دوران کسی قسم کی بدمزگی نہ ہو اور ان کا احترام ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

کوئی گیارہ بارہ بجے کے قریب محکمہ کے ایک اعلیٰ افسر کو فون آیا۔ انہیں کہا گیا کہ آپ لوگ دھرنے میں آ جائیں اور مذاکرات کی کامیابی کا اعلان کریں۔ ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن نے وہاں جانے سے انکار کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے جو مطالبات ہیں ان پر تو محکمہ عرصہ دراز سے کام کر رہا ہے اور جو اس ضمن میں نوٹیفیکیشنز ہوئی ہیں وہ بھی کافی پہلے کی ہیں۔ اب یہ کس طرح کہیں کہ ان کے دھرنے کی وجہ سے ہم نے یہ سب کیا ہے۔ اس لئے ہم وہاں جا کر کوئی ایسی بات نہیں کریں گے۔

ادھر دھرنے میں لوگ بہت کم رہ گئے تھے۔ دوسری جانب رات ڈیڑھ بجے کے قریب ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن اور ڈائریکٹر گھر کو نکل گئے۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھے کہ پولیس کے ایک افسر کا فون آ گیا کہ دھرنے والوں کا ایک گروپ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ ڈی جی صاحب نے پہلے تو انکار کیا مگر پھر مشاورت کے بعد انہیں بلا لیا کوپر روڈ اپنے دفتر میں۔

تقریباً 32 کے قریب ویٹرنری اسسٹنٹ اور ان کے قائد پر مشتمل گروپ نے مبینہ طور پر معافی طلب کی اور کہا کہ ہمیں علم نہیں تھا کہ محکمہ ہمارے مسائل پر پہلے ہی سے کام کر رہا ہے۔ اس کے بعد ویٹرنری اسسٹنٹس دھرنا ختم کرنے کا کہتے ہوئے چلے گئے۔

تقریباً اڑھائی بجے کے قریب ایک ڈاکٹر صاحب کی قیادت میں چند ویٹرنری افسروں پر مشتمل گروپ بھی آ گیا۔ انہیں ڈی جی صاحب نے کہا کہ آپ سے بات تو ہو چکی ہے اب کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اس دوران اکثر لوگ خاموش رہے۔ ان میں سے ایک بندے نے تھوڑے سخت لہجے میں بات کی۔ اس کے بعد ڈی جی صاحب بات کرنے لگے تو ایک اور ویٹرنری آفیسر نے ڈی جی کو ٹوکا اور سخت لہجے میں کہا کہ پہلے میری بات سنیں۔ آپ ہمیں گارنٹی دیں۔ آپ کے پاس کیا مینڈیٹ ہے کہ آپ ہمیں گارنٹی دے سکیں وغیرہ وغیرہ۔ ڈی جی صاحب خاموش ہوئے، دوبارہ بات کرنے لگے تو پھر یہی انداز اپنایا گیا۔ پھر ڈی جی ایکسٹینشن کو غصہ آ گیا اور انہوں نے کہا کہ ہم کٹہرے میں کھڑے ہیں جو تم لوگوں کی باتیں سنیں۔ جو کرنا ہے کر لو۔ کوئی مطالبات نہیں ماننے اور نہ ہی کسی کو معافی ملنی ہے۔ نہ ہی ہم آپ سے کہتے ہیں کہ دھرنا ختم کرو۔ جو کرنا ہے کر لو۔

اسی دوران ڈی جی صاحب اور ان کے ساتھی اٹھے اور گاڑی کی طرف چل پڑے۔ گاڑی میں بیٹھے تھے تو ایک دو لوگ پیچھے آگئے اور معافی مانگنا شروع کر دی۔ جب ڈی جی صاحب نہ مانے تو ایک شخص نے مبینہ طور پر ڈی جی ایمپلینٹیشن ڈاکٹر عبدالرحمن شیخ کے گھٹنوں کو پکڑ لیا اور کہا کہ مجھے معاف کر دیں۔

خیر، ان کی کسی نے بات نہ سنی اور یہ لوگ واپس دھرنے میں چلے گئے جبکہ اسی مذاکرات میں موجود ایک دو لوگ اپنے لیڈروں کی لیڈری دیکھ کر گھروں کو چل پڑے۔ دھرنے والے جب پنڈال میں آئے تو کہا گیا کہ ہمارے مطالبات مان لئے گئے ہیں، اب ہمارا دھرنا ختم ہے۔ جو لوگ دور سے آئے ہیں وہ یہاں آرام کر لیں، باقی گھروں کو جا سکتے ہیں۔

دھرنے کے بعد کی صورتِ حال

دھرنا ختم ہو گیا، اس کے بعد وی ڈی اے کے صدر کی جانب سے ایک سٹیٹس سوشل میڈیا پر شیئر کیا گیا

[redacted]
March 29 at 7:33pm

AOA Dear brothers and sisters. No doubt we have shown the greatest peaceful protest in the history of livestock punjab. We are going to end this protest on acceptance of following demands

1. Mutual transfer
2. Wedlock policy
3. Home district transfers at vacant posts
4. Budget allocation of conveyance for guzzeted officers and specially females
5. Regularisation of paravets
6. Fourtier structure of paravets
7. Death claims and other benefits to the families of late Dr Imran Nazir sb and Dr Kashif sb.
8. Speed up the process of Risk allowance for vets and para vets.
9. No victimisation of vets or paravets who participated in peaceful protest.

Special Thanks to Worthy Director General livestock along with his team for cooperation.
VDA Zindabad Pakistan Paindabad
Regards Dr Muhammad Riaz president VDA punjab

Like Comment

اصل میں وی ڈی اے کے لوگوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ہمارے مطالبات منظور ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہم نے دھرنا ختم کر دیا ہے۔ آغاز میں لوگوں نے یہ تسلیم بھی کر لیا۔ میری جانب سے بھی یہی سمجھا گیا کہ ایسا ہی ہوا ہو گا اور اس کا اعلان بھی کر دیا۔ مگر بعد میں حقائق بالکل برعکس نکلے۔

لوگوں کو حقائق کا اس وقت علم ہوا جب میں نے تجزیاتی رپورٹ پبلک کی۔ اس تجزیاتی رپورٹ کے مطابق

ی اے کا کہنا تھا کہ ہمارے مذاکرات کامیاب ہو گئے ہیں اس لئے دھرنا ختم کر دیا۔ ہمیں اپنے سینئرز
ات پر یقین تھا اس لئے کسی تحریری ضمانت کی ضرورت نہیں۔ رسک الاؤنس سمیت ہمارے دیگر
البات پر ہونے والی محکمانہ سرگرمیوں کے بارے جان کر بھی ہمیں خوشی ہوئی۔ سیکرٹری لائیوسٹاک کی
ت سے متعلق نعروں اور بینروں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی سیکرٹری لائیوسٹاک کا استعفیٰ ہمارا
طالبہ تھا۔ یہ کچھ لوگوں کی انفرادی سرگرمی اور جذباتی خواہش ہو سکتی ہے۔ جبکہ انتظامیہ کا موقف اور حقائق
س کے برعکس تھے۔

دھرنے کے بعد محکمہ کی جانب سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کتاب کے پرنٹنگ میں جانے
اور حتیٰ کہ کے چھپنے کے بعد بھی کوئی نہ کوئی کارروائی کسی نہ کسی شکل میں ہوتی رہے۔ ایسا ہونا ہی تھا اور ایسا
ہوتا ہے، یہ کوئی اہم بات نہیں اور معمول کا حصہ ہے۔ اگر کارروائی کی فکر ہو تو پھر احتجاج کیا نہیں کرتے۔
میری گزارش صرف اتنی ہو گی کہ اگر کسی جگہ دل سے غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معذرت کی جائے تو اس
پر غور کر لیا جائے۔

احتجاج کے بعد ایسوسی ایشن کی جانب سے بڑی عجیب صورتِ حال سامنے آئی۔ کچھ جگہوں پر بالکل خاموشی چھا گئی اور کچھ جگہوں پر ڈپلومیٹک ٹرن اور یوٹرن نظر آئے۔ میرے لئے یہ حیران کن نہیں کہ ماضی میں بھی یوٹرن نظر آتے رہے اور یہ کتاب اس کی گواہ ہے۔ کسی جگہ پرانا رویہ برقرار رہا اور کہیں معافی تلافی کی باتیں بھی ہوئیں۔

دوسری جانب اخبار میں ایک اشتہار دیا گیا جس میں وزیرِ اعلیٰ پنجاب اور وزیرِ لائیوسٹاک پنجاب سے اپیل کرتے ہوئے کہا گیا کہ ہمیں مطالبات کی یقین دہانی کرواتے ہوئے دھرنا ختم کرنے کا کہا گیا مگر اب ہمارے مطالبات ماننا تو دور ہمارے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ اسی دوران احتجاج سے پہلے راولپنڈی میں ہونے والے مبینہ معاہدے کو بنیاد بنا کر یہ بھی کہا گیا کہ ہمارے معاہدے پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ اہم بات کہ اس وقت منظر عام پر آنے والے اس مبینہ معاہدے پر وی ڈی اے کے صدر کے دستخط نہیں تھے جبکہ دھرنے کے بعد اس مبینہ معاہدے پر وی ڈی اے کے صدر کے مبینہ دستخط موجود تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے موقف کو تقویت دینے کے لئے اخباروں کا بھی سہارا لیا گیا۔

اپیل

بنام جناب خادمِ اعلیٰ (وزیر اعلیٰ) پنجاب

میاں شہباز شریف صاحب

جناب منسٹر لائیوسٹاک پنجاب

جناب عالیٰ!

جیسا کہ آپ جناب کو بخوبی معلوم ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک کے ملازمین پوری جانفشانی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان فرائض کی تکمیل کیلئے ملازمین کے بنیادی مسائل اور جائز مطالبات کو حل کرنے کیلئے ہر قدم پر نشاندہی کی گئی مگر شنوائی نہ ہو سکی لہٰذا مجبوراً ہم اپنے بنیادی مسائل اور جائز مطالبات کیلئے 28 مارچ 2018 کو ہزاروں ملازمین مال روڈ پر جمع ہوئے جسکی پیشگی اطلاع تمام اضلاع کے ADLs کو دی گئی۔ احتجاج کے دوران مطالبات ماننے کی یقین دہانی محکمہ کے اعلیٰ حکام کی طرف سے کروائی گئی اور احتجاج ختم کرنے کا کہا گیا۔ جناب جائز مطالبات ماننا تو در کنار، الٹا ملازمین کو Show Cause نوٹسز کا اجراء کر دیا گیا ہے اور مختلف اضلاع میں ADLs صاحبان سیکرٹری لائیو سٹاک کی ایماء پر پیرا ویٹس کو جواب طلبیوں کے نوٹس دیئے جا رہے ہیں جس سے ملازمین میں شدید تشویش لاحق ہے۔ جناب ہمارا احتجاج خالصتاً نان پولیٹیکل اور جمہوری حق تھا۔ سیکرٹری لائیو سٹاک کی ظالمانہ پالیسوں کی بدولت کئی ملازمین غیر طبعی موت مر چکے ہیں۔ لہٰذا ہمارے جائز اور بنیادی مطالبات کو منظور کر کے ہمارا جمہوری حق بھی تسلیم کیا جائے اور انتقامی کاروائیوں کا سلسلہ فی الفور بند کر کے Show Cause اور جواب طلبی نوٹسز واپس کروائے جائیں اور یہ جابرانہ ڈرانے دھمکانے کا سلسلہ بند نہ کیا گیا تو مجبوراً ہم ملازمین محکمہ لائیو سٹاک جلد **دوبارہ احتجاج** کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (VDA) پنجاب

E-mail: vdapunjab@gmail.com

دھرنے کے بعد جاری ہونے والی تجزیاتی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں۔

VDA اور PVA کا دھرنا۔۔ اندر کی کہانی اور اصل حقائق

تجزیاتی رپورٹ۔۔ ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

سب سے پہلے معذرت اور دل سے معذرت کہ صبح سویرے جو دھرنا ختم ہونے کی خبر دی اس میں مطالبات مان لینے کا بھی ذکر تھا۔ معذرت اس بات کی کہ یہ انفارمیشن غلط تھی۔ چونکہ تفصیلات بھی بتانے کا ذکر کیا تھا، تو اب اصل حقائق اور اندر کی کہانی بتائے دیتا ہوں۔ حقائق تلخ ہیں اور کڑوے بھی اس لئے شاید پڑھنا مشکل ہو جائیں، لیکن خیر کوشش ضرور کریے گا۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے اعلیٰ ترین عہدیدار کا موقف ہے کہ ہمارے اکثر مطالبات مان لیے گئے۔ ہمیں اپنے افسران کی بات پر یقین ہے اس لئے کوئی تحریری معاہدے کی ضرورت نہیں تھی۔ رسک الاؤنس سمیت ہمارے دیگر مطالبات پر ہونے والی محکمانہ سرگرمیوں کے بارے جان کر بھی ہمیں خوشی ہوئی۔ سیکرٹری لائیوسٹاک کی ذات سے متعلق نعروں اور بینروں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی سیکرٹری لائیوسٹاک کا استعفیٰ ہمارا مطالبہ تھا۔ یہ کچھ لوگوں کی انفرادی سرگرمی اور جذباتی خواہش ہوسکتی ہے۔ دوسری جانب محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ پنجاب کا سرکاری موقف ہے کہ دھرنے والوں سے بلیک میل ہوکر کسی بھی مطالبے کو نہیں مانا گیا اور نہ ہی انہیں کسی قسم کی معافی دی جائے گی۔ ان کے مطالبات کے ضمن میں جو صورتحال دھرنے سے پہلے تھی وہی آج ہے۔ ان لوگوں نے اپنی مرضی سے دھرنا ختم کیا ہے، ہمارا اس بارے ان سے نہ کوئی معاہدہ ہوا ہے اور نہ ہی انہیں دھرنا ختم کرنے کا کہا گیا ہے۔ یہ لوگ اپنی مرضی سے آئے تھے اور اپنی مرضی سے ہی گئے ہیں۔ جس طرح یہ لوگ آئے تھے اسی طرح واپس چلے گئے ہیں۔

تفصیلات کے مطابق مبینہ طور پر دھرنے کی مقررہ تاریخ سے ایک دو روز قبل دھرنے والوں کے راولپنڈی میں ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن اور دیگر اعلیٰ افسران سے مذاکرات ہوئے اور تحریری معاہدہ طے پایا جس کی مبینہ دستخط شدہ کاپی منظر عام پر بھی رہی (ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن اس معاہدے سے لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے)۔ لیکن اس کے باوجود 27 مارچ کو دونوں گروپس کے عہدیداران کی جانب سے ایک ویڈیو پیغام کے ذریعے کہا گیا کہ احتجاج ہوگا۔ دوسری جانب دھرنے سے ایک روز قبل رات کو محکمہ لائیوسٹاک کی جانب سے میڈیا کو ایک تحریری بیان جاری کیا گیا جس میں دھرنے والوں کے مطالبات اور ان مطالبات کی بابت اٹھائے جانے والے اقدامات کی وضاحت کی گئی۔

احتجاج شروع ہوگیا اور زور و شور سے جاری رہا۔ پہلے دن لوگوں کی قابلِ ذکر تعداد نے شرکت کی اور شام کو اس تعداد میں مزید اضافہ ہوگیا۔ اس دن چونکہ اسی جگہ تین

اور دھرنے بھی جاری تھے، اس لئے اس کا دھرنے والوں کو بھی فائدہ ہوا اور میڈیا نے انہیں بھی خوب کوریج دی۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے بعد سب سے زیادہ کوریج محکمہ لائیوسٹاک والوں کو ملی۔ لوکل ٹی وی چینلز کی فل کوریج کے ساتھ ساتھ مین چینلز کی ہیڈ لائنز کی بھی یہ دھرنا زینت بنا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اب یہ دھرنا قومی اہمیت حاصل کر لے گا۔ اس چیز کے لئے دھرنا قیادت کے ساتھ ساتھ وہ افراد جو وہاں موجود تھے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ نہ صرف مبارکباد کے مستحق بلکہ ان کے حوصلے اور دلیری کو بھی داد دینی چاہئے۔ یہ بات بھی قابلِ ستائش ہے کہ وہاں کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا اور سب پرامن رہے۔

دوسری جانب مذاکرات بھی جاری تھے۔ دھرنا شروع ہونے کے تقریباً تین گھنٹے بعد ہی اعلیٰ پولیس حکام کی جانب سے دخل اندازی کی گئی اور پولیس کے ہمراہ محکمہ لائیوسٹاک کے اعلیٰ افسران پر مشتمل ایک وفد نے مذاکرات کے لئے دھرنے کا دورہ کرنے کی کوشش کی۔ وہاں پہنچنے پر حالات ہی کچھ اور تھے۔ کوئی کسی کی بات سننے کو تیار نہیں تھا اور ہر کوئی لیڈر تھا۔ دھرنے میں واحد مطالبہ یہ تھا کہ سیکرٹری لائیوسٹاک نسیم صادق استعفیٰ دے۔ یہ حالات دیکھ کر مذاکراتی کمیٹی واپس آ گئی۔

اس دوران اور بھی کوششیں کی گئیں مذاکرات کی مگر مذاکرات کا باقاعدہ دور 28 مارچ کی رات کو ہوا جس میں دھرنے والوں کو ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ آپ کے ہر مطالبے پر محکمہ پہلے ہی سے کام کر رہا ہے۔ اس رات مذاکرات تقریباً مکمل تھے مگر جب یہ لوگ واپس گئے تو حالات کچھ اور تھے۔ بس پھر دھرنا دوسرے روز میں داخل ہو گیا۔

دوسرے دن دھرنے کا وہ ماحول نہیں رہا جو پہلے دن تھا۔ لوگ بھی نسبتاً کم تھے مگر ایک قابلِ ذکر تعداد بہرحال موجود تھی۔ میڈیا کی جانب سے بھی دوسرے دن وہ کوریج نہیں دی گئی جو پہلے دن ملی تھی۔ اعلان کیا گیا کہ دو بڑے اینکرز شام کو بات کریں گے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا اور نہ ہی ہوا۔ لوگ وہاں بیٹھے رہے اور تقاریر ہوتی رہیں۔ دوسرے دن شام 7 بجے سے دس بجے تک ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن اور دیگر افسران

کے ساتھ مذاکرات کا ایک دور چلا۔ اس دوران ان لوگوں کو کھانا بھی کھلایا گیا۔ مجموعی طور پر اس میٹنگ میں دھرنے والوں نے اپنے مطالبات کے ضمن میں محکمانہ اقدامات پر خوشی کا بھی اظہار کیا۔ اس دوران لوگوں نے اپنے ذاتی مسائل بتانا شروع کر دیے۔ ڈی جی صاحب نے کہا کہ جو آپ کے مطالبات ہیں صرف ان پر بات کریں۔ البتہ مجموعی طور پر یہ میٹنگ اچھی رہی۔

اس میٹنگ سے اٹھ کر دھرنے والے اپنے پنڈال میں چلے گئے اور ایک تقریر کی جس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ ہمارے مذاکرات تقریباً مان لیے گئے ہیں۔ اب ہمارے سے بات چیت کرنے کے لئے محکمہ کے لوگ آئیں گے۔ سمجھاتے رہے کہ اس دوران کسی قسم کی بدمزگی نہ ہو اور ان کا احترام ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔ اس دوران پولیس نے انتظامیہ کو فون کیا کہ محکمہ کا کوئی آدمی دھرنے والوں کے پاس جائے مگر ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن نے وہاں جانے سے انکار کر دیا۔

رات ڈیڑھ بجے کے قریب ڈائریکٹر جنرل ایکسٹینشن اور ڈائریکٹر گھر کو نکل گئے۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھے کہ پولیس کے ایک افسر کا فون آ گیا کہ دھرنے والوں کا ایک گروپ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ ڈی جی صاحب نے پہلے تو انکار کیا مگر پھر مشاورت کے بعد انہیں بلا لیا کو پر روڈ اپنے دفتر میں۔ تقریباً 32 کے قریب ویٹرنری اسسٹنٹ اور ان کے قائد پر مشتمل گروپ نے میینہ طور پر معافی طلب کی اور کہا کہ ہمیں علم نہیں تھا کہ محکمہ ہمارے مسائل پر پہلے ہی سے کام کر رہا ہے۔ اس کے بعد ویٹرنری اسسٹنٹس دھرنا ختم کرنے کا کہتے ہوئے چلے گئے۔

ویٹرنری اسسٹنٹس کے جانے کے بعد ڈی جی وغیرہ کو پولیس افسر کا دو بجے کے قریب فون آ گیا کہ آپ لوگ ذرا ٹھہریں دوسرا گروپ ملنا چاہتا ہے۔ تقریباً اڑھائی بجے کے قریب ایک ڈاکٹر صاحب کی قیادت میں چند افسروں پر مشتمل گروپ آ گیا۔ بات چیت چل رہی تھی کہ ایک بندے نے تھوڑے سخت لہجے میں بات کی۔ پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ غلط انداز اپنایا گیا۔ پھر ڈی جی ایکسٹینشن کو غصہ آ گیا اور انہوں نے کہا کہ ہم ٹھہرے ہیں کھڑے ہیں جو تم لوگوں کی باتیں سنیں۔ جو کرنا ہے کر لو۔ کوئی مطالبات نہیں مانے اور نہ ہی کسی کو معافی ملی ہے۔ ڈی جی صاحب اور ان کے ساتھی

اٹھے اور گاڑی میں بیٹھے۔ پھر منت سماجت شروع ہو گئی۔ جواب ملا کہ نہ کسی کو معافی ملے گی اور نہ ہی مطالبات مانے جائیں گے۔ جو کرنا ہے کرلو۔ بس پھر دھرنے والے واپس آگئے اور دھرنا ختم ہو گیا۔

یہ تھی مال روڈ پر دیے جانے والے دھرنے کی اندرونی کہانی۔ دوسری جانب سرکاری موقف بھی اسی کے مطابق ہے کہ دھرنا خود ہی ختم کیا بغیر کسی معاہدے اور گارنٹی کے۔ احتجاج ہر شخص کا حق ہے اور کسی کو اس حق سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔ محکمہ کے افسروں کے جو مسائل تھے یا ہیں ان پر بات کرنا بھی کوئی بری بات نہیں۔ احتجاج والوں نے احتجاج کیا اور دھرنا بھی دیا، ان کا انداز ہے۔ انتظامیہ کے لوگوں نے ان کے مسائل سنے اور اچھی بات یہ ہے کہ دھرنا دینے سے پہلے سنے اور مبینہ طور پر مطالبات تسلیم بھی کیے اور سب سے اہم کہ اکثر مطالبات پر محکمہ پہلے ہی سے کام کر رہا تھا مگر اس کے باوجود احتجاج کا راستہ مناسب نہیں تھا۔ اہم بات یہ بھی کہ دورانِ احتجاج سب سے اہم مطالبہ سیکرٹری کا استعفیٰ تھا اگرچہ اب دھرنے کے قائدین اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ سیکرٹری کے خلاف ہر طرح کے نعرے لگائے اور جو الفاظ بینرز پر درج تھے وہ بھی سامنے ہیں۔

میری ذاتی رائے ہے اور اس کے بارے سب کو علم ہے کہ اس سیکرٹری نے محکمہ میں جو کام کروالیا وہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ اب جو لوگ محنت اور نیت سے کام کرنے والے ہیں ان کو تو اس سے تکلیف نہیں مگر وہ لوگ جن کی روٹیاں بند ہو گئیں یا جن کو کام کرنے کی عادت ہی نہیں تھی ان کی چیخیں ضرور نکلیں۔ محکمہ کے افسران کو جو مراعات ملیں، اگرچہ کم ہیں مگر پہلے سے بہت زیادہ ہیں۔ محکمہ کو اور اس کے افسران کو حکومتی سطح پر اور معاشرے میں جو مقام ملا اور جو عزت ملی اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ سب سے اہم کہ جتنے بھی مطالبات دھرنے والوں کی جانب سے پیش کیے گئے ان پر تو محکمہ پہلے ہی سے کام کر رہا ہے، اب اس کی تفصیل میں نہیں جا سکتا پھر کبھی بات کرلوں گا۔

براہ مہربانی یاد رکھیے گا کہ نسیم صادق کے لیے سیکرٹری لائیو سٹاک کا عہدہ کوئی بڑی چیز نہیں اور میں جس نسیم صادق کو جانتا ہوں اس کے لئے اس طرح کے دھرنے اور

احتجاج بھی معمول ہیں۔ ہاں نسیم صادق کا سیکرٹری لائیوسٹاک رہنا بہت بڑی بات ہے اور لائیوسٹاک سیکٹر کے لئے غنیمت بھی۔ اس محکمہ کے افسران ہیں۔۔۔ جو نوجوان بھی ہیں اور تعداد میں بھی ہیں۔۔۔ دعائیں کرتے ہیں کہ یہ شخص نہ جائے۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک شخص جس نے محکمہ کے لئے دن رات کام کیا اور محاورتاً نہیں بلکہ حقیقت میں دن رات کام کیا، سیکٹر کی بہتری کے لئے ہر جگہ لڑا، باوجود اس کے کہ حکومتِ پنجاب کی آج بھی ترجیح محکمہ لائیوسٹاک نہیں۔۔۔ اور جاتے ہوئے اسے کیا صلہ دیا؟ اسے کیا خطابات دیے! چند ہفتوں کی بات ہے، یہ حکومت بدلنی ہے اور پتہ نہیں کس نے کہاں ہونا ہے۔ اگر کچھ لوگ ناراض بھی تھے تو پھر بھی کم از کم اس بات کا خیال تو کر لیتے کہ وہ شخص جا رہا ہے ہم چند دن اور برداشت کر لیں۔

لیکن خیر میری ذاتی رائے ہے کہ جو ہوا، اچھا نہیں ہوا اور حکومتِ پنجاب میں محکمہ لائیوسٹاک بارے بنے اچھے تاثر کو بھی ضرب آئی۔

واضح رہے کہ یہ ایک تجزیاتی رپورٹ ہے، اس دھرنے بارے مزید بات میں اپنے کالموں میں کرتا رہوں گا۔

آخر میں چند باتیں

پہلے ایسوسی ایشن کا قیام اور مثبت سوچ کے ساتھ قیام۔۔ پھر سوچ میں تبدیلی اور چند ہفتوں بعد ہی احتجاج۔۔اس احتجاج کے بعد یوٹرن اور سیکرٹری کے قصیدے، worthy, Great جیسے الفاظ کا استعمال۔۔سیکرٹری کے ساتھ ہونے کے میڈیا بیانات۔۔پھر یوٹرن اور اسی سیکرٹری کے ساتھ پرسنل ہو کر اس کے خلاف ہر طرح کے الزامات۔۔پھر اس سے آگے بڑھتے ہوئے دھرنا دے کر اسے عہدے سے ہٹانے کی باتیں۔۔پھر اس تاریخی دھرنے سے بری طرح ناکام لوٹنے کے بعد اس کی کامیابی کا تاثر دینے کی کوشش۔۔پھر یوٹرن اور آخر میں کہیں اپیلیں اور کہیں۔۔۔

ایسوسی ایشن کے لوگوں نے بہت محنت کی اور لوگوں کو اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوئے۔اتنی بڑی تعداد میں مال روڈ پر بندے اکٹھے کرنا اور پھر اسے نیشنل ایشو بنا دینا، کوئی عام بات نہیں۔ یہ ایسوسی ایشن کا کارنامہ ہے اور اس پر اسے داد بھی دینی چاہئے۔ یہ بات بھی قابلِ ستائش ہے کہ ہر معاملہ پرامن رہا۔ یہ واقعی لائیوسٹاک کا تاریخی دھرنا تھا۔

جس جگہ وی ڈی اے نے دھرنا دیا، ادھر تقریباً ہفتے میں ایک دو بار کوئی نہ کوئی ایسی سرگرمی ہوتی رہتی ہے لیکن اتنی زیادہ توجہ ہر کوئی نہیں حاصل کر پاتا۔وی ڈی اے نے دھرنا دے کر ثابت کر دیا کہ واقعی یہ کوئی چیز ہے اور آخر میں جس انداز سے اسے ختم کیا، تاثر اچھا نہیں ملا۔ یہ لوگ جیسے آئے، ویسے ہی واپس چلے گئے اور ظاہر یہ کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ ہمارے مطالبات مان لئے گئے اس لئے دھرنا ختم کیا۔اس کی ذمہ دار خود دھرنے اور وی ڈی اے کی مرکزی قیادت ہے جو یا تو نااہل ہے یا پھر جذبات میں، بغیر ہوم ورک کئے اور بغیر حقائق کو مدنظر رکھے، فیصلے کرتی ہے۔

ایسوسی ایشن نے دھرنے کی بنیاد اپنے مطالبات کو رکھا۔لوگوں کی حمایت کے لئے تاثر بھی یہی دیا گیا کہ یہ سیکٹر کی بقا کی جنگ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی نعرہ لگایا جاتا رہا کہ محکمانہ پالیسیوں کی وجہ سے محکمہ کے افسران بہت تنگ ہیں۔شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہونے کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو مار

رہے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ نیز ان پالیسیوں کی وجہ سے لائیو سٹاک سیکٹر کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے الزامات لگائے گئے۔

مانا کہ تنخواہیں میڈیکل ڈاکٹر کے برابر ہونی چاہئیں، رسک الاؤنس، ہارڈ ایریا الاؤنس اور دیگر الاؤنسز ملنے چاہئیں، دیگر مراعات کے لئے بھی حکومت کو انتظام کرنا چاہیے مگر یہ سب محکمے نے تھوڑی دینے ہیں۔ اس کے لئے کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے محکمہ کو اعتماد میں لیکر آگے بڑھنا چاہیے تاکہ حکومت پر کسی سرگرمی کا اثر بھی ہو۔ اس سے بھی اتفاق کہ گھروں کے قریب ترین پوسٹنگ ہونی چاہیے مگر لڑ کر کبھی بھی اس مطالبے کو منوایا نہیں جا سکتا۔ اخلاقی طور پر تو یہ مطالبہ بالکل درست ہے مگر اصول اور قانون کی بنیاد پر جہاں مرضی چلے جائیں، جیسے مرضی لڑ لیں، جیت ایڈمنسٹریشن کی ہی ہو گی۔ مانا کہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ہر کسی کے روزگار کا انتظام کرے مگر ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ریاستی فرائض کو ذاتی کام سمجھتے ہوئے نیت اور ایمانداری سے ادا کریں اگر سرکار کا حصہ ہیں۔

ہمارے ہاں مسئلہ ہی یہ ہے کہ پروفیشنل کے حقوق کی بات ہوتی ہے اور زور و شور سے ہوتی ہے مگر بدقسمتی سے پروفیشن کی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ریلوے اور پی آئی اے کے ملازمین مزے میں ہیں مگر یہ ادارے تباہ ہو چکے ہیں۔ بیوروکریٹس کی مراعات کو کوئی چھو نہیں سکتا مگر انتظامی امور کا حال سب کے سامنے ہے۔ ڈاکٹروں کی تنخواہیں ڈبل ٹرپل ہو گئیں، مگر ہسپتال بدحال ہیں۔ اساتذہ اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں اور لڑ کر کرتے ہیں مگر لوگ اپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں پڑھاتے ہیں۔

اگر یہ ویٹرنری پروفیشن کی بقا کی لڑائی تھی، تو محکمہ دہائیوں سے قائم ہے اور دھرنے والوں کے قائدین بھی اس محکمے کا سالوں سے حصہ ہیں۔ اب پچھلے تین سال میں کونسی ایسی قیامت آ گئی کہ ویٹرنری پروفیشن خطرے میں پڑ گیا؟

ہسپتال میں کئی کئی دن جایا ہی نہ جائے۔۔ ادھر سرکار کی تنخواہ بطور وظیفہ جیب میں آتی رہے اور ادھر ذاتی کاروبار زور و شور سے جاری رہے۔۔ ادھر نوکری بھی سلامت رہے مگر ڈیوٹی کے برعکس ادھر ایم فل اور پی ایچ ڈی ہوتی رہے۔۔ ڈیوٹی کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے ڈسٹری بیوشنیں چلتی رہیں۔۔ ہسپتالوں میں دوائیاں غائب ہوں اور ڈاکٹر اور اسسٹنٹس کے اپنے ویٹرنری سٹور آباد رہیں۔۔ پرچی اور دیگر ذرائع سے ملنے والی کمیشنوں سے پیٹ بھرتے رہیں۔۔ فارموں میں مفت کے دودھ کے ساتھ ساتھ جعلی بل بنتے رہیں۔۔ لیبارٹریوں میں ہفتے بعد کوئی ٹیسٹ کرنے کو ملے۔۔ ہر شخص کی اپنی خواہش کی جگہ پر تعیناتی

ہو اور پھر محکمانہ پالیسی کے برعکس وہ اپنی خواہشات پوری کرے۔۔وغیرہ وغیرہ، پھر تو لائیوسٹاک سیکٹر ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے۔ ملک میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بھی آسمانوں کو پہنچی ہوتی ہے۔ پھر کسی جانور کی نسل کو بھی کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ مگر جونہی کوئی اس محکمہ میں چند افراد پر مشتمل اس مافیا کو ہاتھ ڈالے یا چند کام چوروں کو کام کرنے کا کہے یا پھر مٹھی بھر نااہل اور کرپٹ افسروں کی روٹیوں میں رکاوٹ ڈالے، تو پھر پروفیشن کی تباہی شروع ہو جاتی ہے، جانوروں کی نسلوں کو بھی خطرہ لاحق ہونے لگتا ہے اور پھر جاب ڈسکرپشن اور انسانی حقوق بھی یاد آ جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص سرکاری نوکری کے ساتھ ونڈے کی ڈسٹری بیوشن لے، یا دوائیوں کی کمپنی میں پرائیویٹ نوکری کرتا رہے، پھر تو نان پروفیشنل کام نہیں ہوتا۔ ہاں اگر محکمہ ونڈا یا منرل مکسچر بیچنے کا کہہ دے تو پروفیشنلزم یاد آ جاتا ہے۔ اپنے ویٹرنری سٹور اور اپنی ڈسٹری بیوشن کا حساب رکھنا ہو تو کھاتے ہاتھ سے بھرتے ہوئے بھی تکلیف نہیں ہوتی ہاں اگر سرکار انہیں اپنے ہی کیے کام کا ریکارڈ رکھنے کا کہہ دے تو کلرکی محسوس ہوتی ہے۔ بھائی یاد رکھیں جو سرکار تنخواہ دیتی ہے وہ نیت اور دل سے کام کر کے ہی حلال ہو سکتی ہے۔ سرکاری ملازم بغیر دو نمبری اور کام چوری کے ذمہ داری سے ڈیوٹی کر کے ہی قومی خدمت کر سکتا ہے۔

اگر آپ دھرنے کے دوران کی صورتحال کو دیکھیں تو اس سے ظاہر ہوگا کہ سارا فوکس سیکرٹری لائیوسٹاک کو ہٹانے پر رہا۔ یہاں نسیم صادق کی ذات کو نشانہ بنایا گیا۔ اس پر الزامات لگائے گئے۔ اس کے خلاف نعرے لگوائے گئے۔ اس سارے معاملے میں تمام حدیں پار کر دی گئیں۔ اگر کبھی وقت ملے تو دھرنے میں لگے نعرے اور اس دوران ہونے والی تقاریر ضرور سنیئے گا۔

اگر مطالبات منوانے کے لئے یہ احتجاج تھا تو مطالبات پر تو پہلے ہی سے بات ہو گئی تھی۔ ڈی جی ایکسٹینشن نے ایک ایک مطالبے کے بارے انہیں احتجاج سے پہلے تفصیل سے بتایا تھا اور ان کے اکثر مطالبات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا تھا کہ محکمہ پہلے ہی سے ان پر کام کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت سے مطالبات کا تو محکمہ سے براہ راست تعلق ہی نہیں تھا۔ اور وہ جو سیکرٹری لائیوسٹاک کے خلاف زبان استعمال کی گئی اور اسے ہٹانے کی باتیں کی گئیں، وہ ایجنڈا کہاں سے آیا؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ نسیم صادق قصوروار ہے اور قصور یہ ہے کہ اس نے کام کروایا ہے اور ٹکا کے کروایا ہے، وہ پنجابی میں کہتے ہیں نا کہ بانگڑاں کڈ ادتیاں نیں۔ اب جس کسی نے نوکری ڈیوٹی کے لئے کر رکھی تھی، اسے تو کوئی تکلیف نہیں ہوئی کہ وہ کام دل سے کرے گا اور شوق سے کرے گا۔ کام کی زیادتی کا شکوہ ایک الگ چیز لیکن چند مٹھی بھر لوگ جن کے لئے سرکاری نوکری ثانوی حیثیت رکھتی ہے اور ساتھ میں کوئی

نہ کوئی کاروبار یا دکان چلتی ہے، یا پھر جس کو کام کرنے کی عادت ہی نہیں اور اس بیچارے کو کام کرنا پڑ گیا، یا جس کی روٹیاں وابستہ تھیں پرانے سسٹم سے اور اس کی روٹیاں بند ہو گئیں، اس کے لئے واقعی یہ دور بہت مشکل رہا اور اسے نسیم صادق سے تکلیف بھی رہی اور نسیم صادق کا یہ ذاتی دشمن بھی بن گیا۔ محکمہ سے باہر جس جس مافیا کو ہاتھ پڑا، وہ بھی ذاتی دشمن بن گیا۔

حقائق اور پسِ پردہ معلومات کے ساتھ ساتھ ظاہری حالات اور نتائج کی روشنی میں میری ذاتی رائے ہے کہ چند لوگوں نے دھرنے کے ذریعے اپنی ذاتی عداوت کا بدلہ لیا۔ چند مطالبات کا خول چڑھا کر معصوم لوگوں کو مائل کیا گیا اور پھر انہیں استعمال کیا گیا۔ اس میں ہر اس شخص نے اپنا اپنا حصہ ڈالا جس کو نسیم صادق سے بغض تھا یا اس سے تکلیف تھی۔ معلومات کے مطابق اس میں محکمے کے چند خفیہ لوگوں کے ساتھ ساتھ محکمے سے باہر کے بھی عناصر شامل ہیں جو بظاہر دھرنے میں یا دھرنے کی تیاری میں نظر نہیں آئے مگر پسِ پردہ اس سارے معاملے میں کسی نہ کسی حد تک بالواسطہ یا بلاواسطہ کردار ادا کرتے رہے۔ خیر تاریخ سب کو یاد رکھے گی اور بالکل اسی طرح یاد رکھے گی جو کسی نے کیا جبکہ کچھ چھپے بھی رہیں گے۔

قصہ مختصر مطالبات کی منظوری اور سب سے اہم، گھروں کے قریب ٹرانسفر کا جھانسہ دیکر ویٹس اور پیراویٹس کو اکٹھا کیا گیا اور انہیں بے وقوف بنا کر استعمال کیا گیا۔ ان کا وقت ضائع کیا گیا اور ان کا دیا ہوا پیسہ بھی برباد کیا گیا۔ جب آخر میں ہاتھ کچھ نہ آیا تو پھر فیس سیونگ کرتے ہوئے اپنے فولورز اور ویٹرنری کمیونٹی کو لالی پاپ دے کر خاموش کروانے کی کوشش کی گئی کہ ہمارے اکثر مطالبات مان لیے گئے اس لئے دھرنا ختم کر رہے ہیں۔ درحقیقت کچھ لوگوں کی جانب سے ذاتی رنجش کی بنا پر نسیم صادق کی ذات کو نشانہ بنانا اصل مقصد تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ویٹرنری ڈاکٹروں کی بہت بڑی تعداد اس احتجاجی دھرنے کا حصہ نہیں بنی کیونکہ ان کے نزدیک پالیسیوں سے اختلاف ہو سکتا ہے اور مطالبات کا اظہار بھی ہو سکتا ہے مگر سیکرٹری کو ٹارگٹ کرنا مناسب نہیں۔

دوسری جانب ریکارڈ کام، ریکارڈ فنڈنگ، ریکارڈ پروموشن، اضلاع میں افسروں کا اعلیٰ مقام، اور اعلیٰ حکومتی حلقوں میں محکمہ کا فخر سے بلند سر۔۔ محکمہ لائیوسٹاک کو اس شخص نے ایسی جگہ لا کر کھڑا کر دیا کہ دوسرے صوبے نہ صرف اس کی ورکنگ کو تسلیم کرتے ہوئے اسے رول ماڈل قرار دیتے ہیں بلکہ اس جانب عملی طور پر آ کر اس سے سیکھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور اس کے کام کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ محکمہ لائیوسٹاک نے گزشتہ تین سالوں میں اتنا کام کیا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس کام کی

بدولت محکمہ کو نہ صرف ضلعی انتظامیہ بلکہ پنجاب حکومت میں بھی نمایاں مقام حاصل ہوا۔ محکمہ لائیوسٹاک کو اس کے کام کی بدولت انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ پنجاب میں سروس ڈلیوری میں یہ محکمہ پہلے نمبر پر پہنچ گیا تو غلط نہ ہوگا۔ یہ کام محکمہ کے سٹاف نے کیا اور خوب محنت سے کیا اور اسی کام کی بدولت ان افسروں کو بھی عزت ملی۔ مگر افسوس کہ چند گھنٹوں میں ان دھرنے والوں نے اس محکمہ کو دھبہ لگوا دیا۔ محکمہ نے جو تاثر نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے حکومتی حلقوں اور اداروں میں قائم کیا تھا، ان دو دنوں نے اسے نقصان پہنچایا۔

ایک اور ظلم کہ سستی شہرت کے لالچ اور ذاتی رنجش نے لوگوں کو اتنا خود غرض بنا دیا کہ مرے ہوئے لوگوں پر سیاست کرتے رہے۔ ان کو اس بات کا اندازہ ہی نہیں کہ جو بیانیہ یہ قتل ہوئے ڈاکٹر کے بارے قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس سے کیس کس حد تک متاثر ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب ڈاکٹر کاشف کی موت کو خودکشی ثابت کر کے اس کی فیملی کے لئے الگ مسائل پیدا کئے جا رہے ہیں۔ خیر ابھی میں اس پر زیادہ بات کر نہیں سکتا۔

دھرنے کے بعد ایسوسی ایشن نے کیا کیا یا مستقبل میں کیا کرتی ہے، یا کوئی انفرادی سطح پر کیا کرتا ہے، اس دھرنے کی مطابقت سے زیادہ اہم نہیں۔ ایک تاریخی دھرنا تھا جو دے کر ایسوسی ایشن نے تاریخ رقم کر دی اور پھر اسے تاریخی انداز میں ختم کر کے قابلِ التفات بنا دیا۔ ایک دو لوگ جو ابھی دلیری دکھا رہے ہیں یا جو حق کے لئے جان جانے کی پرواہ نہ کرنے جیسی باتیں کرتے ہیں، ان کے لئے صرف اتنی گزارش ہے کہ اگر اتنے ہی دلیر تھے تو مطالبات منوائے اور سب سے بڑھ کر سیکرٹری کو ہٹائے بغیر وہاں سے نہ اٹھتے۔ شاید انہیں علم نہیں کہ جو تھپڑ یا مُکا لڑائی کے بعد یاد آئے وہ اپنے منہ پر مار لینا چاہئے۔ جو دھرنے میں کچھ نہیں کر سکے وہ اب کچھ بھی کریں، اہم نہیں۔ ہاں اگر لڑائی کا آغاز نئے سرے سے کرتے ہوئے پھر کوئی قابلِ ذکر سرگرمی سامنے آ جائے تو الگ بات ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس صورت میں پھر ایک اور کتاب لکھنی پڑے۔ خیر چھوڑیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

آخر میں ایک بات لکھتا چلوں۔۔ قطع نظر اس سے کہ وہ حق پر ہیں یا نہیں اور یہ بھی الگ بحث کہ وہ ٹھیک کر رہے ہیں یا غلط، اور اختلاف رائے کو بھی ایک طرف رکھتے ہوئے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر یونس بھلہ کی شخصیت قابلِ ستائش ہے۔ اس لئے کہ وہ لڑنا اور اپنے موقف پر ڈٹ جانا جانتے ہیں۔ انہیں زمین پر لیٹ کر پاؤں پکڑنا، رونا یا یوٹرن لینا نہیں آتا۔

کوشش کی ہے کہ۔۔۔

ہماری عادت ہے کہ ہم بھول جاتے ہیں اور اسی عادت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فائدہ اٹھانے والے یوٹرن لیتے ہیں۔کوشش کی ہے کہ جو ہوا، اسے محفوظ کر لیا جائے تا کہ جس جس نے جو جو کیا اسے بھی یاد رہے اور جن کے لئے کیا اور جنہوں نے ہوتے دیکھا وہ بھی یاد رکھیں۔ یاد بھی ایسی کہ اسے نہ بھلایا جا سکے اور نہ مٹایا جا سکے۔

ویٹرنری ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کا قیام، ایسوسی ایشن لوگوں کی امیدوں کا مرکز ، اس کا مختلف مواقع پر کردار، پہلا صوبائی سطح کا احتجاج ، احتجاج کے بعد کا رویہ، دھرنے کا اعلان، دھرنے کی اندر کی کہانی، پسِ پردہ حقائق اور دھرنے کا خاتمہ ۔۔کوشش کی ہے کہ ایسوسی ایشن والوں نے جو کیا وہ ان کے ہاتھ میں ہو اور انہیں ماضی سے سیکھنے میں کوئی دشواری نہ رہے۔ سیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ یہی وہ عمل ہے جو سمت کو درست کرنے میں مدد کرتا ہے اور اہم بات کہ سمت کسی وقت بھی درست کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

قصور کے ایک گھرانے سے تعلق جہاں بچپن ہی سے کتابوں اور قانون کی باتوں میں وقت گزرنے سے اگرچہ قانون دان بننے کی خواہش تو موجود رہی مگر مزاج سے مطابقت نہ رکھنے کے باعث سائنس کے مضامین ہی کو ترجیح دی گئی۔
ابتدائی تعلیم قصور اور کچھ حصہ لاہور سے مکمل کرنے کے بعد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ ویٹرنری سائنسز میں داخلہ لیا۔ ڈگری کے فوراً بعد حکومتِ پنجاب کی ایک کمپنی میں انٹرنشپ اور پھر اسی میں نوکری کرنے کا موقع مل گیا۔ تقریباً اڑھائی سال کے قریب اس ادارے کا حصہ رہنے کے بعد اسے خیر باد کہا اور ڈیری کے شعبہ سے متعلقہ ادارے سے منسلک ہو گیا۔ آج تک اسی ادارے کا حصہ ہوں اور یہی میرا بنیادی ذریعہ معاش ہے۔
چھ سالہ کیرئر میں کبھی پبلک سروس کمیشن والی سرکاری نوکری کے لئے درخواست نہیں دی۔ گزشتہ دنوں ایک انٹرنیشنل ادارے کے پلیٹ فارم سے محکمہ لائیوسٹاک پنجاب کے ساتھ بطور کنسلٹینٹ کام کرنے کا موقع ضرور ملا مگر اسے جاری نہ رکھا اور نہ ہی اس سے کچھ حاصل کیا۔
پاکستان کے کسی بھی اخبار یا اخباری سرگرمی سے میرا روزگار وابستہ نہیں۔ صحافت اور کالم نگاری میرا شوق ہے اور اس شوق کو بطور مشن لیتے ہوئے چل رہا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں کہ جو لکھا جائے نیک نیتی سے لکھا جائے اور مقصد اصلاح، آگاہی اور تبدیلی کے علاوہ کچھ نہ ہو۔
اگرچہ پہلی کتاب انٹرمیڈیٹ کے بعد لکھی جسے خالد پبلشرز (پائیلٹ سپرون آئینہ) نے چھاپا مگر اخبارات میں لکھنے کا باقاعدہ آغاز یونیورسٹی دور کے آخری دو سالوں میں کیا جس کے بعد سے اپنی پہچان بطور کالم نگار اور ویٹرنری تجزیہ نگار بنانے کی کوشش کی۔ ابھی ہفت روزہ ویٹرنری نیوز اینڈ ویوز کا ایڈیٹر ہوں اور روزنامہ نئی بات میں "مضامینِ نو" کے عنوان سے کالم لکھتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد جاسر آفتاب

علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40-اُردو بازار، لاہور۔
فون: 37352332، 37232336، 37223584
www.ilmoirfanpublishers.com
ilmoirfanpublishers1@gmail.com
www.facebook.com/ilmoirfanpublishers